

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

سَمْعُ التَّحْقِيقِ

فی مسئلہ

اجتہاد و تقلید

مصنف

جامع المعقول والمنقول
حضرت الانبیا مر تضا حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ



نعمان پبلشنگ کمپنی اُردو بازار، لاہور۔ پاکستان

ملنے کا پتہ: مکتبہ حنفیہ اُردو بازار، گوجرانوالہ۔ پنجاب پاکستان

وَأَعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا

فتح التفتيد

فی مسئلہ
اجتہاد و تقلید

مصنف

جامع المعقول والمنقول
حضرت الامام مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ

پسند فرمودہ

حکیم الامت شاہ محمد اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر

نعمان پبلشنگ کمپنی اردو بازار لاہور۔ پاکستان

مخبر کا پتہ: مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ۔ پنجاب پاکستان

Price Rs. 66

۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مقدمہ کتاب

نوشتہ جناب مولانا منظور حسن صاحب ایم اے، ایم۔ او۔ ایل،
 بی اوزید گراہن جابو د سحن دانے
 غریب شہر سخمنائے گفتنی دارد

دنیا میں باقضاے فطرت مختلف طبیعتیں، مزاج، عقلیں اور مدارک ہیں جو حقیقت اختلاف آرا کا باعث نام تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ایک عمومی عقل کا شخص بھی اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ کہ اگر ہر شخص اپنی رائے کے مطابق عمل کرنا شروع کر دے تو صفو ہستی سے تمدن و تہذیب اور ریاست و جہان آفاقی کا نشان معدوم ہو جائے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت نے نظام عالم کے قیام کے لئے ہمیشہ ادنیٰ عقول کو اعلیٰ مدارک کے ماتحت رکھ کر یہ عبارت نہیں دی کہ جسکی سمجھ میں جو آئے کرے یعنی "ماور پر آزادی" کے جذبہ کو بیخ و بن سے الٹا کر دیا گیا ہے اسی اصول فطرت اور ضابطہ قدرت کو تقلید اور اتباع یا تسلیم و انقیاد وغیرہ کے مختلف عنوانوں سے تعبیر کیا جاتا ہے:-

ہر سلیم الفطرت اور صحیح الحواس سمجھ سکتا ہے۔ کہ قدرتی ضوابط کا انکار اور فضائی قواعد سے غنا و سلسلہ کائنات اور نظام موجودات کو درہم برہم کر دینے والی چیز ہے۔ پس چونکہ ہمارے خیال میں دھیان عمل بالحدیث تقلید کو شرک و بدعت وغیرہ کے مذموم الفاظ سے تعبیر کر کے نظام عالم کی تخریب کے درپے ہیں۔ اور ہر شخص کو مٹائی کا درائی کی اجازت ہو کر تہذیب و تمدن کے استیصال کے لئے آمادہ میں اس لئے ہمارے نزدیک ایسے خیالات کی اصلاح کرنا بھجوانے کا تعیند وافی الآخرین بعد از صلح ہمارے مسلم کا فرض اولین ہے:-

تجہ ہندوستان میں دنیا میں اسلام کے اندر جو خشنہ اندازی ہو رہی ہے۔ وہ دراصل اس پر دہانگہ اکا نتیجہ ہے جو دشمنان اسلام، مذہب کی غیر خواہی کے پردہ میں عمل بالحدیث کے نام پر کرتے رہے ہیں۔ انگریزی تعلیم کی طرف عام توجہ ہونے کے باعث اس ملک میں ایسے حالات رونما ہیں۔ کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جنہوں نے اپنی عمر گراں بایہ دی تعلیم کے حصول کیلئے وقف کر رکھی ہو۔ مگر دے دنیاوی مفاد اور حاجتیں جس اس کام کے لئے نہیں چھوڑتی ہیں کہ ہم یک سوئی سے علم دین حاصل کر سکیں پھر کیا بوجہی ہے۔ کہ باوجود انہی کم انگ کی بے بضاعتی اور بے علمی کے ہر شخص اپنی سائیلیں محبت بندھے کا دعویٰ آراہنہ جابلانہ رائے اور عامیہ قیاس کو بجا آفاقی اذہن سمجھنے کا دعویٰ ہے:-

قریباً ایک لاکھ یا کم و بیش ایسے لوگ ہیں سرور کائنات ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا زامبارک نصیب ہوا۔ انہوں نے

ذات قدسی مقامات کو اپنی انہوں کے دیکھا ان میں ہزاروں ہزار عالم کی خدمت میں رہے۔ اور فیض صحبت سے بہرہ ور ہوئے۔ صبح و شام اس شمع رات کے گرد پرواز وارجع رہتے۔ اور ترقی و تہذیب سے مستفید ہوتے اور حضور کا کلام فیض و رحمان اپنے کانوں سے سنتے ان کی زبان بی زبان تھی جس میں حبیب خدا کا نام فرماتے، طرز بیان اور معاد و ربوبی تھے جن سے وہ پہلے آشنا تھے نہ حضور کے کلام میں کسی قسم کا غفلت و غماض نہ اور نقطہ امتداد میں کچھ فروگزاشت تھی لیکن پھر بھی باہر ہر ایک کا فہم مطالب کیا نہ تھا۔ بات سے بات پیدا کرنا، سخن کی تیک پہنچنا، احکام کا استنباط کرنا یا بالفاظ دیگر بہتاد کرنا ہر ایک کا کام نہ تھا۔ بلکہ اس کام کے لئے اس جماعت مقدسہ میں پوری لیاقت رکھنے والے حضرت صدیق اکبرؓ کے بعد صرف چار بزرگ تھے حضرت عمرؓ، علیؓ، ابی سعیدؓ اور ابن عباسؓ، حضرت شاہ ولی اللہ اپنی مشہور کتاب حجتہ اللہ البالغہ کے صفحہ ۱۲۷ پر فرماتے ہیں کہ ان چار بزرگوں کے سوا ابن عمرؓ حضرت عائشہ صدیقہ زہیدہؓ ثابت و غیر بھی بہتاد کرتے تھے لیکن کن دروہ میں شرط اور سنت میں تمیز نہیں کر سکتے تھے درجہ میں احادیث میں یوں تو وہاں رہ جاتے تھے۔ شاہ صاحب کے قول کی تعبیر بنی بخاری کی اس حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ صحابہ کرام نے جب حضرت عثمانؓ کو خلیفہ منتخب کیا تو ان سے یہ شرط رکھی گئی کہ (مسائل میں) آپ کو خدا اور رسول اور ابو بکرؓ و عمرؓ کا تابع رہنا ہوگا۔ ابن عباسؓ کا یہ کفر یہ مقصود ہے کہ اجتہاد و استنباط احکام کا درجہ علماء کے لئے کس قدر عالی تھا کہ صحابہ کرام میں بھی صرف چند بزرگ اس کے اہل شمار کئے جاسکتے ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ جو سرور عالم کی ہر وقت رفیقہ حیات تھیں ابن عمرؓ جو اپنی وقت حاضر خدمت رہتے تھے اور زہیدہؓ ثابت کا یہ الٰہی اور قرآن کریم کی ساتوں قرآنوں کے حافظ ہونے کے علاوہ ان قدر فہم و فہم تھے کہ وہ روزِ محشر اپنی زبان کی مہارت حاصل کر لی بقول حضرت شاہ ولی اللہ کامیاب مجتہد تھے لیکن آج زمانہ کی حالت پر نگاہ پڑتی ہے کہ سب ہر شے راز و داریوں شدت (اقبال) ہر شخص بولد و پڑھ لکھ سکتا ہے امامِ وقت ہے مجتہد جو اور امت کے مسئلہ ائمہ کے خلاف اسے زبان کھولے کاشقی ہے جمہور امت اور مجتہدانین کی تحقیقات اس کے نزدیک رائے قابل رد ہے۔ اور پھر امت مسلمہ اس پر نازان ہے۔ کہ عمل بالحدیث ہے انا للہ وانا الیہ راجعون آہ کیا ایمان ہی ایک ایسی نازل جنس ہے جو دنیا کی تمام مشیوں کے باساقی لٹکتی ہے۔ ایمان بن سے زیادہ عزیز و اکر تہ ہے لیکن ہم لوگوں کے مسائل میں ایسے غافل اور بے پرواہی کے آئی تو یہ -

آج ہندوستان میں مضابطہ و فوجداری اور تعزیرات مہند اور دیں موجود ہیں لیکن ضرورت کی وقت کوئی بزرگ بھی تو آتی جراثیم پر کرنا کہ خود ان کے مطالعہ و عدالت میں ہر پیش ہو کر جواب دے سکے اور دعا کسی قابل اور ماہر قانون کیل کی کوٹھی مدارجات سمجھی جاتی ہو ایسی سولی باتوں کے لئے دنیا کی حالت میں ہم لوگ اس سے ہر قانون ان کی طرف رجوع کرتے ہیں لیکن کیا وہ کاماد ہی ایسے حقیقت پر کر اس کے لئے کسی فاضل علم اور امامِ وقت کی رائے کے خلاف اپنا قیاس صحیح کر میں اور پھر اس مہذب و تمدنی پر غور کریں +

یہی وہ حالات تھے جن سے متاثر ہو کر حضرت قبلہ مولانا سید محمد تقی صاحبِ ملامت (سرپرست اخبار العدل) نے التعلیل و التفسیر کے عنوان کے العدل مجریہ، پانچ شہ ۱۲۹۲ھ کو ایک کچھ مضامین رقم فرمایا حضرت موصی الصدق نے اس مضمون میں مشرور سوالات

غیر عقیدہ کے دینا نہ تھے تھے ادب کا تھا کہ تقلید کو لازم و ملزوم نہ کہنے والے پہلے اپنے گھر کی خبر تو لیں اور صاف فرما دیا کہ ان کا روئے سخن صرف
تبرائی غیر عقیدہ کی طرف ہے۔ اس ضمن میں ایک حدیث ملنے میں ایک سنگ دانہ آیا آخر کوئی شانہ صاحب غیر عقیدہ بن چاہے عقیدہ میں۔ اپنے
کو تبرائی غیر عقیدہ ثابت کرتے ہوئے آئے بڑے دراپنے اخبار المحدث میں تقلید و تنقید کے عنوان سے ایک سلسلہ دو مضمون شائع کرنا شروع
کر دیا جس کے متعلق ان کا خیال تھا کہ حضرت علامہ مولانا سید تقی حسن صاحب کے مضمون کا جواب ہے۔ اور حضرت علامہ مدوح نے کوئی
شانہ صاحب کے ساتھ مضمون ختم ہوئے پہلے نظر اہر ہر سطر کا جواب دینا شروع کر دیا اور ۲۹ مئی ۱۹۲۷ء کے پرنسپل اہل
سب پہلے اپنے مخصوص منظرانہ رنگ میں ایک حق خانہ اور نہایت ہی مفید مضمون بعنوان تنقید و تنقیہ شائع فرمایا سلسلہ ۱۰ جون تک کے پرنسپل
میں قطار شائع ہوتا رہا پھر اہل دل کی ۱۰ جون کی اشاعت میں کوئی شانہ صاحب کے مضمون تنقید کی تصحیح میں سلسلہ مضمون کو برٹھا
دیا اور تصحیح تنقید کا منظرانہ رنگ میں بیفیر سلسلہ ۱۹۲۷ء تک کی اشاعتوں میں نیت طراز اہل دل بتا رہا۔ سیکس بلن ٹیکنیک کے پرنسپل
حنفی جہاوت حضرت علامہ مدوح اہل دل کی مسلسل اور پیچیدہ غلیات کے لئے سر لاپاس ہے کہ علامہ محترم نے جنہاں کی صداقت و برتری
کے لئے مسئلہ تقلید سے متعلق سلسلہ مضامین لکھ کر مذہبی دنیا کے لئے ایک متقی بن گزشتہ ہیں ان میں بے حد ذرا ایم کر دیا ہے۔ یہ کہ ان قدر
افادہ الہی جان و حجت خفیہ کے لئے تقلید کے مستہم باشندے صورت پر طور ایک کیا بنا کر کے کام دے سکتا ہے۔ وہاں اس کی اشاعت نے
خود المحدث کو بھی ان کی اپنی حقیقت سے آشنا کر دیا ہے۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ ہر مذہبی علم کی اجتہاد کے مضبوطی پر فائز ہونے کی
توفیق غالب کے اس شعر کی صحیح مصداق ہے۔ سہ ہر باہوس نے سخن پرستی شہاد کی ۱۰ اباب روئے دین اہل نظر غنی ۱۰ ہر ہو سکتا
نہ اندجام و سدا اہل حق کے مطابق مجدد و محدث بنا کوئی کھیل نہیں۔

اباب علم پر اس سلسلہ مضامین کے مطالعہ سے حقیقت واضح ہو جائیگی۔ کہ محترم بزرگ کوئی شانہ صاحب المحدث نے تقلید
کے خلاف خام و رسائی کرنے کا جو دعویٰ کیا تھا وہ محض بے دلیل ہو کر رہ گیا ہے۔ میر المحدث نے تو اپنا مضمون تنقید و تقلید
۱۹۲۷ء کی اشاعت میں ہی ختم کر دیا تھا لیکن ہمارے ان افسانہ میغیر و حریف کی بات سے بات نکلتی چلی گئی اور مسئلہ کو
ہر پہلو سے ہمیشہ کے لئے منہ کر دینے کیلئے یہ سلسلہ مضمون تقیہ سے زیادہ طویل ہو گیا لیکن یہ بھی طور پر کہا جاسکتا ہے۔ کہ معقولی اور
معقولی رنگ میں موضوع زیر بحث پر جو حقیقت نہایت ہی خشک ہے۔ آج تک ایسی کامیاب اور چھپ بحث زبان اردو میں
شائع نہیں ہوئی اور مذہب خفیہ کی فی الواقعہ ایک بے نظیر خدمت ہے۔ علم ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا مدوح کو ہمدردی
سال سلامت رکھے۔ تاکہ ان کی طول حیات سے مسلمان فیضِ رشد حاصل کر سکیں۔

علم لانے پناہ کام کر دیا اب جہاوت کی سرگرمی کو دیکھنا ہے۔ کہ وہ اس کتاب سے کہاں تک بہرہ مند ہو کر اپنے عقائد و
ذہب کو سنو اتے ہیں +

منظور حسن۔ ایم۔ اے

عزیز منزل گو جرنالہ
۲۵ شعبان ۱۳۴۷ھ

بسم الله الرحمن الرحيم التقليد والتفتيش

(اثر جامع العقول المنقول علامہ سید رفیع الحسن صاحب تالیفات جامعہ دیوبند)

ہندوستان میں تقریباً کل ہی مسلمان تقلید تھے مگر جب یورپ کی ہوا کے جھوکے ہندوستان میں بھی آنے لگے تو انہیں بھی حریت آزادی اور علم تقلید کی سوجھی اندازاً ایک صدی سے یہ مرض یہاں شروع ہوا۔ اور چھاپس ساٹھ برس تک آپس میں بہت کچھ فتنہ و فساد مقدمہ بازی۔ فوجداری۔ تبرا بازی ہو کر چند سال سے یہ فتنہ کچھ فرو ہو چلا تھا۔ آپس میں تنازعہ کا سد تب بغض بہت کم ہو گیا تھا۔ مگر جیسے کہ مصطفیٰ کمال کے فتح پاتے ہی ہندوؤں کے پیرو بدل گئے تھے۔ شیعہ اور سنگھن کی آگ ہندوؤں میں بھڑکی۔ اسی طرح ابن سود کا کہ منبر پر قبضہ کرنا تھا کہ یہاں کے غیر مقلدین کا بھی قورازنگ غصہ سے شروع ہو گیا اندھے سے سے مقلدوں پر تبرا بازی اور مناظروں کے دگل شروع ہو گئے۔ ہمارے ناقص خیال ہیں اس نفاق متعاقب جنگ و جدل وغیرہ کے صحیح ذمہ دار حضرات غیر مقلدین ہیں اگر یہ عرض غلط ہے تو ہم کو تباہ دیا جائے مقلدین الیٰ اللہ کے مصداق کس طرح ہیں۔

فتنہ کا باعث | ہندوستان میں پہلے مقلد تھے یا غیر مقلد۔ جو بعد میں پیدا ہوا۔ وہی فتنہ کا باعث ہے غیر مقلدین ہیں | اگر غیر مقلدین کے نزدیک مقلدین مسلمان اور ناجی ہیں۔ تو پھر شیعہ فرقہ کے ظہور کا کیا معنی؟ ورنہ یہ صاف فرمایا جائے کہ عدم تقلید سے پہلے کل مقلدین گمراہ بیہدین فساد۔ فحار یا کفار تصاد تقلید ہی شروع و فساد کی جڑ تھی اس کے دفع میں اگر فتنہ فساد ہوا تو ہوا کرے

کیا غیر مقلدین نے تقلید مقلدین اور مجتہدین کو سب و تتم سے یاد کیا۔ یا مقلدین نے حدیث قرآن مجید میں کوگالیاں دیں تقلید کو حرام فرقہ شرک کہہ کر اس نے کہا مقلدین کو فاسق فاجر گمراہ و بیہدین شرک۔ کافر مراد کہنے والا کون تھا۔ اگر مجتہدین کو دین کا تباہ اور بیاور کر۔ ایسا دین بنا تو والا وغیرہ غیر کس نے کیا کیا کوئی ثابت کر سکتا ہے کہ کسی مقلد نے کوئی کتاب قرآن و حدیث کے اجماع کی مخالفت میں شائع کی تھی۔ جس کے جواب میں غیر مقلدیت اور رسالہ بازی شروع ہوئی۔

اگر غیر مقلدین کے نزدیک تقلید شرک حرام۔ گمراہی۔ بیہدینی جہنم میں جانے کا سبب نہیں تھی۔ تو پھر تقلید کیوں چھوڑ دی تقلید کی مخالفت میں رسائل کیوں لکھے؟ مقلدین ہی کو غیر مقلد کیوں بنایا غیر مسلم اقوام کو غیر مقلد بنایا ہوتا۔ تو پھر مقلدین ان سے دست بگریبان ہوتے تو مقلدین بلزہم تھے عجیب بات ہے کہ مقلدین ہی کی

یہ کیا اندیشہ ہے اے دشمن ہندو فاتح سے ہوس نے کام جہاں پایا محبت شرمسار آئی !
عجیب بات ہے کہ جو کرسی کے گھس گھس نقب لگائے مال نکال کر لچائے ۔ گھر والا بالکل کھنڈ اور غل مچائے
پولیس کو بلوائے تو اٹھا چور کو تال کو دہرائے کہ دیکھو صاحب یہ شور ڈل چا اور پولیس کو بلا کر ہماری قید
میں جانے کا سامان کر رہا ہے ۔ لہذا ناظم یہی ہے کہ اس نے ہمارے گنہگار کرنے کا قصد کیا یہ ہم کو نقب لگا کر
کل مال و اسباب چرائے کیوں نہیں دیتا یہ مقلدین تمام متقلدین کو چاہ غیر مقلد کیوں نہیں دیتے دیکھو
یہ جھگڑا کرتے ہیں یہ غصہ ہیں ہم کو ساجد سے نکالتے ہیں ۔ ہم کو امام کیوں نہیں دیتے اپنی تمام ساجد سار
قبضہ میں کیوں نہیں دیتے ۔ یہ تو مشرک ہیں غیر مقلدین ہی مسلمان ہیں وہی نماز پڑھتے پڑھانے کے سق میں
جب یہ حرث فاتح خلف الامام نہیں کرتے تو ان کی نماز ہی کب ہوتی ہے دیگر وغیرہ ان تمام امور کی
انداکس طرف سے ہوئی ۔ غیر مقلدین کی طرف سے یا مقلدین کی طرف سے ؟

مرزا صاحب بھی کیا شرمع میں غیر متقلد ہی نہ تھے امام مجددِ محدث نبی ظلی۔ برہنہ کی غیر متقلدیت

تشریح کا دعویٰ کیا لوگوں نے انکار کیا متبادل کیا۔ تو مسلمانوں ہی کی تکایت کرتے ہیں کہ ان مولویوں کا یہی دھند ہے جو بے دین گمراہ کو خوالا پیدا ہوتا ہے۔ اسے کافر کہتے ہیں۔ مشرک بنا کر مسلمانوں کو کافر ہونے سے روکتے ہیں۔ چپ چاپ سب مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت کیوں نہیں مانتے دیتے مرزا صاحب کو کافر اور مرتد کیوں کہتے ہیں۔ آخر وہ کلمہ گو تو ہیں۔

کیا کوئی مزاراتی تھا لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے ہجرت مسلمانوں کے کا فر اور مرتد بنانے کے لکھتے تھے کہ یہ
مسیحیوں غیر مسلموں کو کلمہ گو بنایا ہاں نام مرے ہاتھی کی طرح اپنے ہی لشکر کو تباہ کیا اس جملہ مقصد کے بعد حضرت
غیر مقلدین کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ نے شروع میں غیر مقلدین کی مبادیہ اسلام میں بلند فرائض تھی اور مقلدین
آپ سے لڑنے کو متعہد ہو گئے یا آپ کی بہت غیر مسلموں کی طرف توجہ ہے اور مقلدین کو آپ نے جھوٹ دیا؟
نہیں نہیں بلکہ رات دن تقلید ہی کی جڑ کاٹنے میں مشغول ہیں اور اپنی کو شرک کہا جاتا ہے پھر اگر مقلدین کی
طرف سے بھی زیادتیوں ہوئیں تو ہم ان کو بھی پسند نہیں کرتے مگر فرد اور اول غیر مقلدین حضرات ہی ہمیں
فردا کے لئے غیر مقلدین کی پیش دستی ہے تو اب تہہ شکن تھی اب اتہا کہنے سالہا سال کے بعد

بازی۔ فوجی ہجرت کے نزاع منظر سے بند ہوئے تھے۔ مگر ان خود کے حرمین شریفین پر قابض ہوتے ہی معلوم کیا بہار کے دن آگئے کہ غیر مقلدین صاحبان جہر میں نہیں ملے۔ حالانکہ نجدی اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں جو غیر مقلدین کے نزدیک دوسرے مقلدین کی طرح ایک ہی کشتی میں سوار ہیں پھر یہ جہاں پر لیں مانتے ہیں؟ اگر وہ غیر مقلد بھی ہیں تو ہندوستان پر کیا اثر یہاں اس فتنہ خواہیہ کو کیوں جگا یا۔ گو جسے نواز میں مناظر کی تحریک کس طرف سے ہوئی میرٹھ میں مقلدین کو کس نے کیا کیا کہہ نہ سکا میں مناظرہ کا علم کس نے بند کیا حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ انور شاہ صاحب مظلہ ادریہ عاجز نہیں کیا تھا۔ تو غیر مقلدین نے کیا کیا لکھا تھا؟ ہمارا جواب **اگرچہ ان کے مناظرہ روکنا صرف ہمارا ہی کام تھا۔** ورنہ وہیں جنگ شروع ہو چکی تھی جس کی مولوی شاد اللہ صاحب ہی تختی کی۔ اور قادیان میں جو جھگڑے ذکر کیا اب بھی اچھڑت میں کسی صاحب نے مقلدین سے سوال کئے ہیں جب ان باطل کا مقلدین پر اثر پڑا پڑنے لگا تو اب ہم بھی حضرت غیر مقلدین کی خدمت میں نہایت ادب سے کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں۔ ہمارے موصوفات کو بغور سن کر کوئی ذمہ دار جواب دے تاکہ جماعت پر اثر پڑے۔ ورنہ اگر کسی شخص نے جواب دیا تو کل دوسرے غیر مقلدین غائب ہو گئے کہ ہم اس کے مقلد تصور رہے ہیں وہ جانے اس کا کام۔ اس واسطے جواب ذمہ دار نہ ہو تو مفید ہوگا۔ فتنہ شخصی نیست بلکہ نہیں مطلب عرض کرنے سے پہلے یہ گزارش کر دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہم نے جو کچھ بھی عرض کیا یا عرض کریں گے وہ انہی مقلدین کی طرف سے عرض کریں گے جو فتنہ کی روایات متبرہ پر عمل کرتے ہیں اور مولانا فروغی خفگی ہیں۔ ہاں نام کے خفگی گورپرست۔ تغیر پرست۔ گنگنا شاہ۔ روڈے شاہ۔ بر باد شاہ۔ دیگر وغیرہ کے ماننے ہم ان کو بھی غیر مقلد ہی جانتے ہیں۔ ان سے آپ خود ٹھیں۔ ولی دادی نے شمار بدعات پر جہد فرماتا ہے۔ ان کو فتنہ خفگی کب جائز کہتا ہے بدعات کے دین ہم بفضلہ تعالیٰ دنیا میں سب سے آگے ہیں جو لوگ تقلید کو ترک۔ کفر فتنہ۔ حرام مکروہ تحریمی فرماتے ہیں۔ ائمہ مجتہدین پر اعتراض کرتے ہیں ہمیں تو صرف نہیں کی خدمت میں کچھ عرض کرنا ہے۔ اور جو واقعی ائمہ ہیں۔ حدیث پر عمل کرنے کی ہمدانی کی حقانیت نثرانی بیودہ تقلید کو برا کہتے۔ مقلدین ائمہ مجتہدین کو برا کہتے۔ یہ ان سے ہمیں کوئی تعرض نہیں نہ وہ ہمارے مخالف ہیں۔ نمبر اول حضرت غیر مقلدین کیا یہ عرض یہاں ہے کہ عالم میں پیدا ظلم اول جرم پہلی نافرمانی۔ ابتدائی کفر۔ ارتداد ہے ایمانی فتنہ گاہ کبیرہ ترک تقلید ہو۔ بدترین کفار و مرتدین۔ و مجرمین کفار و سائے فساد اور حرا کا دل کا افسر علی وہ ہے جو سب میں پہلے غیر مقلد ہو یعنی شیطان طبعی ملعون نے خدائے قدس کے

لئے ہر چیز سے نفرت کی ہے۔ ہر چیز میں ایک صاحب مولوی علیہ السلام کو دیکھ دیتی ہے۔ اسباب تقلید سے چند سوال کے عنوان سے میں جہاں کا ایک مخون مثلاً لکھا یا تا جس صاحب مخون کا مقصد تقلید ناما زور میں تباہیوں کی طرف اشارہ ہے

مفسر دوم اور شیطان وہ شخص ہے نہیں کہ جس نے غزوات میں بے پناہ ترک تعلید پر دلیل قائم کر کے اُخت
طریق چل گیا یہ کہنا کہ دین کے بارہ میں مائل دلیل طلب کرنا بلا بُرا کا فرشیطان اُٹھیں ہیں ہے صحیح ہے نہیں
مفسر سوم اگر یہ دیا جائے کہ تعلید تسلیم القول بلا دلیل کا نام ہے مادیہاں خداوند عالم کا فرمانا کہ آدم سجدہ
کرو۔ دلیل ہے تو شیطان نے قول بلا دلیل کو ترک نہیں کیا۔ بلکہ قول ملل کو تسلیم نہ کرنے کی وجہ سے
کافر ہوا ہے تو کمال ادب عرض ہے کہ قول حکم ہے اس کی دلیل اور چاہئے آدم علیہ السلام کو یہی کرو۔
یہ تو حکم ہے یہ حکم ہی خود اپنے نفس کے لئے دلیل کیسے ہو سکتا ہے ایفملی صلوٰۃ و اتوا الزکوٰۃ
نماز کو قائم کرو۔ اور زکوٰۃ کو ادا کرو۔ یہ امدتِ تعالیٰ نے نبیوں کو حکم دیا یہ حکم ہے اس کی دلیل کوئی اور چاہئے
اور اگر یہی حکم ہے۔ اور یہی دلیل ہے تو حاصل یہ ہوا کہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ سائل عرض کرتا ہے کہ
اس کی دلیل کیا ہے تو جواب ملتا ہے اس واسطے کہ نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ اور یہ تو کوئی عقل بھی
تجویز نہیں کر سکتا کوئی شخص کہے کہ میرا تمہارے قرض ہزار روپیہ قرض ہے مدعا علیہ کہے کہ دلیل
کیا ہے تو وہ کہے کہ یہی دلیل ہے کہ تمہارے ذمہ ہزار روپیہ قرض ہے نہایت غریب سے جواب دیا جائے
مفسر چہارم خداوند عالم اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا چاہئے یعنی اللہ تعالیٰ اور
جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر قول کی تعلید کرنی چاہئے جو ان کی تعلید نہ کرے وہ کافر ہے عرض اول
سے آخر تک دین۔ ایمان مذہب تعلید ہی تعلید کا نام ہے جواب میں جلدی نہ کرنی چاہئے کہ تم تعلید غیر ہی کو
حرام کہہ کر ترک اور گنا۔ کہتے ہیں ادنیہ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلید ہے اس وجہ سے کہ
یہاں تعلید ائمہ کا بھی سوال ہی نہیں یہاں تو سوال صرف اس مذہب سے کہ دین و ایمان اول سے آخر
تک تعلید ہی تعلید کا نام ہے یا عدم تعلید اور غیر تعلید کا۔

نمبر پانچم جب یہ بات ثابت ہو گئی کہ قرآن شریفہ واحدیت میں جس قدر احکام ہیں وہ احکام ہیں دلائل انہیں
توازی میں تیار کیا جائے کہ قرآن شریفہ کی آیات اور مملوٹ کو جو احکام کے دلائل کہتے ہیں۔ اس کے کیا معنی ہیں

احکامات قرآنیہ اور احادیث نبویہ سے بڑھ کر وہ کوئی چیز ہے جو ان احکام کے ٹال مٹائی۔ ختم تبارک و تعالیٰ
 اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں چند سوالات اور جوابات ہیں جن کی طرف اشارہ ہے۔ ہمیں حضرات
 مجتہدین زمانہ سے امید کہنی چاہئے کہ اس تمام کو وہ اسی طرح حل فرما دیں گے جس طرح مثلاً قرأت تلف الہام
 وغیرہ کو مجتہدانہ رنگ میں بیان کرتے ہیں تقلید کی حرمت کو اب دیکھتا ہے کہ بلا تقلید کی کتب کے مطالعہ اور
 ان کی مدد کے کیا جواب شفیق نجف ارشاد فرماتے ہیں میری ایک غیر مقلد صاحب سے ریل میں بات چیت ہوئی
 وہ زندہ میں اندر اغلب ہے کہ اس شخص کو بھی دیکھیں اور یہ قد بھی شاید نہیں یاد آجائے دیوبند کو مبارکپور کو
 کو جارتے تھے بہت ان کا نام لیکر کہ اب ہمیں معلوم ہے عدم تقلید کی حقیقت ہے تاں کفر فتح الباری مٹتی
 فتح الباری وغیرہ شروح و حواشی متقلدین کے دیکھے جاتے ہیں اور صحیح کو تقلید کو حرام کہا جاتا ہے اور بیان
 دی کیا جاتا ہے جو متقلدین کے کہا ہے ہم کو اس کا منکر ہی سمجھتے ہیں کہ آدمی جس مہند میں ہاں سے ای میں پھید کرے
 مال اگر قرآن مجید اور حدیث شریف کے سوتے ہوئے تقلید کی نفرت نہیں اور جہاں سے اور مجتہدین نے
 احکام کا افکار ہے۔ آپ بھی دیں سے افکار احکام فرماتے ہیں تو ہم اندلا کو کسی بڑے سے بڑے غیر مقلد کو جس نے
 علم ہیئت و عرفہ و نحو پڑھا ہے۔ آسمان اس کے سامنے موجود ہے وہ علم ہیئت کے کتنے مثلاً ایجاد کر رہا ہے
 اور کلام عرب موجود ہے دیکھیں کہ صرف و نحو کے کتنے قائلے ایجاد کر رہا ہے شرم کرنا چاہئے کہ بطلیموس فیما غور
 خلیل اور انش کے جتنے اٹھاتے اٹھاتے ساری عمر حاشیوں میں لگا رہتا تھا کہ نام لیتے ہوئے دم نکلے قرآن مجید و
 حدیث شریف کی ان کے نزدیک یہ قد ہے کہ غور پڑھنے کے بعد ائمہ مجتہدین کو گویاں دینا شروع کر دیں ان
 مجتہد اور حدیث شریف سے اجتہاد کے دعوے کریں کہ دعویٰ ہے تو اس بی بی میدان ہے اور یہی امتحان مگر اس کا
 کچھ جواب نہیں دیا۔ حال یہ ہے کہ دین محض تقلید ہی تقلید کا نام ہے یا نہیں۔ یہ بات دوسری ہے کہ
 خداوند عالم اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید فرض اور ائمہ مجتہدین کی واجب۔ وہاں قطعی۔ یہاں ظنی۔ دین
 میں اجتہاد بھی ہے مگر گن کے لئے وہ کون ہیں۔ اس کا جواب بھی قرآن و حدیث ہی سے دینا چاہئے
 نمبر ششم گویا بات مسلم ہے۔ تو پھر تقلید کا نام مجید و داد مذہب و موم۔ فرض و واجب حرام اور جائز۔ ادنیٰ
 اور خلاف ادنیٰ تمام اقام اور رب کی تعریفیں مختصر بیان فرمائیے۔ زرنہ یہ فرما دیا جائے کہ تقلید دین میں سب کچھ
 حرام یا کفر و شرک کیا ہے؟ اگر ترک تقلید کے بعد کیا طریق اختیار کرنا چاہئے۔ قرآن مجید اور حدیث پر عمل کی طرح کرے
 نمبر سہم تقلید میں جو کلمہ القول بلا دلیل ہے اس کو کیا مطلب ہے۔ یہ مطلب ہے کہ جو قول انفس الامر میں بلا دلیل اور
 غلط ہے۔ اس کے تسلیم کرنے کو تقلید کہتے ہیں تب تو واقعی تقلید کی جس قدر مذمت کی جائے۔ یہودی ہی ہے اور اگر
 یہ مراد ہے کہ ایک قول کو جو واقعہ اور نفس الامر میں دلائل و تحقیق ہے۔ چاہے ان کی دلیل قطعی اور یقینی ہو۔

یا ظنی۔ مگر دلیل ضرور ہے۔ ایسے قول کو قائل کے اقامہ پر کیا نفی محلی دلیل کی بنا پر جو سوت اس کلام میں
مذکور نہ ہو تسلیم کرنا تقلید ہے۔ تو پھر اس کی مذمت کی کیا دلیل ہے۔ کیا کسی مجتہد بات کو بھی باز در دلیل
تسلیم کرنا کفر اور شرک و حرام و گناہ ہے

بخاری شریف کی حدیث کو بے سند بیان سے جوئے کوئی شخص تسلیم کرے تو یہی تسلیم قبول با دلیل ہو کر عقیدہ
ہو یا نہیں۔ اگر ہوگی تو یہ عقیدہ مذکور ہے یا غیر بنور بیان فرمایا جائے۔ مگر نہیں تو کیوں؟

حضرت عمر کا حضرت عقیق کہے جمع قرن شریف کے بارہ میں کہنا یہ صدیق اکبر کا یہ جواب دینا
کہ کیف تفعلی شیعہ احمد یفعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جواب میں فاروق اعظم
کا روایت قرآن کو پیش کرنا حدیث نبوی کو بیان کرنا کہ ہذا اولہ خلیفہ بنہ و صدیق اکبر کا حضرت
فاروق اعظم کے قول کو رسول کریمؐ کی تقلید فی الہدیں و تسلیم قول بلا دلیل معنی یہ نہیں۔ پھر زید بن ثابت
سے صدیق اکبر کا جمع قرآن کو فرمانا اور زید بن ثابتؓ کا بھی وہی جواب دینا جو فاروق اعظم کو صدیق اکبر نے

دیا تھا پھر فقط اسی قول سے دونوں حضرت کا شرح عبیدہ بن جراحؓ سے تمام صحابہ میں سے کسی نے بھی
انکار نہیں کیا۔ تو سب صحابہ نے حضرت عمرؓ کے قول کو بے دلیل تسلیم کر کے تقلید کا حکم ثبت فرمایا یا نہیں قریشیہ
تقصید ما انا عنہ اصحابی کا رد ہوئی یا نہیں عقیق بن زرقہ میں مذکور عقیدہ بہتر میں باجوہ ترین

حضرت یوسف بن زید بن جراحؓ کا جواب حضرت زید بن جراحؓ کے بعض بعض بزرگ نے نہایت گت خانہ عرض
فریق غلط پرانہ کہے بارہ میں کہ یہ گویا ان کو یہ بھی کہہ دیا۔ دیکھو کوئی شخص یہ کہہ کر ایسا قہر و خراب
ذکر کے حضرت عمرؓ کا کہ جب ہونے لگا کہ یہ سکرانہ دوری یہاں ہی جیسے چپ ہو۔ کہو گئے کہ
کہ کوئی کہنے سے وہی چوہا رشتہ سے دھج کی شان میں گت خانہ یہ کہہ رہا ہے۔ مگر نہ مت

تو یہ ہے کہ یہ تصدیق تو تریج سے ہی ہے کہ یہ کہہ سہاں تو خدا نے عبیدہ بن جراحؓ کو یہ عقیدہ ثابت کیا ہی جی ہوتا
لازم آتا ہے۔ در پھر میں میں نہ نہیں کہ کوئی صحابی یہ عقیدہ ہی قرآن کو حدیث و بعض صحابہ جنت سے

علیہ و علیؓ پر غصہ تھا۔ لیکن میں وہ ایک صحابی سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں۔ در پھر غصہ مذکور و
چہاڑنے ہی وہی کیا سب سے مذکور ہیں تو یہ ہے کہ آج کے غیر عقیدہ ہی وہی قرآن پر تہنیں۔ دینا
برہنی ہو جائے۔ مگر اب حضرت میں برہنی تصور اپنی ہو سکتے ہیں۔

نمبر ششم کے قول پر جواب دے کہ تاہم میں نے ذوق غلط کے قول کو باطل قرار دیا تھا۔ لیکن یہ تھا جہاد تو عقیدہ
سے رہنے کے قول کو بھی باز تسلیم کرنا کہ بعد ازاں دلیل سے جہاد قرآن کو ثابت ہے اس بنا پر اس قرآن کو
پڑھتے ہیں و حضرت محمدؐ پر نسبت عرض لگا کہ یہ عاری کی عمر عیدہ میں کہہ کر کے بھی درزیہ

درجہ افتخار فرمایا۔ آپ کو فقیر ہے، ہم کو توسیہ رضوانہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا مقلد ہونا ثابت کرنے۔
 تاکہ ایمان کی تقلید کر کے مائنا علیہ الصحابی میں داخل ہو کر نجات پائیں بہم مقلد میں۔ اور بے شک
 مقلد ہیں مگر کہیں کسی ایسے دیسے ایر انیر انفقو غیر کے مقلد ہو کر تقلید تھوڑی کرتے ہیں۔ اور آپ
 کی ذیل کی بھی حقیقت بھی معلوم ہوئی جاتی ہے صبر فرمائیے اور یہ کہہ کر نیکیے۔

نمبر ہفتم حدیث میں جو آپ نے رضی اللہ عنہ سلم اپنی امت کے تفریق ہونے فرمائیے میں یہ تفریق امت
 اہل بیت کے یا امت دعوت کے امت اہل بیت کے ہیں تو حاصل یہ ہوا کہ تفریق تہتملن اور مسلمان کے
 نئے تفریق امت لازم تو ہے پھر ہر امت کا زاری در امت یک نامی ہونا اس کے سنی کی ہیں اور اگر امت دعوت
 مراد ہے یعنی سب کا فرد مسلمان مراد ہیں تو یہ منی کی محدث نے لکھے ہیں یا نہیں پھر تفریق یہ شخصیں
 کفر تو بہت سے ہیں در محدث کے پرچم میں جو کسی مرتب نے فرض کیا ہے وہ عقیدین، ائمہ اہل سب
 کیسے بھی ہو سکتے ہیں نہ ہی ایک ہی ہو گا۔ اس کے کیا معنی ہوں گے۔ سوئے کہ بتا دیا کہ یہ ہوا۔ کہ
 ۱۲ و کفار کے ہے ہوسلن نہیں اور مسلمان سب تہتملن رہتے وجہ تمام ہی سلام کے فرقہ بانی چوتھے
 و پہلے سب جنت میں جاتے گئے ان ہیں پے مقلدین کے حال پر بھی رحم نہایت در چہ غیر مقلدین اور آج
 کل کے اجداد میں بھی اس قدر اختلاف ہے کہ ایک دوسرے کی تہتملن نہیں تکفیر کر رہا ہے چنانچہ
 موقوف تہتملن صاحب ہی کو لکھتے جو غیر مقلدوں کے بابہ انجیر ہیں۔ انہیں کو بعض غیر مقلدین کا فر
 ایک کہتے ہیں۔ رہائش نہیں بلکہ بڑی بڑی کہ ہیں ان کے۔ میں تھکی میں رہ

مصلحت نیست کہ ز پرہ بر دل افتد راز ورنہ در مجلس ارباب خبر نیست کہ نیست

موقوف تہتملن صاحب کے بعض فریقین موقوفی البوتاب صاحب موقوفی غیر تہتملن صاحب۔ موقوفی
 عبد الرحمن صاحب اور غیر تہتملن صاحب ہے غرض مقلدین کی طرح ان میں بھی اختلاف ہے جیسے عقیدین میں ایک
 ہی نامی ہو گا غیر عقیدین میں بھی تو ایک ہی نامی ہو گا۔ و دہاتی تہتملن تو جو جواب غیر عقیدین دیں گے وہی تہتملن
 کا بھی ہے۔ آخری تقلید چھوڑنے کے بعد بھی بہتر ہے میں اسے بہتر دین پھر بھی نہ ہے۔

نمبر ہفتم یہ خیر سوال تو اس حدیث میں مذکور ہے اصل بات تو یہ ہے کہ تہتملن فرقہ جو
 نامی ہے جو مائنا علیہ الصحابی کر کے نمایا ہے جس طریقہ پہا پہا میں معمم اور جس طریقہ پر آپ کے
 اصحاب ہیں یہ ایک ہی فرقہ ہے یا در۔ رزویں و کتبہ تہتملن چوتھے ہوئے دوسرے جو فرقہ آپ کے
 فی نصبہ و حاجی سے ہو سکتا ہے مائنا علیہ الصحابی کو موقوفی البوتاب رہا ہے تہتملن سے
 اگر ہر حدیث کا حریقہ سمجھ دیا جائے تو بڑے تہتملن کے ہزار ہو گئے۔ در سب نامی تو صرف ایک نامی ہونا

بلکہ بہتر ناری اور ہزار ہا بھی ہوئے جو صاف حدیث ہے اور اگر یہ غرض ہے کہ مآنا علیہ اصحابی ایک
ہی ہے یعنی آپ کا طریقہ اور آپ کے ہر چھل و نعلان سے تعالیٰ علیہم اجمعین کا وہ آپ ہی کا طریقہ ہے مسلم۔ اور ہر
صحابی باہمی اور جو شخص بھی کسی صحابی کی پیروی کرے گا۔ اور جو صحابی نے کیا وہ کرے گا۔ یا جو فراموش وہ کرے گا
تو وہ سب ناجی ہیں تو جیسے ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہر بابی تقلید ثابت ہو گئی اور چار کے
پر دوسرے ہزاروں کے مقلدین کا ناجی ہونا ثابت ہو گیا۔ واللہ الحمد و علیہ سلا و الصلوٰۃ والسلام
متمیز از ہم ہر دو کمال یہ ہے کہ تقلید شخصی بھی حدیث سے مرعہ ثابت ہوئی یعنی تمام دین میں اگر ایک صحابی
کی بھی کوئی پیروی کرے گا۔ تو وہ ناجی ہے اور یہی تقلید شخصی ہے۔ اور اگر یہ یاد ہے کہ تمام صحابہ کے مجموعہ من
جنت المجموع طریقہ پر عمل کیا جائے تب ناجی فرقہ میں شمار ہوگا تو عقیدہ نقد محال و متنع ہے کیونکہ صحابہ
میں بھی فرقہ میں اختلاف تھا کوئی رفیعہ میں کوئی عدم رفیعہ کا کوئی تین بالجہر کوئی آہستہ کہتے کا قائل تھا اور
یہ محال ہے کہ انہی ہزار میں رفع و عدم رفع آئیں بالجہر بعض قرأت فاتحہ اور عدم قرأت فاتحہ جماع تفسیقین
کرے تو اس صورت میں تمام مت کا ناری ہونا لازماً آتا ہے۔ بلکہ دخول جنت محال ہے۔ اور خود مذہب
اسلام معاذا اللہ ایک لغو اور بطل و مجموعہ ضدین و اجتماع تفسیقین کا خلاصہ ہوگا۔ اور اسی کے
مناظر ہر صحابی کی نجات بھی محال ہو جائے گی کیونکہ ہر صحابی کا کہیں وہ مذہب تھوڑا ہی ہے جو کل صحابہ کا ہے
لہذا یہ محال بھی بالکل غلط ہے کہ مجموعہ دینی ہے کہ ہر عام علیہ السلام اور ہر ہر صحابی کا قول و فعل
شد و ہایت اور موجب نجات اخروی ہر دس سو مرتبہ میں ہر صحابی کی تقلید شخصی اور اسی سے تقلید
مرعہ ثابت ہوتی ہے۔ جو عقود ہے۔ اور اگر حضرات غیر مقلدین کے نزدیک یہ احتمال صحیح نہیں۔ تو
جو احتمال صحیح ہو۔ اس کو باقی فرمائیں۔

حضرت محال ہی ہو سکتا ہے کہ جو کوئی شخص جبہ طرح آپ کے فعلیہ علیہ السلام اور فعل پر بلا چنانچہ
راہ عمل کے ایک ایسا عقیدہ بنی ہے کہ اسی طرح صحابہ و تقلید بھی بنی ہے کسی صحابی کے فعل اور قول
دین مجموعہ کرنے کی ضرورت نہیں وہاں تقلید نیز یہی مفہوم اصلہابی کا مجموعہ
بیاہستہما قدمینیم اہتمتینیم کا ہے۔

یہ عقیدہ نہیں شریعت میں ہے کہ آپ کے فعلیہ و قولیہ ہم میں جو حدیثیت۔ فضائل کی
نصرت و نفس میں ہوتی ہے نہ شریعت میں ہے کہ آپ کے فعلیہ و قولیہ ہم میں جو حدیثیت۔ فضائل کی
عقل پر جنوں نہیں دیکھتے۔ بلکہ یہ تو اسی شریعت کی بات ہے کہ توہم میں گمراہی نہ ہو جبہایت
یہ مدینہ است و طلب کوئی نہ ضرورت نہیں تقلید مرعہ بنی ہے فتدبر فیہ

زندہ کے نزدیک یہ مسلمان ہے یا کفر کا کفریہ یا ماگر یہ عقیدہ معتبر ہے تو چہ حرثیت میں میں کیوں نہایت
 نمبر شہزادہ ہم کہ اس کا اسم معتبر نہیں تو یہی طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عقلیت بلکہ
 اس کے نزدیک جو جانتے تو اس کا عقیدہ ہی معتبر ہو گا یا یہ مسلمان کا مسلمان ہی رہے گا اگر یہ
 کافر ہے تو وہ مسلمان کیوں نہ ہو۔

نمبر فقیر مجھ یہ چند سولات تو وہ اس کی عقیدہ آئی کے متعلق تھے قرآن مجید میں جو مذکور ہے کہ حضرت
 یعقوب علیہ السلام نے نبی ولادت سے دریافت فرمایا کہ تم میرے جس کی عبادت کرو گے تو انہوں نے
 جواب میں یہی فرمایا کہ نعبد الله ولا اله الا الله ابناك ابن هارون واسمك عیسیٰ
 اسحق النہا واحد او نوحا مسلمون ہر آپ کے خدا اور آپ کے آبرو برابر ہم و
 ہمیں دینی علیہم السلام کے خدا کی نیکی کریں گے علی بن ابی طالب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا ہوا ہے
 مسئلہ آئی ابن ہارون واسحق و یعقوب یعنی میں نے بتا دیا وہ مذہب کی ملت کی تبلیغ کی تو اگر ہر جگہ
 آتی ملت کی اتباع عقیدہ مذکور ہے تو حضرت مسیح کی انبیاء علیہم السلام کی نسبت کیا رائے ہے واضح ہے کہ
 نبی علیہم السلام کی نسبت یہ نہیں کہ ان کو وجود باطنی یا وحدانیت یا سلامتی یا حقانیت
 کے نام معلوم نہ تھے فقیر نے یہ خیال ہذا انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 وہ یہ ہے کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 کافی ہے کہ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 تسلیم کرتا ہوں اس پر میرے ہوں۔ انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 بھی نہ ہوتا اس کا اسم معتبر ہے اور جب انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے انہوں نے
 ذریعہ مشاغل میں عقیدہ کس طرح بظاہر و باطن میں ہے اس وجہ سے عقیدہ کے تمام کی تفسیر اور ہر ایک کے
 احکام بیان فرمایا ضروری ہے ہر عقیدہ کو احکام بیان کیا جائے ورنہ یہ کہ مطلب ایسا بیان فرمایا جائے
 جس سے عقیدہ آئی ایمان میں بھی جائز ہے اور حضرت زینا علیہم السلام کا فرمان بھی درست ہو جائے۔

چونکہ حضرت غیر عقیدین بعض عقیدین کے آیات بھی پیش فرماتے ہیں جن میں کفر کی بات عقیدہ کا ذکر ہے
 جو انبیاء علیہم السلام کے ساتھ کفر بننے پر کفار ہیں کہ تھے اس وجہ سے یہ عرض کیا گیا ہے کہ ہر جگہ اتباع آواز ہو
 اور گناہ نہیں بلکہ جو جگہ مجرب و مطلق ہے کہ اگر نہ مرتبہ کنی زینبی کا یہ مطلب ہے کہ ہر جگہ پر
 ایک حکم نہایت مرتبہ کو اس کے مرتبہ میں ہی رکھا جائے بھی میں بہت کچھ عرض کرنا ہے انہوں نے انہوں نے
 خدا ہے ہم سب کو ان کے عقیدہ میں عرض کرینگے چونکہ چاروں عقائد یہ ہے واسطہ حال ہر مقلد و متہم

کیا مولوی شمس الدین صاحبزادی غیر عادلین

مفتون مندر صفات مابق کے مستور پرورش نے صاحب شہرت کی حیثیت دریافت و کثرت
مفتون مذکورہ کی حیثیت سے کہا گیا ہے یہ غیر شہرت سے حضرت صاحبزادی کے ہونے پر
اس کے جو بیہ جوشی و زور و قوت ہے۔ (دیر اعلیٰ)

۱۰ رمضان ۱۰۸۰ ہجری قمریہ میں مولوی شمس الدین صاحبزادی نے مولوی صاحبزادی کے
کے جو ترقی کے لیے پہنچا جو صاحبزادی کے لیے ایک نیا عالم تھا۔ مولوی صاحبزادی کے لیے
سوں کے کاپی تھے کہ آپ مولوی صاحبزادی کے لیے ایک نیا عالم تھا۔ مولوی صاحبزادی کے لیے
مفتون کی عزت و احترام کی گئی۔ انشاء اللہ مولوی صاحبزادی کے لیے

بندہ و آپ کی عزت و احترام کی گئی۔ انشاء اللہ مولوی صاحبزادی کے لیے

مفتون کی عزت و احترام کی گئی۔ انشاء اللہ مولوی صاحبزادی کے لیے

مفتون کی عزت و احترام کی گئی۔ انشاء اللہ مولوی صاحبزادی کے لیے

[illegible]

اس عبارت میں وہ لفظ دیکھو کہ "میں نے" یہ لفظ غائبہ ہے اور تعنی مجھ سے ہے۔
 نہیں مجتہد احمد نے "پشت و رو" کے لفظ کو "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 ہندستان کے بہت سے لفظ غائبہ ہیں۔ ان میں سے "میں نے" کے لفظ کو "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 ہے جو اس عبارت میں "میں نے" کے لفظ کو "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 ہوئی تھیں جن کے مطابق یہ لفظ "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 ہوں۔ اس وجہ سے ان کے لفظ "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 میں۔ دوسرے وہ لفظ ہیں جن کے لفظ "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔
 کردہ تحریر کی کتاب میں ان کے لفظ "میں نے" کے لفظ سے بدل دیا۔

[illegible]

نمبر ۱۰۔ جسے خباب نے اپنے رفیق کا اسم کر کے میدانِ عقیدہ میں بدست خود نوں میں سے منتخب
نہیں کیا۔ یہیں مدنی و کھنڈی و انار جو یہ جو محبت کے کثرت و مذاق سے وقف نمود۔ اسکو تعجب مقرر
ہوا۔ ہوا گارے ٹھونڈی یا سردی کی طرف ترقی کر کے خرابی سے تحقیق اللہ ہی والے ٹھنڈی و گرمی

سمونی بات ہے۔ اپنے مضمون کو نام جو چاہے رکھ لے جس طرح اپنے جیسے کا نام یوسف رکھے یا خانہ تجویز کرے دیکھنا
تو یہ بات کہ اس میں ہے کیا نقطہ امتداد کے کو رس منہ مریٹے سے تو آدمی مجتہد نہیں ہو جا تا سو ہی نہ قس کا کوئی
تو چھپا ہوا مبینہ منتخب پر مبنی دے بھی جلتے ہیں مگر اس کو پھر تکرار امتحان دینا اور منہ پانے والے اور منہ پر
کو دانی امتداد اور کئے والے میں بہت فرق ہے غرض یہ ہے کہ دلائل اور جوابات میں مفہودات رنگ نہ ہو
کسی کہ تو پیش نہ کی جا رہے یہ کہ تو نہ ان جہیں مفہودین کا ہے نہ غیر تعلیم یافتہ اس میں تیرا نصرت کی
باگہ تو اس ذات سے بہت رنج ہوتی چاہے۔

نمبر ۲۔ کیا ہے استدرا اور غرض کرنے کی جواز مل سکتی ہے کہ یہ غرض کریں کہ میں خدا مضمون اللہ کا روح
میں نہ لکھتا ہوں نہ لکھتا ہوں کہ نہیں ہے کیا اس کا دیکھتا ہوں یہی معنی نامہ اب کہ وہ غیر مضمون
پر مضمون ہے یہ صحیح ہے کہ مجھے جو کچھ غرض کرنا ہے وہ بھی بہت باقی ہے اس معنی کر دنا کھلے ہمارے قلم
لکھا گیا ہے میں تو شاید کوئی بات باقی نہیں رہی مگر خدا و ان کے نزدیک فیصلہ کن تھا تو آپ کو اس کا
جواب ضرور مضمون قلم فرماتا تھا میری ناقص رائے میں یہ بات شاید مقتدین کی کسی کے لئے بھی ناکافی ہو چکا
بارگاہ اجتہاد میں وہ مضمون نامہ تھا۔ اور جب تک کل مضمون جمہور لکھنا منظور ہے نہ لکھنا جو سے تو آپ
جواب کے لئے تم ہی نہ اٹھو ٹیٹا اگر کوئی مخالفت قدم پر گولی باری کرے اور اسے ایسے ماس کہ
قلم کا ایک سند زمین پر سجدہ کر کے تو مخالفین قلم یہ جواب دے سکتے ہیں کہ اس مخالفت کے پاس بہت
سامان باقی ہے جب تک وہ قلم کو بکل مساندہ کر دے اس وقت تک ہم جواب نہ دیں گے اگر بہت سے
غیر مقتدین انہیں سو کر دیکھ کہ ممتاز ہو گئے یا کم سے کم تیرائی نہ ہو گئے تو آپ ایشیت فرما دیں جو ہلکے
جواب دے نہ ہوں گے۔ مذا براہ کریم یا تو جواب مرحمت فرمائیے یا جس قدر مضمون لکھنا چاہتے ہیں۔ اس کے
مستحق یہ بات فرمائیے کہ یہ مضمون کا فلاں حصہ غیر مذکور مضمون پر موقوف ہے اور یا یہ تو باقی ہے کہ ترخی
کے اور مضامین کی طرہ یہ مضمون بھی لا جواب ہے فرمائیے میں آپ کے مضمون کا کس قدر مشتق ہوں
اب آپ ہی انسان فرمائیے پر مشعر ہے

بھروسہ مشرقی جہاں میں نہیں پائے گئے ہیں مگر یہ دھونڈو گئے چرائی رنج زریا لے کر
مجھ کو غرض کرنا چاہئے با آپ کو تحریک فرماتا زیبا ہے۔

نمبر ۳۔ یہ دریا بہت فرمایا جتلیہ کہ مدعی ہویا میں اور مائل ہو تو فہم شدت سے اس کا فرد
کیا آپ یہ تو کہتے ہیں کہ حضرت خنیزن و عنوان استقلی علیہا میں جو مسند تہ قرآن مجید اور مسند خنیزن کو
دیکھیں میں حکم اور منظر ہوا ہے کہ تو کس مہرت کے دوسرے سے فرمایا ہے کہ یہ تم یہ تہا کہ مدعی ہو

یہ سائل اور اگر سائل ہو تو کوئی قسم پہلے سے مقلدین کو دھمکا یا جاتا ہے۔ کہ خیر نفرون میں تقلید شخصی کہاں تھی۔
جس نے جس سے چاہا مسئلہ کا حکم دریافت کر لیا اب یہ تقلید شخصی بدعت ہے کفر ہے شرک ہے گمراہی ہے دینی ہے
خود کو الی اللہ والرمسول کے خلاف ہے چنانچہ جنس ہے مگر یہ کوئی نہیں کہتا کہ حضرت ایک شخص سے یہ
دریافت فرما کر تجھ کو سوال کرنے کا حق کیا ہے اور حق ہے تو کون ہے کیا ہے یہ امر خیر نفرون کے خلاف ہے
تو کفر ہے شرک ہے فسق ہے گمراہی ہے دینی یا کہ سے کم ناجائز ہے کردہ تحریمی ہے یہ منہ نام والا اس کی کیفیت
گوارا فرمائیں گے کہ ان دونوں میں فرق کو مجتہد نہ رنگ میں بیان فرمادیں۔

لوحہ مضامین شریف اور کثرت مثال سے بتیہ منہ ان تقلید و تنقیہ پر راہیں رکھا۔ آپ نے جو حکم
فرمایا ہے کہ جو چشم برادر تھے یہ مسئلہ تقلید یا سرگزشتی مدرسہ کے نمونہ ازہ فلم جیمہ کے نام سے لکھیا تو غرض یہ کہ
ہو گا۔ میں خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے عرض کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان فرستے جو مضمون قلب میں
ہے اگر پورا ہو گیا تو انشاء اللہ تعالیٰ بجز وہ قوت فیض نہ کن ہوا ہو گا۔ مقتدیین اور مقلدین ان فرمادیں
کہ وہ مضمون پورا ہو جائے پھر وہ فیض نہ کن ہو گا۔ یا فیض نہ کن سے بھی زیادہ اسے اللہ تعالیٰ عزم متبختے گا۔
یہ اسی وقت معلوم ہو گا۔ اب تو صرف یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے فیض دے اور میری مدد فرمائے۔
مسلمان بھی۔ میں کہیں۔ اخیر میں فاضل مجتہد کے شرک یہ مضمون کو تم کرتا ہوں سے
ہم اس کو بھی ہزار سمجھتے ہیں مفتاح آتے ہیں ان کے خدا جو کیا ہے ہمیں پڑھے

۱

گزشتہ گزشتے کا سفر خیر کرے میں جو عہدہ مروج ہے اور میرٹ کے یونیورسٹی میں قیام احمد صاحب کے اقتدارت و رہنمائی

کے رد میں، تو دنیا بابت مسکندہ خون کے ہند کے تیسرے شکر دینے، ہے بے نہ ہو گا کہ خبر بلدیہ میں اب سے

پتہ قلعین پر چنیدہ رات کے غائبہ ایک انیسویں مہینوں شروع ہو۔ طہ مہمدوح اللہ بنی ہاشمیہ، بنی فہرہ

عنون سے سرفہرست کہ پہلے یہ تصدیق کرنا چاہئے کہ خبر کیسے اور مصنف مراد کیا ہے بعد ازاں اس شخص کی زندگی

تاریخ کی طرف ہے۔ فاضل بدایر مجددی اس مشن کے خلاف گذشتہ تیسرے پندرہ روز سے ایک ماسہ معنوں میں

میرے جس دین کو حفظ نہ کروں جو مشاطہ نہ کرے میرے باپیر سے ہی آتا ہے وہ عارفانہ کی ترویج میں ثابت کیا ہے مبارک ہے

وَاللَّهُمَّ ارْزُقْنَا عَمَلًا يَنْفَعُ بِلَدِنَا وَارْزُقْنَا بِمَنْفَعَتِ خَلْقِنَا

یہ مکتبہ، دو صدیوں کی جمعیت کا بہترین عرصہ ہے یہ دستورِ اعلیٰ و دستورِ اعلیٰ ہے۔

پھر یہ کہ میرے پاس میں اس وجہ سے جو مقدمات میرے سامنے تھے وہ یہ تھے

۲۶۔ پیر خلیفہ چوہدری محمد شفیع صاحب

معاذ جیسے چرچ پر کسی کی ضرورت نہیں ہے اور وہ دوسری چیزیں ہیں جو اس میں ضرورت نہیں ہے۔

[illegible]

حاشیہ: ان میں سے کچھ

2

نصف موزن و نصف وزن در شش قسم

[illegible]

مسدود و غیر قابل نفوذ محکمات

وہیں جو کہ ۲۶ شوال ۱۲۸۵ھ کو ہی ملا کام ملا

اس وقت کے بعد وہ سب کے بعد سر قیصر، انجیل، مائیکروفون، کونکر، دیا

نیز از این اشیاء که در میان ما یافت می شود و در بعضی از این اشیاء که در میان ما یافت می شود

نوٹ: امیر احمد میں بھرتی یہ سمجھ کر تھا کہ وہ صاحبزادے اور پھر عدنان عرف

خلق الانسان من نَجْدٍ تَوَّابٍ اذْخَا ابَا الْعَهْدِ اِلَى الْعَهْدِ كَانِ مَسْئُولًا كَمَا بَعِيَ خِيَالُ
 فرمایا۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا خیال نہ رہے تو نہ رہے مگر حدیث اذْخَا ابَا الْعَهْدِ اِلَى الْعَهْدِ
 خلف اذْخَا ابَا الْعَهْدِ کا بھی محاذ رہے مگر مجتہد نشان کے سامنے یہ مقتدا رنگ پیش کرنا شاید مناسب نہ
 ہو بندہ اگر جلد باز ہوتا تو جناب سے بہت قس مجتہد ہوا ہوتا مگر اب تک عجلت کیا دیر میں بھی تنقید کو ترک
 نہیں کیا پھر میں جلد باز کیسے ہوسکتا ہوں۔

حکمت عمل اس ذیقعد کے احادیث کے ساتھ کہ ایک پر بندہ کی حکمت عملی بیان فرمائی گئی ہے اس
 کا جواب تو دہر و دہر خوش کروں گا سین میں دندہ کے جدید عیال حکمت عملی نہیں۔ تو
 کیا ہے کہ جواب میں دیر ہو۔ تو بندہ پر نہایت اور جواب جلد لکھ گیا (گولڈن قرآن و حدیث) تو

مقتدین خوش

گم ہونے لکھوئی گئی جاتی رہی آئی ہوئی ہوں تیری دی میری شکیبائی ہوئی

مجھے تو آپ کے ساتھ حسن ظن ہے۔ یہ جو کچھ کرنا غائباً مقتدین کے تقاضے نہ سے

ہار جنبہ شوق بن تیرے قربتوں میں دل کی طرٹ اٹھے بھی جو بے تاب پاؤں میں

بند بہر حال شکر گزار رہے انتظار کی حکمت سے نہایت ہی۔ اور مجتہد پنجاب کے تازہ افادات سے فریقین کو
 نفع مند کا موقع ملے جس سے بندہ کو امید نہ لگے گی ہے۔ تاہم یہ بالخصوص حضرت تبریزی غیر مقتدین اپنے مجتہد کے
 اجتہاد کو ملاحظہ فرما کر مسائل کے اجتہاد کو بھی اسی پر قیاس فرمائیں۔

قیاس کن رنگان من بہار ما

بندہ سے اور مقتدین میں سوال کیا تھا کہ تو یہ مثل کس معنی سے ہے تو میں نے عرض کیا تھا کہ سائل
 بمعنی الامم ہوں۔ اس عبارت کو توں فرما کر تحریر فرستے ہیں یعنی سہ

رند بھی ہوں میں پار سابی ہوں

موانع کے اس جواب سے میری جہت میں افسانہ ہوا کیونکہ اس میں رہبر سوار ع کا درجہ مدعی کی
 نسبت قائم کرنے سے بعد کے کیونکہ اس کی ماہیت میں مدعی کی دلیل کا نقص داخل ہے۔ یہ حال یہ ہے۔
 کہ کسی مدعی نے بھی دلیل قائم کی نہیں اگر کی ہے تو ذرا فرمائیے کہ اس دلیل کے مقدمات کیسے ہیں اور
 آپ نے بحیثیت مانع کے اس کے حوالے سے مقدمہ پر منع دار کیا اور نقص کیسے خارج فرمایا
 اگرچہ مدعی نے قیاسی قوت نہ لکھی تھی غرض کیونکہ جائز ہو گیا اب نذیرہ موزہ کشیدہ کی تفسیر قیاسی مطلوب ہے۔
 مدعی کی دلیل قائم نہ کرنے کا ثبوت خود اس سے ثابت ہے کہ ملامت فی جنود کہتے ہیں ہاں دلیل

مجتہدہ رنگ میں جو شخص نقاب پہنے عشاء کی نہ ہو۔ العدل اور امر میں ہذا اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ
کہ مرنے دیں ابھی قائم نہیں کی مگر موسون سائن نہ مرنے بیگ نوع بلکہ بہرہ نوع بن بیٹھے بھیجے۔
خلق الاحسان من عجل۔ اجماع ہر سوال اس کا لم ہے۔

عبارت مذکورہ کے
مضامین پر ایک نظر

اول تو اس میں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ جیسے ایک شخص رند اور پارسا نہیں
ہو سکتا اسی طرح ایک شخص سائن بہرہ معنی بھی نہیں ہو سکتا حالانکہ نہ
کی عمارت یہ ہے۔ مسئلہ سائن کی تین قسموں میں کوئی قسم کہ فردیوں۔ جب مقدمی ٹھہرا تو سب ہی قسم کا
سوال کر دیں گا۔ بندہ سائن بالغی الاعظم جس کا تحقق ہر سائن افراد میں ہے جب سوالات متعدد ہوں گے تو
مانع ناقض معارض سب ہی کچھ ہوں گے۔ کسی سوال کی بنا پر مانع کسی کی حیثیت سے ناقض کسی کے لحاظ
سے معارض جو جناب کے خدام پر ہویدا ہوگا۔ العدل ۱۱ اپریل ۱۳۹۷ء کا لم ہے۔

مجتہد پنجاب کی
حیرت پر حیرت

حضرات ناظرین اس صاف جواب پر مجتہد پنجاب متحیر ہیں۔ اور فرماتے ہیں کہ یہ
تو ایسا ہوا جیسے ایک شخص رند بھی ہو۔ اور پارسا بھی ہو۔ جیسے ایک شخص ایک
وقت میں رند ہو اور پھر ثب ہو نہ دوسرے وقت میں پارسا ہو جائے یہ جائز ہے اسی طرح ایک شخص
ایک سوال کے لحاظ سے مانع ہو۔ دوسرے کی وجہ سے ناقض تیسرے کے سبب سے معارض تو اس میں کوئی
اجماع ضمیمہ جس پر مجتہد زمانہ حیرت کے عدیہ میں غرق ہیں جمع بین الاحادیث جن کارات دن
مختلف ہے ان کی فہم بزرگ میں یہ بات نہیں آ سکتی کہ ایک شخص چند سوالات کے لحاظ سے مانع ناقض معارض ہو سکے
میری ناقض رائے میں مجتہد صاحب سے یہ وہ لا جواب غلطی ہوئی ہے کہ اس کو جواب
لا جواب غلطی
ناممکن ہے مگر مان نادان مقدم کیا سمجھے ایسی مشکلات کو مجتہدین زمانہ ہی جس فرما
سکتے ہیں۔ ناظرین منتظر رہیں۔

دوسری بات اس عبارت میں یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ سائل کا مرتبہ بعد بیان دلیل ہے سائل کے
مقبوض میں تصور دلیل داخل ہے اور بیان کسی مدعی نے ابھی دلیل ہی تو نہیں دینی اس وجہ سے جو مقدم
شکی میں انداز آتا ہے جو محل ہے اس بیان سے مجتہد صاحب کو وجہ قدر صحت ہو تصور ہی ہے کیونکہ
اس میں مقدم شکی علی نفسہ کا بھی ذکر ہے۔ مگر معتقدین تو چھوٹے نہ سہاتے ہوں گے۔ کہ مرتضیٰ اس کا کیا
جواب دے سکتا ہے۔ یہ تو صاف بات ہے اور ذاتی نہ دینی دیں بیان کی نہ اس کے مقدمات کا تصدیق ہے
خیر خیر خود مجتہد اعظم سے مجتہد انہ دیں کہ مضامین۔ مگر میں بیت اب سے خیر کرتا ہوں۔ کہ بیان میں غلطی
سے بھی زیادہ سخت غلطی ہوئی ہے اگر غریہ متقدمین نصاف فرمیں گے۔ تو شاید کہ سید سے بھی تو بہتر فرمیں

کہ جب مجتہد پنجاب نہیں مجتہد ہند غیر متقدمین کے رئیس ان تین درجہ تو کم کا، دینی امور میں یہ ضرور ہے۔ تو اور مسائل میں اجتہاد پھر اس پر غیر مقلد ہی سچ غرض کرتا ہوں۔ مقدمہ شہی علی نفع سے بھی زیادہ محال ہے بخور طاعت ہو۔ ہندوستانی مسلمانوں کے دو گروہوں۔ اجماعیت اور فقہیت (مقلدین غیر متقدمین) میں مفاصل ہونے کی وجہ سے مشدقہ فقہیہ خوب سمجھ چکا ہے۔ فریقین اس پر زور سے طبع آزمائی کر چکے ہیں۔ تاہم مقلدہ راجہ ریشہ ۳ ذیل مقدمہ کا مہرے ستا) فقہیت کہ مشدقہ خوب سمجھ چکا ہے فریقین اس پر زور سے طبع آزمائی کر چکے ہیں۔ پھر بھی یہ فرما کر محال یہ ہے کہ کسی نے ہی دین قائم ہی نہیں کی یہ تو بالکل ایسی ہی مثال ہو گئی جیسے مرزا غلام احمد دینی نے اپنے فریضہ ختم سے مبالغہ بھی کر لیا۔ اس پر زمانہ بھی گزر گیا مگر اس میں تردد ہے کہ مخالف کے شبہ دعا بھی کی تھی یہ نہیں حیرت کی بات تو یہ ہے کہ جس شخص کی عمر کا ایک بڑا حصہ علوہ مجتہد ہونے کے بڑے بڑے مفاد میں گذر چکا ہو وہ آج یوں زمانے کے فریقین نے مشدقہ طبع آزمائی کی مشدقہ بھی صاف ہو گیا۔ خود یہ مگر کسی مدعی نے دلیل بھی نہ لایا کہ قائم ہی نہیں کی۔ بہر گھر میں لگتی۔ بچہ پیدا ہو گیا۔ جون ہو کر اس کا نکاح بھی ہو گیا۔ اس کے بھی بچہ ہو گیا۔ پوتے کے عقیقہ میں تہ گنت ہے کہ دروے، جب کہ سرے سے نکاح ہی نہیں ہوا۔ ایک ناناں متہ جس کے منہ میں علم کا حاصل کرنا حرام ہو۔ وہ ایسے دقائق اجتہاد کو کیا میں کہتا ہے۔

مجتہد پنجاب کی اس میں تو یہ بھی کون کا کہ یہ دوسری غلطی ہے جس کا ارتداد اللہ تعالیٰ نہیں دوسری (اجواب علی) ہے جب فریقین کے متعدد مسائل موجود ہیں اور میرا کوئی خاص شخص مخاطب نہیں بلکہ تشریفاتی غیر متقدمین کی جماعت مخدعہ ہے تو مجھ کو حق ہے کہ جس کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہوں منع نفس معارضہ پیش کروں۔ ہاں مجتہد بصر کا یہ دعویٰ ہو۔ کہ کسی تشریفاتی غیر متقدم نے آج تک تقلید کے عدم مجواز پر کوئی دلیل پیش ہی نہیں کی تو اس کا بہانہ کہ بندہ کا کام ہو گا۔ مگر مجتہد صاحب کا دوسرا کام غلط ہو جانے کا۔ کہ مشدقہ سمجھ چکا ہے۔ فریقین نے زور سے طبع آزمائی کی ہے۔

الجب ہے پاؤں بڑ کا زلف دراز میں واپ نہ دم میں صید دے گی

بندہ کے کام سے یہ بھی عرض کر دینا ضروری ہے کہ آپ نے جو منطق دلائل دی ہیں کہ بندہ نے محل استدلال کے کلام سے استدلال فرمایا ہے اس کی حقیقت سے ناخرین متعجب ہوں گے۔

کہ مجتہد پنجاب کیا فرماتے ہیں۔ کہ جو بے بہانے غیر متقدمین سے ہم اس کی توقع رکھتے ہیں کہ ان امور کو دیکھ کر ترک تقایہ پر تنقید ترجیح دیں گے۔ خدا، انصاف فرماؤ۔ کہ جس امت کے اعلیٰ ترین مجتہد کا یہ ماننا ہو۔ تو اور اس کا کیا حار ہو گا۔ اللہ شہد۔

نہ اس کے بعد مطلق تفسیر پر عمل کرنا اور بعد از اس وقت غلبہ جمعین کی تفسیر شافعی کا جو حکم کہہ دینا
حرام کا رد تخریج وغیرہ جن کے نزدیک ہو۔ اس حکم کی جو بہترین دلیل اور قوی ہو جس پر جناب کو بہت
بی قوت ہو۔ گو یہ تمام جہتوں کی بہت ہو۔ اس کو بھی بیان فرما دیا جائے تاکہ ہم بھی اس کو عزت و احترام
اپنی بساط کے موافق کریں۔

اے مگر ہاں اس قدر ضرور عرض ہے کہ وہ دلیل مجتہدہ نہ رنگ میں ہو محض فقہی ہے علماء کی نہ ہو
واللہ اعلم، پرین نہ کا مصلحہ کیسی صاف اور حق عبارت ہے جس میں کسی اشتباہ کو دخل نہیں۔ جہدہ
مردی ثناء۔ مدد جب کیسے میں عرض کر رہا ہے کہ آپ کے نزدیک جو تفسیر کا حکم ہو۔ آپ کے نزدیک
اس حکم کی جو بہترین دلیل ہو۔ رد وہ آپ کے جہت و کافہ مدد در لب لباب ہو۔ اردہ دلیل بھی
خود آپ ہی کی ہو کسی دوسرے عالم کی نقل نہ ہو۔ وہ بیان فرمائیے۔ پھر اس کا یہ نصب سمجھنا اور لوگوں
پہنچانہ فرمانا کہ میں نے گو یا آج تک ترک تفسیر کی کوئی دلیل نہیں دی تھی۔ میں نے کسی رسالہ میں دیکھی کہ سر قدر
حیرت کی بات ہے اور زیادہ عرض کر رہا ہوں گا۔ تو صرف بارگاہ اجتہاد ہو گا۔ انصاف قارئین کے کہ جو کہ
کرت ہوں۔ اچھی و فلسفہ مضمون شروع بھی نہیں ہو۔ مگر ملت یہ ہے کہ سب کچھ ہے دور از گفٹ الہی سے
یہ عرض میں مضمون کے متعلق ہے جو۔ پھر بیٹ ۲۶ شواہد میں مجتہد پنجاب نے تحریر فرمایا ہے۔
۳۴ ذیقعدہ کے پھر بیٹ میں شروع مصلح سے پتہ مودی صاحب نے دو کام پر مضمون لکھا ہے کہ
آپ کو مودی نے مدد صاحب کو اس عنوان پر کہنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ وجہ تفتیشی نے اپنا
مخاطب بھی بڑائی غیر متعمدوں کو متعین کر دیا تھا۔ مودی صاحب کو جواب دینے کی کیا ضرورت ہوئی
چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

فقہاء کے بعد ہم نے جو اب پر کیوں توہم کیا؟ اس لئے کہ مودی صاحب مومنون نے مسئلہ تفسیر کی ادھر
سے اپنے نامہ میں مخاطب بھی میں نے دیا یہ بالکل دیگر گراں تحریر سے غور بکندہ و مدد دہ کے دو
کو بھی غلط فہمی ہوئی۔ یا ہونے کا مان تھا۔ البتہ بیٹ ۳۵ کا مصلحہ۔

بہترین ہے کہ اس مسئلہ تفسیر کو ہی ہی بہترین جواب تفسیر دینے سے یہ عرض کر دیا تھا کہ ہمارے جناب
مصر تفسیر کی غلط فہمی میں۔ اور دہم ہی مسئلہ تفسیر ہمارے خوب نہیں۔ اور اس کے بعد آپ فرماتے ہیں حق تو
یہ ہے کہ اس مسئلہ تفسیر کے پہلے ہوئے ہمیں کوئی ضرورت نہ تھی۔ کہ ہم جو اب میں عرض دیتے ہو کہ
ہم نہ خود نے غیر تفسیر میں۔ نہ ہمارے لئے میں وضع مجتہد یا برقی میں ہے۔ تو ہمیں انکار نہیں
واللہ اعلم ۳۴ ذیقعدہ ۱۲۸۵ھ

ن صاف اور صریح مضمون کے جو جس غایہ میں لوگ مبتلا ہوئے یا چونے گا گن تھا۔ اس سے وضع
فرما کر نہ تو وہ یہی سمجھا جائے گا کہ شاید جو لوگ تقلید ائمہ اربعہ و اصول احمدی علیہم السلام کو کفر و
شرک حرام مکرہ و تہریمی سمجھتے ہیں۔ اس خیال سے باز آجائیں اور آپ اور آپ کے شاگردوں کو ہاتھ پر
نہی مصلحت سے تبرائی ہونے کا اثر نہ فرمائیں مگر یہ ضرور چاہئے کہ تبرائی غیر مقلد اپنے عقائد سے
اپنے پیچھے نہیں آتے۔ آپ کو اگر اس کا دھڑلہ ہو۔ تو بلا استحقاق آپ دخل و مقدرت
دینے کے لئے تیار ہیں جو لوگ تقلید ائمہ کو کفر و شرک حرام و غیرہ ہیں جب نہیں کو ایک شخص تھا
بناتا ہے نہی کے دلائل پر سوال کرتا ہے۔ تو پھر جو لوگ ایسے نہیں ہیں۔ ان کو اس بحث سے اضطراب
و پریشانی کیا ہے۔ اور ان کو دران کے نشہ اولیٰ کو اختلاقیوں سے جس غلط فہمی کا اندیشہ ہے
سے صاف بیان فرمایا جائے۔ ورنہ یہ غدر کوئی عاقل قبول نہیں کر سکتا۔

اس کے بعد ہماری ایک حکمت عملی بتائی جاتی ہے تاہم غور سے ملاحظہ فرمائیں مجتہد پنجاب فرماتے
ہیں۔ مولانا کی حکمت عملی مولانا مرتضیٰ کے اس فیصلے کی مشابہت ہے۔ کوئی غیر مقلد تقلید پر سوال کرے
اور ساتھ ہی کہے کہ میرے سواں قبر پرست مقلدوں سے ہے چونکہ سواں سب میں مشترک ہے اس لئے غیر
قبر پرست مقلد کا جواب کہتے آدہ ہوتا ہے۔ اس کو قبر پرست نہیں بنا سکتا۔ بلکہ سوال مشترک ہونے کی
وجہ سے اور اسے فرض سمجھنا جائز نہیں۔ اب حدیث صحت کا مسئلہ۔

دو کلام سے مضمون میں صرف یہ چند سطریں ہیں جن میں مجتہد اہل بیت کو ظاہر فرمایا ہے۔ سوچ
سے ہمیں بھی اس پر کچھ غور کرنا ہے۔ حضرات غیر مقلدین بنو مقلد ختم فرما کر اپنے امام کے اجتہاد و تواتر
و رد و دیں۔ اگر کوئی غیر مقلد مقلدین سے سوال کرے یا نہی غیب صرف قبر پرستوں کو تبارک و تعالیٰ کے
کے دلائل کو باطل کرے۔ اور قبر پرستی کے دلائل پر جرح و قدح کرے اور پھر بھی وہ مقلد جو اپنے
قبر پرست نہ کہے جو سواں مشترک ہونے کے جواب کے لئے مستعد ہو جائے تو دینہ تو اسے ضرور کوہ
بھی کہے گی ہاں اگر آپ کا جب دوسرا کافی تلف ہو۔ تو یہ آپ کی رائے ہے سواں کو مشترک مانتا تو اس کو
یہ کہتا ہے کہ یہ شخص ہی کو قبر پرست ہے ورنہ اسے تو صاف غفلت میں اپنا مخاطب گوہر پرستوں کو متعین
کر چکا ہے۔ ہاں اگر اسے سواں کہے سواں نفس تقلید پر کرے تو نہ۔ یہ مقلد اسے جواب دیکھتا ہے
مولوی ثناء اللہ صاحب کی۔ اب آپ فرمائیں کہ آپ اپنے ہی اقرار سے تبرائی غیر مقلد ثابت ہوئے
تیسری جواب غلطی نہیں۔ ورنہ سواں مشترک ہونے کی وجہ فرمائیے۔

مجتہد پنجاب کی

مشائخ کا طائفہ

مذہب کی مشائخ بھی غلط باتیں تصحیح مشائخ یہ بات کوئی ہندوستانیوں یا

غلام ہندوں کی وہ نہیں ماحولی کتاب سے سول کر کے تفسیر کر دے گئے

فی سب صحت یہ پہلو میں دور کے دور میں یہ جو وہیکے ہادی ہونے کے تعلق میں حرج

دور کے کہے اور جناب موصوفی ثناء سے صاحب فرمائیں کہ چہ کدنا نہیں کہندہ بھی میں اس دینا یا

دیکر کے کہ تو یہ سے کلام بلکہ وسعت دیت کے کہ وہ بھی غلط نہیں جہتی ہوں کہ اس وقت اور

پہلے کے سب سے شکر ہے کہ غیہ یہ یعنی موصوفی ثناء سے صاحب کا جواب کے سے دور

سور کے کہ یہ کہ ہادی ہونے کا حقیقت نہیں بتا سکتے بلکہ سوال شکر بتانے کی جہ سے وہاں غرض

نہیں رہا کہ سب کا کہ اس کے کہ جب آپ کا نام نہا نہ تو اس کا یہی مستحب بنتے ہیں کہ آپ

کی غیہ نہ ہوتا ناخون ہنسنے ہر غیہ مقدم کو ہوشیار فرماتے ہیں کہ محمد مجاہد ہوتا

ہو ہوا کہ ناہین موصوفی ثناء سے صاحب دفعی ہر غیہ مقدم میں بلکہ ہر نے سور و غیہ کب ہور

فرشتے کے غیہ سے صاحب ہند دیت ہے کہ کوئی تعلیم کے شکر و کفر و حرام ذکر و غیرہ وغیرہ

کہنے کے کسی دین پر اعتراض کر رہے دور و حقیقت ہم سے جی ہے دور و اس کے ہوا

دینا میں کہ اگر ہم اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ تو اسے غرض میں قصور نہ سمجھیں گے

مذاہب کے کہتے ہیں کہ یہ بات وہی ہے جو تم درجہ پاتے ہیں

فخر جسم نفس بفضل اللہ کیلئے انفسہم در گرسری نیم میں اور نکات و رزق چھوڑا

یہ وہ شادی ہے تو ہر سن میں اس کو دفع کرنا ضروری ہے واسطہ مستعد

تہ تیغ نہیں کرتے ہیں یہ سب فرماتے ہیں کہ ہر نہ خود دیئے یہ مقدم میں نہ ہاں سے والے

غیر مقدم کہاتے ہیں ہیں ایسے نصیب بنو یہ بی میں ہوں تو ہمیں لگا نہیں لگا کام

مجتہد صاحب یہ مرنے کی اندرونی سوت دور اس ذوق کے سے غلام پنجاب کے چلے ہیں

مرزا سر کے دفتر بھی اپنے کے قریب بنام موصوفی ثناء سے صاحب میں کرتے ہیں ہر سے کہ چننے تلے ہر

ہر وقت کا جواب شاید مقدم در انہیں کہ یہ کیا غصب ہے کہ ایک برج شخص پر مقدم

ظلم فقر آب چڑھے بہتہ صاحب تو عبادت مذکور کے چننے ہی سفر کے بغیر فرماتے ہیں

قانونہ ایندہ امن زمین کدیمہ کہنے والے تو کو اوارہ کہ ہاں سے اس میں ترک تعلیم سے کوئی

غرض نہ سہ نہیں بلکہ شخص تیرے ہوں غیہ مسعود و السلام کی سنت کی پیروی مقصود ہے اور ہمارا

عتیدہ ہے سدا رہا پیکر روزند جہاد و حمت حق پر رواں جملہ باور و الحمد للہ کام

کام

تاخرین بخصوص حضرت غیر مقیدین اپنے امام زمان مجتہد دوران کو پیشکش بجات کہ مانتہ نہیں
 کہ کس قدر قونی غلط ہیں کہ برتری غیر مفید کہہ سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس میں در زمین
 و تمام مختلفات کے خلق تو گوارہ کہ ہماری غرض ترک تقلید سے صرف اتباع رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم رہتی رضایہ بات کہ ہم تقلید اور مقیدین کو کیا کہتے ہیں اس کا یہاں ذکر نہیں
 یہاں تو صرف یہ بتایا جاتا ہے کہ ترک تقلید سے غرض تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع
 ہے جیسے یہ ہے نہ اس میں مقیدین ان کلمہ عبارتوں کو کیا سمجھیں مگر اس تو سلطان ایسے غلط
 و غلط بھی کہہ سکتے ہیں اور کہتے ہیں وہ کہتے تھے۔ اپنے آپ کو کون نہ وہ خلاف حق سمجھتے تھے۔
 واذ قيل لهد لا تفسدوا في الارض قالوا انما نحن مصلحون ان لم نجد فسادا
 فوجدنا۔ الا تفسد هم المفسدون وكن لا تعلمون میں قد باطل فرماتے ہیں
 نہ ان کی یہ زانی جو تمام مسندوں کو کہہ فرماتے ہیں۔ وہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ اسے خدا آسمان میں
 پیدا کرنے والے تو کہہ رہے ہیں کہ جو نہ صاحب کو تیری رضا کے لئے نہیں کیا ہے مگر میں سے
 ہوتا ہے نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں۔

اب کس شخص کا جو صاحب فقہ میں سے کسی شخص کو کہہ سکتا ہے کہ اسے ترک کرنا
 اس کے لئے نہیں بلکہ وہی ابوہ صاحب کیسے غیر مقید ہیں مگر تیرے مقید ہیں یہ کہہ سکتے ہیں
 اس کو کہ اب بھی کہہ کر جو اس کا وہ فرماتے ہیں۔ اس شخص کے کافر میں پرستیدگی۔ انہ زکریا
 سے پوچھنا کہ ان کے لئے وہ فرماتے ہیں۔

انہ ان تسمیہ کے لئے تفسیر۔ انہی شریکے کے لئے علم ہے جس کو اس نے تفسیر کیا ہے
 تفسیر کے لئے اس میں جو صاحب فقہ میں سے کسی شخص کو کہہ سکتا ہے کہ اسے ترک کرنا
 اس کے لئے نہیں بلکہ وہی ابوہ صاحب کیسے غیر مقید ہیں مگر تیرے مقید ہیں یہ کہہ سکتے ہیں
 اس کو کہ اب بھی کہہ کر جو اس کا وہ فرماتے ہیں۔ اس شخص کے کافر میں پرستیدگی۔ انہ زکریا
 سے پوچھنا کہ ان کے لئے وہ فرماتے ہیں۔

اس قدر کہ تیرے لئے وہ فرماتے ہیں۔ انہی شریکے کے لئے علم ہے جس کو اس نے تفسیر کیا ہے
 تفسیر کے لئے اس میں جو صاحب فقہ میں سے کسی شخص کو کہہ سکتا ہے کہ اسے ترک کرنا
 اس کے لئے نہیں بلکہ وہی ابوہ صاحب کیسے غیر مقید ہیں مگر تیرے مقید ہیں یہ کہہ سکتے ہیں
 اس کو کہ اب بھی کہہ کر جو اس کا وہ فرماتے ہیں۔ اس شخص کے کافر میں پرستیدگی۔ انہ زکریا
 سے پوچھنا کہ ان کے لئے وہ فرماتے ہیں۔

نکلی ہے وہ بھی یہی ہی نکل ہے جس سے مطلب صحت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جہاں تو امر و نفی خواجہ
و معتزہ اور مہتمم و قن کے امر نے کیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ سب ائمہ تو مراد نہ ہوں گے۔ تو یہ یہ
نامعلوم کون مراد ہے کون نہیں۔

باب اور شبہ اگر کوئی صاحب یہ فرمائیں کہ موسیٰ و شاہد صاحب تہری غیر متفقہ کیس ہو سکتا
کا جو **باب** میں جدیدت کا مدعی و عنون مذہب بحدیث غلبہ کو چاہتے ہیں بین زمانہ
یکساں کہ جب وہ سب کو بہت فرماتے ہیں کہ جو یہ ہے کہ یہ خود مجتہد پنجاب پر یکساں متفق ہو کر
ہے ان کے کلام میں۔ صحیح غلبہ ہے کہ غلبہ کی یہ قسمیں بیان فرما کر جب درج بھی کرتے ہیں
در تقیید و تعریف فرمادیں وہ بین کرتے ہیں کہ جس سے مصنف تقیید کا حرمیون ثابت ہوتا ہے
میں مہم ہے کہ مجتہد پنجاب میں تعارض کو بھی دور فرمائیں گے۔

مجتہد پنجاب کا الجہد شمس ذلیقہ و مشورہ کا دست زیر عنون شروع مقبلاً نامین و نحو
مجتہد انہ کا فرماتے ہیں فرمایا ہے کہ کتب علمیہ میں جو جہش انشا و اندھی تصور
ان کے معنی مفہوم ہی کتب میں ملتے ہیں نہ سنت میں ان دن میں ہی قسم سے غلط تقلید و جمعہ
معنی کی حیثیت سے نہ قرآنی غلط ہے نہ حدیثی۔ بلکہ علم میں نقد کا مستطوع ہے لہذا اس کی تعریف
و تفسیر و ہر نقد ہی کے لفظوں میں ہند کے جائیں گے یہ کہ قرآن یا حدیث یا قرآن و حدیث سے
انہ سو کہ نبیوں۔ قرآن یا حدیث سے طلب کرنے کا نہ مراد و تفسیر رکھ جسے یہ اور کچھ پھر فرماتے ہیں۔ کہ
ان کے یہ بات تو کجیرت ہوں۔ کہ میرے کرم و دست موسیٰ و تفسیر حسن صاحب کسب و وجہ میں
فرماتے ہیں۔ یہ دلیل ہے کہ با مقلدین کی کتب کے صفحہ کے درج کی مراد مجتہدین یا نہ حدیث
کی۔ یہ باتیں بیش تر دفرطے ہیں پھر فرماتے ہیں میرے دست چوکہ غلط تقیید و حدیث
مفسر ہی غلط ہے سنی زعمی ہے کہ اس فن سے اس کی تحقیق ہو۔ جتنی ممکن۔

مجتہد پنجاب کی خدمت میں کہاں وہ عرض ہے کہ مقلد نے یہ کتب عرض کی ہے کہ غلط تقیید
و تعریف قرآن و حدیث یا قرآن و حدیث سے یحییٰ۔ انہ کہ الحدیث میں سے منتخب مجھے میں مشہور
ہیں نہیں مگر لہجہ کی فرقہ کر مصحح فرمایا جائے۔ تو میں بہت ممنون ہوں گا۔ ورنہ آپ کو اپنی کجی بخوبی
غصہ کا عرفان فرما چاہئے۔ ہاں، ہاں کہ حدیث منقولہ کا دست پر یہ عبارت غلطی سے بن ملکہ
خدمت میں عرض ہے یہاں چند سورت و آیات ہیں جن کی طرف اشارہ ہمیں حضرت مجتہدین
زمانہ سے امید رکھنی چاہئے۔ کہ اس مقام و رد و حرج میں فرمائیں کہ جس طرح مشہور ہے کہ قرآن

ذکر و مجتہد نہ رنگ میں ہیں کہ میں تقلید کی حرمت کو ب دیکھتا ہے کہ بد مقدمین کی کتاب کے مد
اور ان کی مدد کے یہ جو اب تشفی بخش ارشاد فرماتے ہیں۔

نہرین بخصیص تہری غیر تقدین انور اس ضمنوں کا مراد مذکور تفسیری ذبقصد کے ہر حدیث
مستوفہ کو مذکور کے مضمین کو متذکرہ نہیں کہ کب ان چند صورت کے جو اب در تقلید کی حرمت کو مجتہد نہ
رنگ میں دریافت کیا جاتا ہے۔ دیں یہ مضمون کہ تقلید کی تعریف کو قرآن و حدیث و آثار و منافع سے
مستحب کیا جودے سے ہیں تفاوت رہ رہ کجاست تا بہ کجی۔

شرذع معذب ہی سے جب یہ خارج ہے۔ تو خدا جانے کتنا کینا ہوگا۔

تجھ کا کرنے میں ہزاروں وقت گئے مضطرب کیوں پی پی جی منزل میں ہے۔

مجتہد پنجاب کا | غور کا مدت پر فرماتے ہیں تقلید کوئی شرعی لفظ نہیں جیسے چور چور کا مراد
چور چور کا مرتبہ کوئی نہیں۔ تقلید یا یہ معنی شرعی لفظ نہیں تقلید صحتی معنوں سے

قرآن و حدیث میں مستحب نہیں ہو تو اس پر اصول حدیث کے بقدر اصدحتی لفظ و حدیث کے
کے قسم کے نام دیئے ہیں تو کیا یہ بھی سب آپ کے نزدیک ایسی ہی ہیں جیسے چور چور کا مرتبہ
شرعی لفظ کے یہ معنی کہ وہ من معنی سے قرآن و حدیث میں مستحب ہو کب اس سے ثابت ہے علوم و معنی

ہیں تعدد الفاظ میں وہ سب آپ کے نزدیک چور چور کا مرتبہ ہی ہیں اور اگر لفظ شرعی سے یہ ادب
کہ اس لفظ کے مفہوم کا مصدق قرآن و حدیث و در صفت میں پایا جائے تو اس معنی کو لفظ عقلی ہی
شرعی لفظ بنایا ہے۔ ورنہ اس کا وجوب و اہمیت یا کفر و شرک یا ہونے سے خارج سے ثابت فرمائیے گا

لفظ تشبیہ تو چور چور کا مراد نہیں لیکن ہر گز اس کا شوق ہے۔ تو مجتہد پنجاب کے کلام میں بھی
قصہ تے ہیں یہ مصنف کا مصنف یا مضمون فقہی مصنف ہے کہ تقلید کا نام قرآن و حدیث سے مستحب ہے جس کا
فلسفہ تشبیہ ہے کہ وجوب تقلید کی صورت میں علوم و عقائد و شرعیہ کا پابند حرم ہے۔

مقتد بہ علم ہے بہ تقلید ہے۔ وجوب تقلید کی صورت میں علوم و عقائد و شرعیہ کا پابند حرم ہے۔
حرم ہے اس کو فلسفہ تشبیہ مجتہد پنجاب نے فرمایا ہے۔ یہ مکمل مستوی ہے یا مکمل تیش یا کس۔ بہتر
بہتر عقل و نفس و چور کا مرتبہ۔ واقعی مجتہد نہ رنگ میں یہ کیا مرتبہ جس کی تہری وارد دیتے ہیں
نہرین بخصیص تہری غیر تقدین انور اس ضمنوں کا مراد مذکور تفسیری ذبقصد کے ہر حدیث

مجتہد پنجاب کا | تقلید اخذ قولی یا غیر من غیر حجۃ و مہنیوت
سورہ بقرہ میں ہے کہ تم نے تمہارے قبور کو تشبیہ ہے۔ یعنی تقلید کی تعریف میں داخل ہے کہ عند

نامی مودن کیس۔ صحیح نہیں جبکہ صرف قدیم جدید اس کا شاہد ہے اور اگر اس کو بھی تسلیم کر لیا جائے۔
 ترقیہ کے ایک معنی میں عدم علم دلیل معتبر ہے تو آپ کو یہ نتیجہ تقلید کا لازمی ثمر ہے کہ مطلب علم
 رہتے منع ہے کیونکہ تمام قرآن کے حکام اور تمام احادیث نبویہ اور تمام مسائل فقہیہ و چوتھیں حالت والہ
 ہو در س کو مائل جتنا وہ کہے و ذیل کا علم نہ ہو تو یہ شخص آپ کے نزدیک بے علم ہے حکام
 خداوندی کا حکم آپ کے نزدیک علم ہی نہیں اور تمام امور کو علم تہ مجتہد کو ہی نہیں ہوتا۔ نفس امور سے
 نا اقلیت منافی علم نہیں ہے۔ وہ علم عقیدہ یا علم دھرم شرعیہ جن کا پر معنی عقیدہ کی وجہ سے حرام ہے
 ان علوم عقیدہ شرعیہ کی جیسے بھی بیان فرمائی جیٹ گزردہ عدم عقیدہ شرعیہ آپ کی مطلق کیفیت
 قرآن وحدیث میں نہ کہ وہ چوں چوں کہ سر نہ ہوں در آپ کے بیان کی تسلیم کریں گے
 تب بھی لازم نہیں ہے کہ تقلید کی صورت میں علوم عقیدہ شرعیہ کا جو حصہ حرام ہو یا جو کہ جس جس
 کی دلیل پڑھتے جاتے ہیں۔ اسی مسئلہ میں جیٹ مفقود کے نتیجہ یہ نفع مقید ہوتا جیٹ کا مقصد جیٹ بے غلط
 رہتے گئے۔ اسے وہیں کا علم نہ ہوگا۔ اور جب غیر تقلید مجتہد ہوگا۔ تو وہیں کی صورت جیٹ گئے۔ زمانہ
 علم وعدم علم ایک نہیں بلکہ دو ہیں۔

مقلد پر تقلید جب جیٹ کہ جب ہے جب تک وہ بے علم ہے اور جب مجتہد ہو گیا تو اب مقلد
 ہے نہ اس کے لئے تعلیم علوم عقیدہ شرعیہ حرام۔ بے علم کو تقلید واجب اور ضروری ہے نہ حرام۔ اگر
 مقصد کسٹ یہ بھی وجہ ہوتا کہ وہ ہمیشہ مقلد ہی رہے تب بے شک یہ شبہ ہو سکتا تھا تعلیم علوم
 شرعیہ عقیدہ میں کیے حرام ہو۔ غیر تعلیم کے لئے یہ ضروری ہے نہ خود اپنی نہ نہ کرے مگر اس کے
 علم یہ ضروری نہیں کہ اس میں ترمیم کو بھی حاصل نہ کرے کہ طلب پڑھنا اس پر حرام ہوئے علم میں تعلیم
 ضروری ہے نہ علم نہ ضروری ہے مجتہد نہ ہو تو تقلید کرے اور جب مجتہد ہو جائے تو تقلید چھوڑ دے
 اور اگر بعد مجتہد بنے نہ بھی اس کا اجتہاد یہی ہوگا۔ وہ مقید رہے تو باوجود علم و درجہ اجتہاد کو
 مقید ہی رہے گا۔ جو کچھ عرض کیا گیا ہے تو تقلید کے معنی آپ نے سمجھے ہیں ورنہ جو معنی میں عرض کئے
 ہیں۔ ان پر یہ خرابی لازم ہی نہیں آتی۔

اور اگر آپ کی تادم باتوں کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو بطریق معارفہ یہ عرض ہے کہ آپ نے تقلید کی تعریف
 بیان فرمائی کہ تقلید کی حرمت پر قائم زمانی ہے۔ حالانکہ صفر کا کلام اس پر جو آپ نے لکھا
 فریب بیان فرمایا ہے نہ ان تقلید چار قسمیں کر کے نامی پر تقلید کو واجب کہا ہے۔ اور قسم اولیٰ کو
 مباح۔ اور اگر آپ کی دلیل صحیح ہے تو قسم اول و ثانی بھی حرام ہوتی ہے قصداً جو ابنا۔

تو یہ اجتہاد کا علی غور تھا۔ بد وہ کہاں گئے۔ یہ تو تقلید کی تقلید تھی جس سے یہ ہو گیا کہ جس شخص کے
قوس نے پورے شرعیہ نہ ہو۔ اس کو تسلیم کرنا تقلید ہے۔ گریہ میں قوس کے ساتھ دلیل بھی موجود ہو
اور جس شخص کے قوس کے ماننے پر دلیل شرعی موجود ہے۔ مگر چہ اس کا قوس بد دین ہو۔ وہ تقلید نہیں
تو اس تقریر کے مطابق مقدمہ بہت بڑا عام بھی ہو سکتا ہے۔ دقت یہ منافی علم نہیں اور یہ مقدمہ پرے
دست کا جو مل بھی ہو سکتا ہے۔ فریضہ بہت سب کا وکی مقدمہ ہی اب جمعی باقی رہا۔ تنہا یہ نفس تقلید
وہ نتیجہ دل سے آخر تک سب غلط ثابت ہو گئے۔ ان میں مقدمہ ہیجہ تیرانی غیر تیرہ کی دلائل پر چون
سید پر کار کے ہیں۔ سترہ تین متنبہ شہاب سے مجتہد ان جواب و توقع نہیں۔

تقلید کی حرمت کو اختیار چاہیہ کہ تقلید میں کدو مذکور در جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
 آہیں پر ممانعت اسم کے قول کو یہ بدلتا ہے کہ نام پتی عند من میں تقلید نہ کریں
 رکھنا ان بعد صلوات مندرجہ کر کے کہ نقصان تقلید سے گرس سے انکار نہیں ہو سکتا
 کیا وہ مخلوقات و مسافر امت پر فوش نہیں ہے کہ خداوند اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول و
 اچوت و چراغ انداز کر دیں تاہم کریں غرض حقیقت تسلیم با معنی رسول و انما حقیقتے صاف کہہ دیتے
 کہ جب نے تقلید کی حرمت کی دلیل میں فرمائی ہے وہ کج تقدیر جاری ہے تو کیا اس بنا پر
 خداوند عالم اور مسافر کو نہیں سے عدم تسلیم بھی بد مذکور میں تسلیم مذکور ہے جس کے اس کو کافی
 ناقص بھی تسلیم نہیں کرتے۔ تو میں مذکور بکثر غلط ہوئی اور اگر تسلیم کے دو مرتبہ معنی رہیں جن کے
 قول کے نہیں کرنے کے لئے ثابت نہ ہوئے ہیں تو یہ تقلید کے لئے عدم مذکور میں لازم نہیں
 تو اس صورت میں میں مذکور کو کوئی مقدمہ اس تضاد و جہوں چوں کہ یہ عکس التفسیر تیسرے
 سبب نہ ہوتا ہے جہاں میں وہی مقدمہ کے ذریعہ و علی ذلک بعد اذ ذلک و اس لئے نام

نصر فرمائی گئی تھی۔ اس کے بعد یہ عرض کرنا نہایت ضروری ہے کہ جناب مجتہد صاحب نے تقلید
مستدین اور امام مجتہدین کے بار میں اپنا بین ہدایت ناکاں دیا ہے جو کسی طرح کسی بخش میں نہیں
نہ ہے میں خدا کا بل سنا ہوں نہ زوریں۔ موجود ہے بکار دب عرض ہے کہ تفتیہ سے ہے امور
فیہ کو بیان فرمائیں۔ ورنہ تنقید قابل بغوت نہ ہوگی۔ وجوہین ہوگا حکمت عملی یہ غلطی پر محسوس ہوگا
۱) تقلید کی تعریف جو بیان فرمائی ہے اس کے دونوں معنی ہیں سے ایک معنی متیقن فرمائیں یعنی تقلید
قول بہر میں کے تسلیم کرنے کی نام ہے یہ جس کے قول کے قبول کرنے پر حجت نہ ہو۔ اس کے قول کو قبول
کرنے کا نام ہے۔ یا دونوں کا۔ ذرا پہلی صورت میں یہ مضرب ہے کہ دلیل کے ذرا نصر فرمائی اور تسلیم قبول

دلیل موقوف نہ ہو۔ چاہے دیں ہی مذکور حدیث یا بعد سیر بھی اگر دلیل و علم و حجت تو تقید کس فی نہیں
تقید کی حقیقت میں یہ داخل ہے کہ دلیل کا علم نہ ہو۔ اگر دل ہی سے علم نہ آیا بعد میں علم ہو تو پھر وہ
تقید نہ رہے گی اگر تقید نہ رہے گی۔ تو پھر اس کا نام تقید وغیرہ کیا ہے؟

(۲) تقید جو مدعی کے لئے واجب تھا یا گیا ہے اور دوسری صورت میں مباح نہ دیا گیا ہے اس سے
کیا مراد ہے۔ یہ کہ مدعی نے یہ جب تک وہ فی مدعی رہے اگر بعد تصدیق عمر وہ تقید رہے کہ تو یہ تقید
اس کے لئے جائز نہیں رہے گی۔ یہ امر یہ بتایا گیا ہے کہ کیا ہے؟

(۳) تقید کے خلاف ایک ہی معنی میں جو بیان رہا ہے گئے یا امر بھی معنی میں بن کر وہ حدیث
حکم میں وضعی شانہ اور رسول سے جسے اس عیار و سند کے قوی کو بلا دین تسلیم کرنا بھی تقید کہہ سکتے
ہے۔ یہ کس نہ کہ ہے۔ یہ کس معنی سے عام ہے کہ یہ تقید بھی مفقود ہو سکتا ہے یا نہیں ہر معنی کا حکم یہی ظاہر
اور صاف بیان ہو۔

(۴) ازمانہ قدیم سے بڑے بڑے علماء محدثین و فقہاء وجود قطعی آج کل کے ادعائے جہنمیت سے بڑے
جہنمیت سے ان کو اس کے دلائل بھی معصوم تھے۔ ان میں بعض روایت حدیث اور علی درجہ کے عقیدہ
ہی تھے۔ ان کی کتاب میں بھی موجود ہیں جن کو آج کل کے مدعیان جہنم و کفر پوری طرح سے سمجھ نہیں
سکتے مگر ان کے کتابوں کو دیکھ کر آج بھی غم و غم بہ نظر آتا ہے۔ اگر یہ کتابیں نہ ہوتیں تو جہنم کی نڈی
مضان ہوتی یہ حضرت ملا نے کہہ کر قبل علم بھی غلط تھے اور بعد میں بھی وہی کہہ کر مقلد ہی کہتے تھے
اور اپنے کوفہ و مام کی طرف منسوب کرتے تھے درہنہ بھی ان کو آج تک خاص خاص ائمہ کا تصدیق
جاتی ہے۔ انہی کے مقلدین میں ان کو شمار کیا جاتا ہے۔ یہاں تقید کی وہ حقیقت نہیں پائی جاتی جو
پسے بیان کی گئی ہے۔ بلکہ یہ تقید کا عرفہ عربی ہی نہیں ہے کہ جس شخص نے پہلے ان مسئلہ کی طرف
غرویٰ نہ کے وہ مقلد تھے۔ یہ وہ بھی ان اصول و قواعد کے پابند ہیں اس کے شاگرد ہیں سلسلہ
تادم میں دلائل و اسانہ ہوں بعض جگہ گران کی تحقیق مام کے خلاف بھی ہوتی ہے تو اس کے ساتھ
حسن و محسن و تجربہ کثیرہ و شرت علم کی بنا پر کہ اس کا علم و رعب زبرد قویٰ تھنی یہ بین ان سے
بہت بڑے مقلد تھے بہت قول کہ چھوڑ کر اسی کے قول و معمول بناتے ہیں۔ اور بعض جگہ اس کے دو
قولوں میں سے ایک کو ترجیح دیتے ہیں اور بعض جگہ اس کا خلاف بھی کرتے ہیں مگر اصول و معنی
نہایت در حد معنی اسلام کے بعد بھی ہے کہ کسی کو غلط کہتے ہیں۔ وہ بڑے سادہ و سادہ جگہ کہتے ہیں
سے بظنہ تعالیٰ زیادہ جانتے ہیں۔ زیادہ نہیں کہ وہ تو کسی دل میں بھی نہیں ماضی مد و خلیفہ کی تقریرات

اب تک جو نذر ہے جس کو خدا اور وہ خوب جانتے ہیں مدیہ فقہ دونوں جس میں صد باطلان تحقیقات اور
تفیقات شامل ہیں اس کے مسائل مفتی پر عمل کرتے ہیں۔ وہ ان مسائل کے دوں بھی سب فقہ میں
نکویں گو وہ دلائل دوسروں کے نزدیک ضعیف یا غلط ہوں۔ اور یہ عرف میں اس کو بھی تقلید شخصی
ہی کہتے ہیں مسلمانوں کی اس تقلید شخصی کو مجتہد احقر صاحب جازد جب ابذات و جب بالغیر وجہ
مستلزم بدعت و حرام۔ مکذوبہ تحریری شریک کیا سمجھتے ہیں۔ صاحب نفوس میں اس کو مؤید بیان فرما چکا
مجتہد صاحب کی اصطلاح میں اس کو تقلید شخصی یا مطلق کہہ جائے۔ یہ کچھ در صورت واقعہ یہ ہے اس کا حکم
(۵) نئی مذاہب میں ہر ایک کو جو چاہے علماء سے مسائل دریافت کرتے ہیں۔ و تمام علماء تعین
ہی مذہب کے علماء سے خود غیر قدیمین کی طرح سے مسائل دریافت کرتے ہیں۔ اور اس تعین کو ایسے ہی
تعین جلاتے ہیں کہ جیسے ہمیں کی محنت کو اور امام بخاری رحمہ اللہ وغیرہ حدیث کے آثار کو محنت و
حدیث میں متنبہ رکھ کر اس پر کام بند ہوتے ہیں۔ یہ کام علماء کا ہے کہ وہ مسائل مفتی جان کو بتائیں اس
تقلید کا حکم یہ عرف میں اس کو بھی تقلید شخصی ہی کہتے ہیں۔

(۶) اسی طرح بعض علماء اس خیال سے کہ مسائل فقہ کو بڑے بڑے محدثین و مفسرین و فقہ نے جانچ و
پڑا کر لیا ہے جن کا علم ہم سے بدرجہا ناممکن ہے۔ اور ان کے علم اور تقلید پر اطمینان ہے جس طرح
محدثین کی مدعی جلیلہ پر اطمینان کر کے حدیث کے روایں و ضعف کو مہر بحث میں نہیں
لاتے۔ جیسے محدثین کے مسائل مفتی پر دربار و محنت و ضعف و دیوار حدیث کی تقلید کر کے ان کے قول
کو بلا دلیل تسلیم کرتے ہیں۔ حالانکہ علماء و رجال وغیرہ کی کتابیں ابھی موجود ہیں علماء کی یہ دونوں
تقلیدیں احادیث و مسائل فقہ جس جازد وجہ حرام وغیرہ حکم شرعی میں اور دونوں کا ایک ہی
حکم ہے یا دونوں تقلیدوں کا فرق ہے۔ اگر فرق ہے تو کیا ہے۔ اور وجہ فرق کیا ہے؟
اس کے اس کے برائے تصدیق و تکذیب بھی تجاویز مانے کہ یہ دو ناجی و جنتی اور معاذ علیہ صوابی
کے فرد ہیں۔ یہی جہنی اور انالیہ و جہنی سے دلچ۔ صاحب نفوس میں حکم بیان ہو۔

(۸) اہل سنت و اہل تشیع آپ کے نزدیک ہی ہے جو مذکور ہوئی جہنی و انالیہ جہنی یا کچھ اور
تو یہ ہے۔ فقہیت و بعد حرم و بدعت سے محترزمین و فقہ کی سب معتبر و بدعت معتبرہ پر
عمل کرتے ہیں۔ یہ سب چاروں مذاہب آپ کے نزدیک ان ہی معنی سے اہل سنت و اہل جہنم میں یا کسی
اور معنی سے قودہ مانی گئی ہیں۔

(۹) ائمہ ربوبہ کے یہ مقلدین کو جو مذکور ہوئے۔ کوئی شخص اہل سنت و جماعت سے خارج ہو کر

ما فرقوں میں داخل کر کے فارسی اور پنجابی کہے اور مقلدین ائمہ راہبر کے قافیوں کو چیدے وہ حق حکم دیں
یہ نالائق حکم دیں بہر صدرت پنجابی کہے۔ علی بن ابی طالب سے مقلدین کے مضامین کا حال کہئے وہ تبرائی غیر مقلد آپ
کے نزدیک کیا ہے۔ آپ سے کیا سمجھتے ہیں۔ صاف نفوس میں ہوا ہے ہو۔

(۱۰) اُمہ رجبہ رملون مدتیں علیہم جمعیں کو جو شخص برائے شدہ نہیں حدیث نہیں آتی فی نہیں نے
دین کو خراب کر دینے کی تعمیل نہ کرتے۔ فتنہ کاروں کو فتنہ کا جو مدد سے اس پر عمل کر کے بھی جہنمی ہے
بہ خصوص قیام لکھ کر کے کہ تحقیقوں کی نمازیں سوئی ان کی بی بیوں سے غیر تعلیمین کہ بعد حق کی طرح جہنم
ہے۔ اُمہ دین مجتہدین رجبہ نے دین میں پکار سے بنا دے دین کا محسن جو احسان تھا ان دیواریں
کیسے ہی رہا۔ لوگوں کو اس سے علیحدہ سے علیحدہ سے ہم تک پہنچنے نہیں دیتے ہم پر ہے ہیں کہ اس پر دین کی کو
دعا کروں ہی ساف محسن بنائیں جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں گئے تھے میرے رفیقوں کو کہتا تھا
محمد سے فرید فریادہ جانتے ہیں گے ایسے برائی غیر تعلیمین کو کہ کیا سمجھتے ہیں۔ صافی نفسوں میں بیان فرماتے
چونکہ غیر تعلیمین یا دجو و متقدم ہونے کے عقوبت سے منکر ہیں۔ تو وقت پہنچیں کہ تو اس کے خلاف
میں میں کیا جانتے تو فرماتے ہیں کہ ہم سے کہ عقیدہ تو درجہ میں اس وجہ سے کم سے کہ ہم کو اپنے نہیں
بجائے کہ ان تو صاف نفسوں میں موصوم ہو با ناپا ہٹ۔ تاکہ جو کچھ ہم غرض کریں۔ رد علی وجہ بعینیت ہو
اس کے بعد درجہ کو غرض کریں ہو گا۔ وہ غرض کیا جانتے گا۔ یہ جب اگر کسی درجہ تانتا اور سنجیدگی سے
نے ہو گی تو شاید اس سے سلاموں کی کچھ فی ہو جسے جواب سے ہے ان اور کہ جواب نہایت ضروری ہے۔

حجۃ منہاج التوحید

اس خیال سے رجوع کریں گے کہ میں تو ایک مقدس اور بے تقویٰ غیر متعصب اور میرے بارے میں ہندو پڑتے ہیں۔ میرا
بہر خیر کہ میں میں مندرج ہے کہ میں اس کے خلاف ہوں۔ تو ہر حال میں وہ خدا کے اور خدا کے
ملک کے ہندو ہیں کیا غرض کہ نتیجہ کے مذہب کی تائید میں ہوں۔ فردغ سبب سے وہ ہیں جو ان کے کشاف
مذہب سے شریعہ کاٹتے ہیں۔ تو ہر فی غیر متعصب ہیں۔ کہ ان کی کسی بات کا پتہ نہیں جس کا جو جی چاہے کہ وہ
جس کو جی چاہے تو ان مانے جس کا چاہے نہ کہ وہ۔ ہندو ان کے تائید کو غرض کہ تمہاری کہ نہ سوال کہ
اور تصفیہ طلب کو تمہیں کہ اس کے پیر کو یہ میں کہے

نیز تیرا شک کا فریب حتی فائق وغیرہ بہ جا آئے ہیں وہ ہے کہ اگر نہ ہوتا تو کیا جان پڑے کہ
گوئی یعنی یہ امر ہے کہ کیا جیسے کہ اگرچہ نے عین عین غور میں مہر مہر تیرا کہ جواب دے دیا

تو غفلت نہ چو دنوں آرام سے زندگی بسر کریں وراپ کی جان مال کو دغا دیں۔ ورنہ پھر یہی غرض کریں گے
تو نشتی نادر خون دو عالم میری گردن پر
۱۰ از قیدہ کے بخیریت میں جو مجتہد پنجاب نے تنقید فرمائی ہے یہ چند سہو اس کی تفسیح میں ہیں۔

ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔

اس سے قبل ۱۰ اشوال شمسہ۔ درمذیقہ شمسہ کے اس حدیث میں جو مجتہد نے تنقید
فرمائی تھی۔ اس کا جواب اعدل میں رد نہ کر چکا ہوں۔ ناظرین کو امید رکھنی چاہئے
کہ اب گاہ، چندہ سے اس کا کسی بخش جواب پر دفع ہو کر ناظرین کے حینان کا باعث ہو گا اور مستفسر
کو جو ب۔ جب تک مجتہد اعصر صان غفلتوں میں غنائت نہ فرمائیں گے بحث کا مطلب مکدر ہی رہے گا۔ کیا
چاہئے کہ ہمیں خدام والا کو پتر تکلیف دہی کی توبت نہ آئے اب ہم بحول اللہ تعالیٰ دو تہ تنقید کی
تبلیغ کرتے ہیں۔ واللہ تعالیٰ هو المستعان

مجتہد العصر کو یہ مر بھی واضح ہے۔ کہ مبررات کے جواب کی خوش کرنا اگرچہ وہ بات لا جواب ہی کیوں نہ
ہو۔ زیب کی حیثیت کو اس کے درجہ سے گرا دیتی ہے چند پھر سہو ذیل کے ملاحظہ سے ظاہر ہو گا۔ کہ مجتہد پنجاب
نے اپنے درجہ سے کس قدر گری ہوئی باتیں تنقید میں لکھی ہیں۔ میرے مضمون تعلقاً تنقید کے اصول
و غرض کو بیان فرما کر تحریر فرماتے ہیں۔

موصوف کی علمی حیثیت سے چہ بئے تو یہ تھا کہ مسئلہ تنقید کو عالمانہ اصول سے بیان فرماتے مینی پہلے
اس کی تعریف کرتے پھر اس کا حکم بتاتے پھر قرآن و حدیث سے اس پر استدلال لاتے مگر چونکہ جنرل امام
غفری تنقید کو کسی علم کے درجہ میں نہیں ہے۔ اس لئے ایسے غیر علمی مسئلہ کو علمی طریق سے بیان کرنا واقعی
محسوس کام ہے لہذا ہونا مذکور ایک حد تک معذور نہیں ہے۔ محدث ۱۰ از قیدہ شمسہ ص ۱۸۷
۱۱۔ راجعہ سے یہ روایت فرما کر میں کووی ہوں یا سائل اور میں ہوں تو کوئی قسم کا فرد میں یہ
بسر۔ ہر یہ صریح کرنا کریں۔ میں بمعنی لاء ہوں۔ یہ محمد العصر کا آج یہ فرمانہ میں تنقید کی تعریف
کرنا کہ جو نہ ہر اس پر قرآن و حدیث سے دلیل پیش کرنا۔ مجھے معلوم نہیں کہ کیا ان تک ہر جگہ ہے
۱۲۔ تنقید کی تعریف دیں اور حکم نہ معلوم کیا۔ عربی کتاب کا ہر من بے بندہ کا فرض تو فرض
یہ کہ تنقید کی تعریف میں نے جو تنقید کے شرک و کفر و زمرہ اور غفلتین کے جنہی ہوئے حکم صادر
فرمایا ہے اس کی تنقید کر دوں۔

یہ اگر میں خود اس بار کو اپنے ذمہ سے بھی تیار تو یہر مجتہد العصر کے مادہ و فادات سے یہاں مذہب

کس طرح مستفید ہوتے ہیں کہ توفیق و توفیق طلبہ چنانچہ بھی: اچھی استعداد تقسیم پر جو عصبہ و تقاضا بیان فرمائی گئی ہے۔ اس پر جو سواست عرض کئے گئے ہیں۔ اس سے اجتہاد کے درجہ کا پتہ بھی ناظرین و معصومین پر پڑے گا۔ یہ کیسے معلوم ہوتا ہے: امام غزالی فرماتے ہیں یا کوئی دراب تو آپ اس کے ذمہ داریاں کہ اس توفیق و کہ (تقاضا خود علم کے کسی درجہ میں ہیں) ثابت فرمائیں۔

ایک لائحہ سوال

ابراہیم: جب دس نو دہانہ غرض ہے کہ تقاضا علم کے کسی درجہ میں نہیں غلام سے کیا مراد ہے؟ غرض علم مراد ہے۔ جو سن اور عقول یعنی امان و عقین و تقاضا منطقی وغیرہ سب کو شامل ہے تو پھر تقاضا کا علم میں درجہ نہ ہونا چاہی یعنی درجہ کی تمام حکمت قرآنہ اور قرآن نبویہ میں جو احکام مذکور ہیں درجہ و تہیہ ثابت ہیں۔ و کسی شخص کو ان کے درجہ میں معلوم نہ ہوں۔ حکم خوب جانتا ہو تو وہ آپ کے نزدیک جاہل ہے۔ اس کو کچھ علم نہیں کیا۔ یہ مشغول کو آپ مجتہد نہ کہیں میں بین و ناگتے میں کہ خبر خدا اور قرآن شریف سے جس قدر مثال طریق لائن صریح و غیر ثابت ہوتے ہیں وہ سب جس میں اور علم کے کسی درجہ میں نہیں تو اس پر جو مجتہدین اور مجتہدین بھی سب کے سب جاہل ہیں کیونکہ یہ تمام حکام درجہ کے درجہ سب مؤرخین ہیں۔ درجہ درجہ آپ کے نزدیک علم کا نہیں بلکہ جاہل کہ ہے انفس تو یہ کہ مجتہدین زمانہ کا بھی جاہل ہونا لازم ہے۔ کیونکہ ان کے علوم بھی ظنون ہی ہیں۔ اور عقین و امان بھی نہیں تقاضا چھوٹی گرجن سے چھوٹی یا چھوٹی انداز اس سے یہ مراد ہے کہ تقاضا میں چونکہ دلیل نہیں معلوم ہوتی۔ و تقاضا میں جس اجتہاد و تہیہ ہوتے ہیں اس درجہ سے وہ علم یعنی یقین نہیں ہوتا تو یہ سب کے سب کیا یہ مجموعہ میں ہے کہ غیر مقصدین اور جہانی مجتہدین مگر تقاضا کے بعد بھی۔ وجود درجہ مقصد کرنے کے مسائل اجتہاد میں کسی مسئلہ مختلف فیہا میں بھی یقین حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ جس طرح مقصدین کو عقین و امان ہے ہی طرح مسائل ظنیہ مختلف فیہا میں غیر مقصدین کو بھی علم یعنی یقین و قطع نہیں ہے پھر مقصدین جو آپ عالم مسائل کے کیا معنی۔ اگر آپ عالم میں توفیق کے فضائل سے مقدر عام مقصدین جی ہیں درجہ مقصدین جی ہیں تو غیر مقصدین عوامی نہیں بلکہ ان کے مجتہدین بھی دیتے ہی جی ہیں میں مقصد۔ تو پھر مقصدین اور غیر مقصدین میں فرق کیا ہے۔ جس پر آپ کو بے جا نا رہے بقول شخصیکہ تیرے زمانہ کا ہے کے پٹھان ہاں اگر یہ دعویٰ ہے کہ غیر مقصد کیا خواہ آپ کو جس سب کو ہر مسئلہ میں علم یعنی یقین و قطع حاصل ہے تو مجتہدین جناب اس کو صاف غفلتوں میں بیان فرمادیں پھر ہم اس کو بخوشی قبول کر لیں گے۔ بشرطیکہ آپ اس کو ثابت بھی کر دیں۔ مگر اسے دار و

بہت سی خیریں وہ ہیں کہ جن کا خون تہ ہے۔ بہت ارادے ایسے ہیں کہ نفل کے دلیں میں رہتے ہیں۔
 اگر اس کو تفسیر بھی کر دیا جائے۔ نہ تفسیر علم کے کسی درجہ میں نہیں۔ تو کیا تنقید کی
 ایک حل سوال | تعریف اور اس کے قدم اور احکام اور ان احکام پر قرن مجیدہ عادت سے
 استدلال مانا یہ بھی علم کا کوئی فرد نہیں۔ تنقید میں جہل تو آپ کے نزدیک یہی ہوگی پھر جن کی تعریف اور
 اس کا حکم۔ اور اس کی قرآن و حدیث سے دیں یہ بھی کیا آپ کے نزدیک غیر علمی مسئلہ ہو کہ اس کا بیان
 کرنا دشمن ہوگا۔ اگر نہیں ہے تو پھر غنیہ کا۔ اس طرح بیان کیوں دشمن ہے۔ اگر کیا مقصد مندر ہے اور
 وہ غیر علمی مسئلہ کو علمی مسئلہ نہیں بنا سکتے۔ تو کیا مجتہد العصر کو اختیار ہے کہ وہ علم کو جس درجہ کو علم بنائے
 وہ غیر علمی مسئلہ کو علمی مسئلہ نہیں بنا سکتے۔ یہ جبکہ عرض کیا گیا ہے وہ معجوب بہت۔ مگر اب وادعہ عرض
 مجتہدہ کے کلام میں تعارض | مگر تاہم آپ سے ذوقیقہ کے اہل بیت سے کام لے کر ملاحظہ فرمایا
 بہت تنقید کی تعریف بیان فرما کر کہتے ہیں۔

”پہنچ رہی تھی مور ترضی نے اپنے مضمون میں بار بار ذکر کئے ہیں۔ قدیم القل بلاد ولیل
 یہی تعقید ہے“۔ اعدل، مارچ۔

یہاں تو آپ نے یہ تسلیم فرمایا۔ کہ جندہ نے مارچ کے مضمون میں تعقید کی تعریف بار بار ذکر کی ہے
 کہاں میں نے ایک دفعہ ہی تعقید کی تعریف کو ذکر نہیں کیا تھا۔ درگیاں بار بار ذکر کرنا خود آپ کا
 تسلیم فرمایا یہ مرجع تعارض ہے یا نہیں

گت فی خوف ہو۔ جندہ نے تعقید کے اقدامات کے احکام اور دلائل بعض معرکہ جنس غارہ جس
 مرجع کو منصب کی پابندی کے ساتھ چاہئے تھا۔ اس سے زیادہ بیان کر دے ہیں مگر نہ معلوم مجتہد
 صاحب کا مانع کس آسمان پر ہے۔ اس کے اندر زمین کی بائیں آتی ہی نہیں۔ کیا اچھا ہو کہ خدا مالا
 اللہ و پھر بغور ملاحظہ فرمائیں گریہ کے بیش کی تصدیق ہو تو جہاد کی عظمت کا خیال نہ فرمائیں اس
 فصول میں اقرار فرمائیں۔ درنہ پھر مجھے ایجاز دیں۔ کہ میں عرض کروں۔ مگر مجتہد سے تو یہ کہ وعدہ ہونا
 چاہئے در اگر پھر ہی آپ مجتہد کے مجتہد ہی۔ میں تو پھر ہمیں بے فائدہ تکلیف کی کیا غمزدہ رہتے۔
 ماقول و ہماری عرض کی ضد چاہے۔ مگر ذرا تصدیق ہی فرمائیں گے بشرطیکہ نادان مقصد یا منصف غیر مقلد
 ہوں۔ تہیوں سے ہمیں کمر امید ہے اس کے جدا آپ فرماتے ہیں۔

خیر گذشتہ پہچ میں ہماری طرف سے تمبیدی نوٹ درج ہو چکا ہے۔

مید۔ کہ آپ نے اس نوٹ و جواب بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا جس کے جواب کا تاخیر نہ ہوگی تھو۔ ہوگا۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ہندوستان میں تقریباً کئی ملکان مقلد تھے اس پر مجید صاحب فرماتے ہیں
 ”مقلد تھے مگر اتنا یاد رہے کہ بریلوی خیال کے جن کو آپ کے چھ کرکڑاٹا اور ڈسٹا ہر بادشاہ
 کے سامنے داسے بٹلاتے ہیں۔ پھر دیوبندیوں نے کیوں ان کو جس مذہب سے کھکایا۔ کیا یہ سچ ہے کہ
 یہ این گنا ہے ست کہ در شہر شائیز گنند“ صد کام عاٹ

یہ فرماتے کہ تمام ہندوستان میں بریلوی خیال کے مقلدین تھے کس قدر قوی پڑی ہے۔ یہ حضرت
 شاہ ولی اللہ اور حضرت شاہ عبد الغنی صاحب کا خاندان نجد میں تھا۔ یا بریلوی کا شاہ سمیع
 صاحب شہید امرت سر میں رہتے تھے۔ کیا آپ کے مورخانہ حسین مرحوم نے حدیث مولیٰ حر رضہ
 صاحب کے والد ماجد سے پڑھی تھی یا حضرت شاہ سخی صاحب سے ان حضرت کا بھینل ہندوستان
 میں کوئی نہ تھا۔ مرث ایک مولوی تیز حسین صاحب ہی جیسے شاگرد تھے۔

رفتہ رفتہ وہ صنم بر سر جنگ بی گیا عشق کا نام ہی ایسا تھا وہ ترک گاہی گیا

غیر مقلدین کا ختم چھپانے کے لئے دعا تات ہی کو بدل دیا یہاں
 خواں واقع نہیں چھپتا علیہذا عند ربی یاد نہیں رہا اور اگر یہ تسلیم ہی کر دوں۔ کہ تمام

ہندوستان میں بریلوی عقائد کے مقلدین تھے۔ تو جناب برائے گورہ یہ بھی فرمادیں۔ کہ بریلوی خیال کے
 مقلدین کا فلاں فلاں عقیدہ کفر شرک اور ناجائز ہے اور وہ نامہ عقائد باطلہ لفظ حنفیہ کے حقیقی بنی
 مائیں ہیں مدفقہ کی فلاں فلاں کتب معتبرہ میں درج ہیں لہذا ہندوستان میں جو تقلید اور
 مقلدین بنے ان کا خلاف کرنا ضروری اور عین موجب ہے۔ در اگر آپ یہ نہیں ثابت کر سکتے اور ہرگز نہیں ثابت
 کر سکیں گے تو اس کہنے میں کیوں جواب ہے کہ وہ بھی یہ غروبی ترک تقلید ہی کے منہوس قدموں کی گرت
 سے تھی کسی نے خوب کہا ہے کہ یہ رفتہ رفتہ کھینچ کر نکالتے تو میں خیر نہ دے۔

اس صورت میں چاہئے تھا کہ وہ امر مذکور کرتے مگر فرماتے
 مجتہد صاحب کا فرض ہی تقلید کہ شرک اور مشنہدین کو مشرک نہ کہتے مذہبی قدرت بت کر

غیر مقلدین اپنے کو موصوفی کہہ کر یہ ثابت کریں کہ مقلدین مشرکین ہیں پھر ترک تقلید کو وہ فاضل
 میں ترک نہ کریں جو مورثہ مجتہدین نے بنایا نہیں فرماتے اور نہ کتب معتبرہ میں ان کو نفی کیا گیا
 پھر ایسے امور کا اگر کوئی مقلد مرتکب ہو۔ تو اس سے نفس تقلید اور مقصد میں جو مقتدر پر کیا۔ عذر عرض
 ہو سکتا ہے نہ نہ زمرہ آیت کے آج کل جو خرابیاں مسلمانوں میں رونما ہیں۔ ان کی وجہ سے کوئی نفس
 اسلام پر ہی اعتراض کرے نہ گئے۔ اور مسلمان ان حیثیتوں کو طرز قرار دے کہ خلاف اسلام کوئی مذہب

گھرے۔ پھر اسلام اور مسلمانوں کو کفر و شرک اور کافر و مشرک کہے۔ اور ترک مذہبی کو اپنا مذہب قرار دے۔ تو ایسے شخص کے بارے میں بارگاہ اجتہاد سے کیا فتویٰ صادر ہوگا۔

یہ بیت سے غیر تعلیمی اپنے منہر مسلک کے خلاف دُرُعی نہیں منہر دے اور کتروا تے۔ جھوٹے مقدمات نہیں مڑاتے جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور بعض احکام شرعیہ کا تمسخر اور حدیث کو نفی کی طرح مخریبات بن نہیں بندتے اور اپنے متناہوں کو انبیاء صاحب شریعت وغیرہ شریعت نہیں کہتے تو ان مجتہدین کی وجہ سے ترک تفسیر کو کفر اور غیر مسلمین کو کافر کہیں گے۔ یا کہ فرقہ پرست کہیں گے۔ اس کو بیان فرمائیں۔ مجتہد صاحب غمد جو بادیں کیا یہ سببت کہہ سکتے

این گزلبے مت کہ از ذات نشا پید اشد

بندہ نے عرض کیا تھا کہ تقریباً ایک صدی سے یہ منہر بیاب پیدا ہوئے۔ مجتہد صاحب کو نہایت غصہ ہے کہ یورپ کی تفسیری حریت اور آزادی کو بندہ نے منہر کیوں کہہ دیا۔ تفسیر گزند موجب توفیق ائمہ مجتہدین کی یورپ کی تفسیر حریت و آزادی یہ تو عین صحت ہے چنانچہ فرماتے ہیں

حریت کا نام جس انسان متفرق کی تفریق صد کا ہے

دقیقی یہی حریت اور آزادی عدم تفسیر کا نتیجہ نیچریت ہے۔ بابی۔ بنائی اہل قرآن سے پیدا ہوئے۔ احمدی اور مرزائی ہونا سی کی پس بے پھر یہ آزادی در حریت بھلا منہر کیسے ہو سکتی ہے محبت حضرت تیرائی غیر مقلدین ہی کو نہ رک ہو۔

مینا لا ریاب النعمون نعیمہا وللعاشق المسکین ما یتجہع

بندہ نے عرض کیا تھا کہ اس حریت اور آزادی و عدم تفسیر کی وجہ سے بہت کچھ فتنہ و فساد مقدمہ بازی و جھگڑا رہی تیر بازی ہو کر چند سال سے یہ فتنہ کچھ فرو ہو چکا تھا۔ اس کا جواب مجتہد العصر سے کالم علی پر یوں فرماتے ہیں

گول مال کرنا تو آپ جیسے ہر علم کی شان سے بعید ہے مقدمہ بازی کیوں ہوئی کس نے یہ ہوئی۔ اس میں غلام کون تھا اور غلام کون معلوم نہ ہوا۔ انتہی چھپا نہ مقصود ہو تو ہماری گزارش سنئے۔ حاصل یہ ہے کہ مقدس نے غیر مقدس کو مساجد میں نہ زبردستی سے رکھا۔ انہوں نے گورنمنٹ میں مقدمہ نہ کیا مقدس نے قرآن کے حکم کا خلاف کیا قرآن کا تم ہے فمن ظلم فمن بمنع مستحب۔ سنہ ان یزید سے غیر ہائے مدعی فی خرابہا تو مقدمہ تفسیر ہے اور حدیث میں غلام کے رکنے۔ و مظلوم کی مدد کرنے کا حکم ہے۔

جہاں خدا ہوا نے اس قدر تکلیف گوارا فرمائی ہے اور فرما دیجئے کہ مقلدوں نے غیر مقلدوں کو
مساجد سے کیوں روکا۔ آمین بالجہ رفع یدین قرأت فاتحہ خلف الامام کی وجہ سے بالکل غلط یہ انحال تو
مقلدین شوائع بھی کرتے ہیں مگر ہمیں نہ جھگڑا سوتا ہے نہ فوج دای۔ اصلی واقعہ یہ ہے کہ جب تقلید کو
کفر شرک اور حرام مقلدین کو کافر شرک جہنمی بنا گیا۔ اور انہیں کی ادلا و عزیزین قارب کو غیر مقلد بنا گیا
مگر کفر جھگڑا و زناد برپا کر دیا۔ اور مسجد میں بھی جب تشریف لائے تو لوگ جھونک اور تنگڑے قدم سے
باز نہ آئے اور اس جھگڑے اور فساد کو حسین تہا و اور اشاعت توحید و سنت سمجھا مقدمہ بازی کے لٹ
پیسے سے روپیہ جمع کیا یہ پچھندوں کی مسجد میں پہنچ کر فساد کرایا گیا۔ اور مقلدین اور ان کے رفقاء
اللہ تعالیٰ جمعین کی شان میں گستاخیاں کیں تو فطرانے بے دشمنوں کے آنے سے فعال طبع بھی ہوتا ہے
اور ایذا بھی۔ یہیں تک نوبت آنے کے بعد بعض بعض مساجد میں ان کو آنے سے روکا گیا تو اس میں
فوج داری اور مقدمہ بازی ہوئی جس کے ذمہ دار حقیقت میں غیر مقلد ہیں۔

اب مسئلہ قابل تحقیق یہ رہا کہ جس کے آنے سے مسجد والوں کو ایذا اور فتنہ و فساد کا خوف اور تفرق
جماعت کا اندیشہ ہو۔ اسے مسجد سے روکنا جائز ہے یا نہیں جب کہ روکنے والے حق پر مبنی ہوں۔ اور
حرم کو روکا جائے وہ زیادتی کرنے والے ہوں۔ مثلاً العصر ہی قرائت میں کہ شخص کچی پار یا کچی مہن
کھا کر مسجد میں آئے۔ سے مسجد سے روکنا جائز ہے یا نہیں اب اگر وہ نہ رکے فتنہ دفا و اور فوج داری
مقدمہ بازی پرتل جاتے تو ظالم کون ہو گا علیٰ ہذا القیاس خدا ہی کو مسجد سے روکنا ثابت ہے یا نہیں
اگر سے تو روکنے پر اگر وہ نہ رکے بلکہ فوج داری اور مقدمہ بازی کرنے لگے تو ظالم کون ہو گا اب اگر آپ
یہ فرمائیں کہ قربانی غیر مقلدوں کا مقدمہ دلوں کو کافر شرک وغیرہ وغیرہ کہنا سب بجا تھا تو ظالم مقلد۔
در نہ غیر مقلد کچی پار اور مہن کی بو سے زیادہ تکلیف ہوتی ہے یا قربانی غیر مقلدوں کا گندہ دھن سے
تیزانی غیر مقلدین یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ مقدمہ دلوں نے ہمارے بڑوں کو برا کیا۔ کیونکہ غیر مقلدوں کا وہ
بڑا کون ہے جو مقلدوں کا بڑا نہ ہو جب ان کا کوئی امام ہی نہیں تو مقلدین نے ان کے کس بڑے کو
برا کیا۔ یہ بالکل سچی اور رور۔ انصاف جیسا تقصیر ہے کیونکہ مقلدین سب مقلدوں کے واجب التحظیم ہیں۔ مگر
واقعی محدثین کے علاوہ ان کا کون امام ہے۔ یہ بھی فرما دیا جائے کہ ان المشرکین انھیں
فلاح یقربوا المسجد الحرام بعد عامہم ہذا کیا مشرکین جو عبادت کے طے خانہ کعبہ میں
جاتے تھے وہ بھی آیت مذکورہ فہن اظلم من منہم ان پر مہرہ سکتے ہیں یا قربانی روافض یا بابی
اور بعد اوردیانی مزاراتی آپ کی مسجدوں میں آویں تو آپ ان کو بھی مساجد سے روکیں گے یہ نہیں

کوئی درمقد تنویر الحق لکھتا تو کوئی نہ دقت شاید کچھ خیال بھی کرتا مگر نواب صاحب مرحوم کا تنویر حق کو
تحریر فرمانا تو کھلی ہوئی دلیل ہے کہ غیر مقلدوں کی طرف سے اس قدر تعدی اور زیادتی ہوئی کہ نواب صاحب
مرحوم صیاسی علم اور بروہا بلکہ جو یک فرقہ کے نزدیک دہائی مشہور ہیں وہ بھی تحمل نہ کر سکے یہ تو اور بین
دلیل اس کی ہوئی کہ ابتدائے تعدی اور ظلم غیر مقلدین ہی کی طرف سے ہوئی کس قدر خلاف واقعہ ہے
کہ جب غیر مقلدین نے تومید و سنت کی آواز اٹھائی تو خراج عن المساجد کا قنوی شائع ہوا خدا
سے خوف کرنا چاہتے وہ کتاب کہاں ہے جس میں صرف توحید و سنت کی تبلیغ کا حکم تھا اور باوجود
اس کا جو ب سے ہاں اُتری بات ہے کہ تفسیر و شرک و کفر کندہی علم توحید کو بلند کرنا تھا تو بھی ہمارا چاہیے
سے دہر ماخورد سال نازند اند بنوز دست چپ از دست رست بازند اند بنوز

یہاں مثنیہ در حاشیہ مد پر یہ بھی لکھا ہے شاید اسی کو خش کا نتیجہ ہے کہ دہائی ام المساجد کے مبلغ
میں خادمانہ حاصل ہوتے سچ ہے۔

نالگا کرینگے اب سے دعا، عجب مبارکی آخر تو پٹنمی ہے انارکو دعا کے ساتھ
دہائیوں کا ام المساجد میں داخل ہونا یہ تو ایک ہی کہی نقل مشہور ہے۔ علوانی کی دکان پر در
داد بھی کو فالتو۔ پہلے خادم الحرمین شریفین خفی تھے اب صنبی آپ کو کیا مسرت کا موقوف ہے اگر کوئی
غیر مقلد ہوتا تو کچھ فقر بھی کر سکتے تھے۔ آپ کے نزدیک جیسے ترک تھے۔ ویسے ابن سعود ہوٹے چلے
نفس تقلید میں دونوں برابر ہیں اور اگر آپ کا یہ مطلب ہے کہ سلطان ابن سعود واقعہ میں تبرائی
غیر مقلد ہیں مگر مصلحت خداف و اتو آپ کو مقلد نظر آ رہے ہیں۔ تو تبرائی غیر مقلد دل کو یہ عقیدہ مبارک
ہو۔ ہمارے تو سلطان کی نسبت یہ خیال نہیں ہے۔ اور اس کے بعد یہ عرض ہے کہ پہلے ام المساجد میں
آپ کو مکرمت تھی۔ جواب اجازت ہو گئی۔ زیارت مدفنہ قدس ہے سے بھی غروم تھے تبرائی غیر مقلد
اب بھی محروم ہیں۔ بلکہ ہم نے تو یہاں تک سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھم دروغ برگردان راوی کہ آپ بھی
ان لوگوں میں ہیں جو حاذق مدفنہ الجہ کو صحنہ کبر کہتے ہیں۔ خاک بدستش اور یہ بھی مقولہ آپ
کی طرف منسوب کیا جاتا ہے کہ مدفنہ جہ کو ڈھایا جائے۔ تو یہاں کہ آپ کے ہتھ میں ہو گا۔
نقود بابتہ العظیم و اللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اور مدفنہ ابن سعود کی نسبت یہ گویا ہے کہ وہ کہتا ہے کہ جو یہ خیال کہے۔ میں اس کا
دشمن ہوں۔ پنی عزت و آبرو دمان مال سب قربان کر دوں گا۔ مگر یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی ایسی
گستاخی کا خیال بھی کرے مگر یہ دونوں واقعہ صیح ہیں تو آپ تو نہ ادھر کے لیے نہ ادھر کے رہے۔ بقول

شخص کے گھر کے گھٹائے سے نہ اُدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے۔

ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ جیسے مولوی نذیر حسین صاحب کے ساتھ ترکوں کے زمانہ میں کچھ قصہ پیش آیا تھا۔ وہ آپ کے ساتھ پیش نہیں آیا تو فیصدہ کم اور فتنہ ثنائیہ کو ملاحظہ فرمائیے۔ پھر کچھ فرمائیے اس سے تو ہی مفہوم ہوتا ہے کہ آپ کے عقائد فاسدہ سے سندان بن سوند نے بھی توبہ کو فرمایا تھا جب یہ حال ہے تو مالم بد میں آپ کا داخلہ کیا ہوتا۔ پھر تشریف لے گئے اور آپ کی مخالف غیر جماعت موجود رہی تو نہ معلوم کیا قصہ پیش آوے خوش ہونے کی بات نہیں ہے سندان ابن سود کے فیصدہ سے آپ کی مسرت بے جا ہے۔ زیادہ عرض کرنا مصلحت کے خلاف ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقلدہ المجدد
اگر ہیں تو تیرائی غیر مقلدہ
جو آپ کو سلطان موصوف سے پیش آئی فیصدہ کم سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو جماعت اہل حدیث سے ہی لگا گیا ہے اور مقلدین سے قدرت ہی نے خارج کر دیا تو آپ اگر ہیں تو صرف تیرائی غیر مقلدہ پھر آپ کا المجدد میں کیا دخل ہوا۔ کہ اہل حدیث بلکہ بقول بعض اسلام سے ہی خارج ہو گئے خدام زمانہ مستند ہیں اس کے جواب میں حبہ لخرمین کو پیش نہ کیا جائے ورنہ خدام دانا کو بہت ندامت سے دوچار ہونا پڑے گا۔ حقین نہ ہو تو کچھ کر دیکھ لیجئے۔

میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ہندوستان میں پہلے مقلد تھے یا غیر مقلد جو بعد میں پیدا ہوا وہی فتنہ کا پاشا ہے۔ اس پر مجتہد صاحب بہت مسرت کے ساتھ مت مذکالم علیٰ ہر بڑے زور سے تحریر فرماتے ہیں کہ بریلوی مقلدین کے بعد میں دیوبندی اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بعد تین امام ہوئے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیانیوں کے بعد اور آریہ سماج کے دعویٰ کے مطابق وہ سب میں پہلے ہیں تو اس قاعدہ کے موافق ہر ما بعد فتنہ و فساد کا باعث ہوا۔ انتہی مختصہ۔

مجتہد صاحب کے جواب
اعتراض کا جواب
امیہ نزدیک سمجھ پردہ اعتراض ہے کہ مجتہد صاحب ایران کے مقلدین
اس کو نہ جواب سمجھتے ہوں گے اس وجہ سے اگر میں اس کو روح اذیت
کہوں تو شاید بے جا نہ ہوگا۔ ناظرین اس کو جواب بغور ملاحظہ فرمائیں جب میں نے یہ فقرہ لکھا تھا تو میں
قدراعت فرات مولوی صاحب نے کئے ہیں نہ بغضہ تین سب ذمہ میں تھے۔ دن کا جو بھی عرض
کر دیا گیا ہے۔ اگر فوس ہے کہ ایک نادان مقلد کا صاف کلام ہے جسے مجتہد کہتے ہیں نہ آدے و پھر
نہ کلام نہ در حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کس طرح سمجھ سکتا ہے۔

تو کار میں راہ کو مانتی کہ بر سرِ کمان نیز پڑھتی۔

خو مراد خط فرمایا جائے۔ بندہ نے عرض کیا کہ یہ تقلیدیں پہلے تھیں۔ در غیر متقلدین بعد میں۔ جو بعد میں ہو گئے وہی فتنہ کا باعث ہو گئے۔ مگر غیر متقلدین کے نزدیک متقلدین مسلمان اور ناجی ہیں تو پھر خا ہر ہے کہ تقلید اس صورت میں اصلاح اور فلاح کا باعث ہوئی اب اس کے بعد جو اس کا مخالف یعنی عدم تقلید سے وہ فساد و ارتداد ہو گا۔ تو اس صورت میں کل فتنہ و فساد مقدمہ باری وجود ہی وغیرہ کے ذمہ دار ہیں غیر متقلدین ہوں گے ورنہ پھر تقلید کو ناجائز و زکر و زنی کہا جائے تو عدم تقلید جو اس کے بعد ہو گا وہ اصلاح ہو گا اور تقلید کے مٹانے میں جو کچھ باغی ہے وہ سب حق ہی نہیں ہو گا۔ چنانچہ بندہ کی عبارت یہ ہے ”ورنہ صاف فرمایا جاتے کہ عدم تقلید سے پہلے کل متقلدین گمراہ ہے دین فساد و فحار کا باعث ہے اور تقلید ہی شر و فساد کی جڑ تھی اس کے رفع میں اگر فتنہ نہ رہے۔ تو ہوا کرے۔“

اس صاف اور صریح عبارت کے بعد مجھے معلوم نہیں کہ مجتہد صاحب کس بات پر خوش ہیں درحقیقت یہ عرض بات جو بعد میں ہو گئے۔ وہی فتنہ کا باعث ہے۔ میں اب بھی بت ہوں مگر یہ قاعدہ مصدق نہیں بلکہ جب ہے کہ دل اصلاح ہو ورنہ اس کے برعکس ہے جس کو بندہ یقیناً تو یہی عرض کر چکا ہے۔ ناخرین خو مراد خط فرمایا کہ مجتہد صاحب نے گرویدہ کا یہ صاف منصب ہی نہیں سمجھا تو یہ کیا جہاد ہے درگرجین بوجہ رخصت کیا ہے۔ تو یہ کیا عمل بالحدیث اور قرآن ہے انصاف انصاف۔ انصاف۔

امام صاحب رحمہ اللہ نے بعد تین امانوں کو ہونا اور کلمہ کا لٹھیا رضوان اللہ علیہم جنہیں کے بعد ہونا باعث فساد و فتنہ اس وجہ سے نہیں کہ وہاں قبل اور بعد دونوں اصلاح ہی اصلاح ہیں۔ لٹھیا رضوان اللہ علیہم جنہیں اور ائمہ مجتہدین و ریاء خود ائمہ مجتہدین ان کا اختلاف موجب حجت ہے۔ اور وہ اختلاف ہے جو عدم کے اندر قابو برداشت ہے یہ سب مباح ہیں درمیان میں سنت و الجماعت اور جنتی ہیں۔ ہر دو مختلف ایسے نہیں ہوتے جیسے تقلید و عدم تقلید کو تفریق غیر متقلدین نے بنا دیا ہے فقہ متماخا میلان و کل اتینا حکما و علما بخلاف تقلید و عدم تقلید کے کہ یہ تفریق غیر متقلدین کے نزدیک دونوں بدایت و انجبت اور رشید میں جمع نہیں ہو سکتے تو پھر کیا کو دوسرے چر تیس کرنا باوجود بندہ کی تشریح کے مجتہد صاحب ہی کا قصد ہے اللہم نہ دوزخ۔

اس کے بعد نمبر میں فرماتے ہیں۔ پہلے لوگوں کی بات تو وہی ہر باب سے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام

نے فرمایا تھا۔ علماً عند ربی یلیق ات کا سر خدا کو سے اچھا صلہ کیا ہے

مجتہد العصر کے مافظ میں اس قدر منفع سے جس سے میرت ہوتی ہے یہاں آپ سے مقلدین کا علم خدا کے حوالہ فرما کر اپنی علمی حق پر فرائے ہیں اور خدا کا مصلحت پر فرماتے ہیں کہ مقلد تھے مگر اتنا یاد رکھو کہ بریلوی نیل کے۔

کیس جناب جب آپ کو معلوم ہے کہ عدم تقلید سے پہلے بریلوی مقلدین تھے تو کیا بریلوی مقلدین کا عمل اگر وہ ہیں بے دین خلاق فخر ہیں یہ مسلمان دراصلت کیا ہیں اس کا حال جناب کو معلوم نہیں۔ یہاں اجتہاد کا رواج مذہب ہے اس کا ملکہ تو خدا کے ہر تہذیب کا ملکہ اور اس کے احکام شرعیہ کے احکام کا علم مذہب کا اور جناب کے خدام کو ہوتا تو اس میں کچھ حرج نہیں بلکہ مذہب جنس خاص ہے ناظرین اگر مجتہد صاحب کی اس گردی کو بخور بخند فرمائیں

اس کے بعد آپ فرماتے ہیں ہاں اگر یہی سون بریلی سے دیوبند پروردگار دیوبندی بھکان مذہب بڑی تحریک سے پہلے کے لوگ کیا تھے۔ تو اب کیا جواب دیں گے یہی ہے تقلید کا بچنے کا نام آپ بریلوی جلیے اور مولانا اسماعیل شہید رحمہ اللہ کو دی کہتے جو بریلوی کہتے ہیں وہ قبول شخص کہ مذہب یا کسی کوئی مگر ذات بھی معلوم ہو جائے گی۔ فقہاء کو اس مسئلہ دین پر ہوتے ہو۔ اور وہ بھی دین اور دیانت کے خلاف خدا کے فضل سے حضرات علمائے دیوبند کے خدام ایسی تدابیر سے اپنے مذہب کو چھپاتے ہیں نہ بتاتی یہ مقلدین و طوائف بزرگوں کے مذہب کو چھپاتے ہیں۔ بہر حال غیر مقلد اپنے مذہب سے دریافت فرمائیں کہ اس مذہب کا ذکر اگر مولانا اسماعیل شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جنس خاندانہ غیر حرم نہیں تو کیا ہے۔ اس مذہب کی تحریک شہید مرحوم ہیں۔ یہ مذہب دیوبند خیر اب مجھ سے جواب نہ ہو۔ حضرت دیوبند حنفی اور نہایت پختہ حنفی ہیں۔ وہ خلاف مذہب حنفیہ کسی مشنک تحریک میں کر سکتے جو مذہب وہ کہتے ہیں۔ وہ کتب حنفیہ میں مذکور ہے۔ نہ کوئی مذہب نیا ہے نہ حرم بر جہتہا کی تحریک سے پہلے جسے لوگ حنفی تھے۔ اب بھی حنفی ہیں۔ مذہب تھے و جواب دے دیاب آپ

یہی جواب سے مشن فرمائیں

بروز حشر پر پسند فقہ چوں بپا کردی چند خوری گفت قرابت شومین نیرت تم
صلہ کا عمل پر آپ فرماتے ہیں۔ آپ کو ایسے دیوں کی تلاش ہو۔ تو وہی غیر حنفی کی کتاب
الجرح علی انجری میث۔ یا اجملہ رائفہ دیکھ کیجئے۔ باقی صحت میں مدخل ہو۔
غشہ کو خوب مدخل کر کے اس کا جواب بھی عرض کر چکا ہوں ہاں اگر حرج علی انجری میں نے

نہیں دیکھی کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ وہ مت باب کتنی گئی اور کیوں لکھی گئی۔ اور اس کے لکھنے کے سبب غیر متقلبین ہونے یا کوئی اور سبب ہے اگر اذیل ہے تو اس کا جواب آپ ہی دیجئے۔ آپ ہی جرح علی بخاری کے باعث ہوئے یا نہیں در نہ متقلبین تو جیسے ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کو مانتے ہیں۔ امام بخاریؒ کی محبت کو بھی ذریعہ نجات جانتے ہیں وہ ان پر جرح کیسے کرتے ہیں جب غیر متقلبین نے جرح علی ابی حنیفہ لکھی تو کسی نادان متقلب نے جرح علی بخاری بھی لکھ دی ہوگی جس کو ہم بالکل جائز نہیں سمجھتے۔ اور زیادہ اس کے متعلق غرض نہیں کر سکتے۔ اگر آپ نے انصاف نہ فرمایا تو شاید کچھ در عرض کرنا پڑے امام صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عداوت غیر متقلبین کو ہے۔ یا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے خفیوں کو۔ عداوت اور اختلاف فی المسائل کا فرق خوفہ خاطر رہے۔ ہاں یہ یہ دھڑکتا ہے کہ جب کسی شیعو نے تنقید البخاری لکھی تھی تو اس کا جواب میرے مکرہ مولانا سووی جتوہ صاحب لکھنؤ نے لکھا میرے علم میں کسی غیر مقلد نے نہیں لکھا ہے اور اگر لکھا ہو تو مجھے اس کا علم نہیں غرض یہ ہے کہ حنیفہ کے نزدیک ائمہ اربعہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور امام بخاری دونوں بزرگ ہیں۔ اور دونوں کی محبت کو ذریعہ نجات جانتے ہیں۔ تقلید اور عدم تقلید میں سنی اور اہل فتن کا رنگ کیوں آنے لگا۔

اس کے بعد اسی نمبر میں فرماتے ہیں "یاں صاحب غیر مقلد موجد ان لوگوں کو بنایا جن کو آپ آگے میں کر نام کے خفی اور پرست فرماتے ہیں بتائیے آپ کیوں خفا ہیں"۔
ابھی تو آپ کو علم نہ تھا۔ علیٰ غلبہ عند ربی فرماتے تھے۔ اور ابھی آپ کو یہ بھی معلوم ہو گیا آپ نے غیر مقلد موجد مشرکین کو بنایا کیا آپ اس کو ثابت فرما سکتے ہیں۔ در ان کو محض گور پرستی ہی سے تو بکر کر لیں۔ مگر مقلد رہے ہی رہنے دیے۔ جیسے پہلے مقلد تھے۔ اگر یہ ثابت نہیں کر سکتے اور واقع میں بھی یہ خلاف ہے۔ تو ایک مجتہد کو محض جواب کہنے غلبہ بات کہنا کس قدر نازیبا ہے۔ اس کے بعد آپ نے جو مثال بیان فرمائی ہے۔ وہ بھی ایسی ہی مضطرب ہے۔ جیسے اصل مضمون دل تو یہ ثابت فرمائیے کہ آپ نے جس قدر غیر مقلد بنائے ہیں۔ وہ صرف گور پرست ہی گور پرست تھے۔ پھر یہ کہ ان کو محض گور پرستی ہی سے تو بکرائی ہے۔ یا تقلید سے بھی تو بکرائی۔ پھر اس کے بعد میں کچھ اور عرض کروں گا۔ کہ مجھے غیرت اسلامی ہے یا تبرائی غیر مقلدوں کی بجا محبت اور غیبت کی مجتہد صاحب اس بیان کی تکلیف گوارا فرمائیں گے کہ جو مقلد مشرکوں کو موجد بنا کر غیر مقلد بنایا ہے ان سے آدھے تباہی چوتھائی سہ حصہ آریوں سکھوں عیسائی اور حقیقت پرستوں کو بھی موجد یعنی غیر مقلد بنایا ہے۔

مستی صاف گور پرست ہی آپ کے قبضہ میں نہیں آتے چہ جائیکہ سنان دھرمی وغیرہ آپ نے تو میں قدر بھی
موصوفہ بنایا ہے نہی غیر تصدیق کو نہ یا ہے جو داتقی تبع سنت اور دیں دار قحے حدیث کی اتباع کا سبب بنا
دکھلاؤ اثر دیندار تبع سنت ہی تقلید کو پہنچا نہیں ہے جو آج مطلقاً عقیدہ آمد کفر و شرک و مکر کہتے ہیں
مسلمانوں میں تباری غیر تقلد انماں دل مضبوط کر کے کیوں نہ فرما دیجئے کہ مسلمانوں میں تباری
اور بندہ ذوال میں آ رہا ہے۔ غیر تقلد ایسے ہیں جیسے ہندوؤں میں آریہ۔ آریہ بھی تمام سنان
و عیسویوں کو بدکار ٹھانتا کہتے ہیں اور غیر مقلدین بھی تمام مسلمانوں کو قرآن شریف و حدیث کا خلاف سمجھتے
ہیں آریوں کے نزدیک ددارب یا پنجہ رساں سے دیکھ کر پڑھتوں نے نہ سمجھا اور غیر مقلدین کے نزدیک
قرآن و حدیث کو بت کے بتر سال سے نہ سمجھا اس صورت میں تشبیہ کچھ قریب ہو جائے گی فتنہ برسرِ شرک
عازق بعدہ مسند کے اہل حدیث میں جو سوزنی نثار الدہ صاحب نے تنقید فرمائی ہے۔ اس کے متعلق
عرض ہے بندہ نے حویہ عرض کیا ہے کہ سب سے پہلے غیر مقلد مقلدوں سے اس پر سمیت خفا ہیں۔

چند ہر صاحب کا جھوٹ | یہی غلط فہمی ہے کہ جس جہاں اکثر بگڑا ہوں۔ یہ فقرہ ضرور کہتا ہوں کہ
سب سے پہلے غیر مقلد شیطان ہے تا یہ نیز بعض سے ہیں نے فقرہ عنہ و جبکہ مشو سلع استکم مسند اور
درجہ مسند قریب میں کہن ہے مولوی صاحب فراہی کران کے سوا ان کے پاس کہاں سے ادھر آتی ہے
جو اب سر نہ بانی کے کام لینا مناسب نہیں ہے۔

اور ان کے جھوٹ بھی یاد رکھیں۔ نہیں نے شیطان کو بہیم غیر مقلد کہ ہے ساس بہتر لفظ مقلد
اور ان کے جھوٹ بھی یاد رکھیں۔ اگر شیطان غیر مقلد نہیں تو یہ کیا ہے نہی گروں کا عہد ہے اور
کہ یہ بہیم غیر مقلد نہیں تو جو پہلے غیر مقلد ہو۔ اس کے بعد مقلدین نے مقلد فرمایا جائے میں تو
مقلد ہیں مقلد پر خض ہوئے کیا وجہ ہے جو با تو بہت دور جیسے نہ سکوت فرمائیے۔

تقدیر اگر وہ تصدیق مقلد اور غیر مقلد تقییدیں ہیں یا نہ یہ نہتہ و نہی کسی جہاں پر
یک تو نہ ہوگا۔ یہ رشتہ بھی باہر ہے تو پھر اس میں تباری مقلدین کی نسبت نہ ہوگا۔ یہ بھی ان کے
یہ مقلد کے دو کوئی حدیثی پہلے جو یہ نہیں تباری نہی تصدیق مقلدین اس شانہ تصدیق
و تصدیق نہی مقلد نہی ہوگا کہ یہ نہی مقلدین ہی مقلدین اور مقلدین کے ساتھ نہی مقلدین
چند ہر صاحب کا مقلد چند ہر | اس کے بعد کیا کہ شیطان تصدیق مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین

نہی اس سے تو غیر مقلدین ہی خوش نہیں ہندوؤں کے تباری مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین
کہ روزی نے تو کہیں اپنا ہوا کی داد دیتے لفظ مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین ہی مقلدین

آپ خبردار بھی ہیں کس قدر زیہ ہے۔ تہری غیر تعدد غور فرمادیں آپ کے مجتہد کا یہ سر میں عجز ہے۔ یا
مجتہد نہ ملے

مجتہد صاحب کی بے نصافی | اب تہرانی غیر تقلیدین نے بعض متدین کی دل آزاری کئے
اول من قاس ابلیس کہ تو آپ فد بھی مفسد نہوے مگر جب ہم نے اول من ترک التقلید
ابلیس کہ تو غی کی حد ہی باقی نہ رہی نہ کہ اول من قاس ابلیس قیس ہے۔ یعنی سب سے پہلے قاس
شیطان نے نہیں کیا۔ بلکہ تہرانی مجتہد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سب سے پہلے قیس کرنا وہاں کے حکم میں
ملاحظہ فرمائیے۔ اذ قال ربک یشکککم اذی جاء علی فی الارضین خلیفۃ قالوا انما نعبد
فیہما من یفسد فیہما ویصلح الذمۃ و نحن کما تم تجہت و نقول من لا یبزی
یاد کرو۔ اس وقت کو جب تیرے رب نے ملائکہ سے کہا کہ میں زمین میں اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں تو ملائکہ
نے عرض کیا کہ جو شخص زمین پر خون ریزی اور فساد کرے اس کو آپ پیدا کریں گے یعنی بنی آدم
زمین پر فساد اور خونریزی کریں گے اور جو ایسا ہو اس کو پیدا کرنا مناسب نہیں یہ تھا ملائکہ کا کیا
جواب ابلیس کی ترک تقلید سے بیت پیسے تھا۔ کیونکہ یہ دم علیہ السلام کے دجو سے پہلے کا قصد ہے اور
سجدہ کا حکم میرا کرنے کے بعد ہوا۔

ملائکہ اول من قاس میں نہ ابلیس | پس دماغ ہو گیا کہ سب سے پہلے تہرانی کرنا وہاں کے حکم میں نہ سلطان اس کے
بعاد سے تعالیٰ نے نہ قیس کرنا وہاں کی سلفی پر متنبہ فرما کر تقلید کا حکم
دیہ۔ اور یوں فرمایا۔ فی علم مالا تعلمون یعنی جس چیز کو تم نہیں جانتے ہو اس کو میں جانتا ہوں
اور نہ جانتے دے کے کو جانتے دے کے قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا چاہئے بننا جائے قول و فعل کے مقابلہ
میں کسی شخص کو چون و چرا کی اجازت نہیں ملائکہ چونکہ ملائکہ ہی تقلید کی فرض کو سمجھتے ور
جب مجتہد کا حکم ہوا تو فوراً تعمیل کی درپے غیر تقلید ابلیس نے مدینہ قیس کر کے بہرہ ور کیسے
لغت کے ملوث کو تقلید کے ار پر ترجیح دی۔ فاجہم و تفکر ولا تعجل ولا تغفل
غیر تقلید! یہ بھی تو کہہ سکتے ہیں شرعی سے یا نہ حق کیا غیر تقلیدین مطلقاً قاس سے نکار کر کے قاس
کو بھی تقلید کے ساتھ ترک کر کے غیر انسان ہونا چاہتے ہیں۔
اب یہ کہنا ہے چاہو گا کہ پہلے قاس کر لیے ملائکہ اور پہلے حکم اور تا رہا نہ تھی کا یہ ہے کہ غیر
ذہم کو عالم کی تقلید فرض ہے چاہے وہ ہی سہی کہ ہر مثل میں تقلید کرے گا۔ یا مجتہد ہو کہیں مثل
میں اس کو صدمہ ہو۔ وہ دوسرے ذہم مجتہد سے سوال کرے۔

ادب میں پہلا ترک تقلید کرنا اپنا پہلا کارنامہ مقلدین سے اور ترک تقلید خداوندی کی وجہ سے اس کو یہ خطابات ملے۔ چونکہ مجتہد پنجاب نے اس مقام پر کچھ بھی نہیں لکھا۔ لہذا تشریفاً غیر مقلدین کو اب اس میں چون دھرا کی کوئی گنجائش نہیں معلوم ہوتی ورنہ اگر کچھ بھی بولنے کا موقع ہوتا تو مجتہد صاحب سے سکتے حال خدا و اللہ تعالیٰ الحمد۔

پہلے مقلدین کا ذکر ہے اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ پہلے مقلدین ملائکہ امہ میں بارگاہ اجنباد سے دیکھتے ہیں کہ ان امور پر مجتہد اندر ملک میں کیا ارشاد فرمایا جاتا ہے۔ (۱) پہلے قیاس کرنے والے ملائکہ (۲) پہلے مقلدین خدا کے (۳) خداوند تعالیٰ کا یہ حکم ارشاد فقہ کا ہے۔ (۴) پہلی دین جو خداوند عالم نے بیان فرمائی۔ وہ تقلید کی فرضیت کی ہے۔ گوں کس کی تقلید کیسے یہ مسئلہ دوسرا ہے یا متبادر لفظ کے معنی سے ہر نادان حق پر واقف اور عام کی تقلید ضروری ہے اور مسداق یہ ہے کہ ملائکہ کو خداوند عالم کے قول کو بلا دلیل تسلیم کرنا چاہئے اور یہ تقلید ہے اس پر عرفاً تقلید کا اطلاق ہو یا نہ ہو۔ لا عبرۃ للاحلاف بل للمعنی، اقتباسی کا ہے۔ مخالف ظاہر۔ ورنہ لفظ تو چوں چوں کا مرید ہے اگر یہ نہ پایا جائے گا۔ تو کی حرج ہے غرض تو منہم تقلید سے ہے کہ تسلیم بقول بلا دلیل بھی ہے یا نہیں (۵) یہ مجتہد غیر مقلد پہلا کارنامہ مقلدین سے اور اگر شیطان پہلا غیر مقلد نہیں تو پہلا غیر مقلد کون ہے اگر وہ مقلد ہے تو کس کا۔ کلام میں اور بھی گنجائش ہے۔ اگر مجتہد صاحب نے تحریر فرمایا۔ تو پھر عرض کیا جائے گا۔

بندہ نے خدا کے فضل و کرم سے نہ پہلے عقد سے عرض کیا ہے مناسب عقد ہے ہاں ناظرین ملاحظہ فرماتے ہوں گے کہ مجتہد صاحب نے شک اپنے مرتبہ سے گری ہوئی باتیں فرما کر اپنی اختلافی ضروری دیکھتے ہیں نمبر ۱ میں فرماتے ہیں کہ جو شخص شیطان کو غیر مقلد کہے۔ اس سے کیا تعجب ہے کہ اپنے مرتبہ میں قوی نہ ہوں یہ آریہ سب کو غیر مقلد کہہ دے۔

کیا قوی دینی بھی آپ کے نزدیک مقدس ہیں اگر وہ مقدس تو آپ بھی اپنے خرقے کی نسبت اعلان مقلدین کو فرمادیں تبھی ختم ہو جائے نہ معلوم آپ نے عقد کے کیا معنی تجویز فرمائے ہیں۔ کیا ہم بھی اس سے مطلع ہو سکتے ہیں۔

تدیانوں کے غیر مقلد نہ ہونے سے تعجب یہ ہے کہ آریہ بھی آپ کے نزدیک غیر مقلد نہیں مجتہد صاحب مسلمانوں میں آپ اور مہندوں میں آریہ بالکل ایک ہی اصول کے پابند ہیں آپ قرآن و حدیث کو اپنی سمجھ کے موافق مانتے ہیں۔ آپ کے خلاف کوئی کچھ کہے وہ قابل قبول نہیں آریہ لوگ بھی دید کے معنی میں

بہت سے غیر متقدمین بھی کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حنفی ہیں وجہ یہ ہے کہ درایت کی جو بات ہے کہ آپ
حنفی کیسے تو نہایت بے باکی سے یہ فرماتے ہیں کہ امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ ذی حکم الحدیث
خود مذہبی یعنی جب کوئی حدیث صحیح ثابت ہو جائے تو وہی میرا مذہب ہے لہذا ہم شیخ احمد ایش پور
کرتے ہیں اور حنفی میں اس معنی کو آپ صحیح لکھ کر اپنے پاس کو حنفی کہہ لیجئے۔

مولوی شمس الدین صاحب کی ایک مرزا کی کہ مرزا کو حنفی کہنے سے یہ نفی تھا نہایت میں۔ مگر آپ
حق پرستی اور انصاف پر روشنی کو علم ہے کہ یہ غلط بات کہ وہ حنفی تھا۔ آپ جیسے دیکھ گئے۔ اس قدر
بات کا حنفی ہونا عاقلانہ ہے کہ مرزا کی حقیقت کی حقیقت سے نہ تلف نہ ہوں۔ حق پرستی اور انصاف
پر روشنی نہیں تو اور کیا ہے۔

تبرائی غیر متقدم کیا اور کسی سے نہیں مرزا صاحب سے ہی درایت کہنے و یہ ہوں کہ ہماری حقیقت کی
اب بھی آواز نہ کر سکیں۔ ایک حقیقت ہے کہ فقہ ہندی احمدیہ علیہ دل فقہ حنفیہ علیہ دل فقہ حنفیہ علیہ دل
اپنی جماعت کو قرآن و حدیث و سنت و احادیث نبویہ و فقہائے کرام کے احادیث و روایات کے ماتحت
عبادت ذیل ہے۔ مآک حلالہ مسلا۔ یہ سب احادیث کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر ان حدیث میں اور
مختلف آیت و سنت نہ ہو۔ تو جو کسی بھی دینی وجہ سے حدیث بر۔ اس پر عمل کریم۔ درختان کی بنی
ہوئی تھیں۔ اس کو ترک کر دیں۔ مگر اگر حدیث میں کوئی حدیث ملے کہ وہ نہ سنت میں در قرآن میں مل
سکے تو اس کو صرف میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کہونکہ اس حدیث کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے
اور بعض موجودہ حقیقت کی وجہ سے فقہ حنفی کی حدیث حنفی نہ دے سکے تو اس صورت میں خدا اس
سلسلہ کے اپنے خدا واد اجہاد است کا میں۔

فرشتہ امرزا صاحب حنفی ہوئے یا غیر مقلد اور اپنی جماعت کو غیر مقلد ہونے کی وصیت فرمائی یہ حنفی
ہونے کی جھوٹی کہ وقت تو ہم غیر متقدم بھی تقدیمی کے دامن میں پناہ دیتے ہیں بلکہ وہ دین خود فقہ
کی پر عمل کرتے ہیں مگر اس کو زبان پر آتا ہے کہ مرزا صاحب درایت فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کو حنفی ہے
تبرائی غیر متقدم کیا اور کسی سے نہیں مرزا صاحب سے ہی درایت کہنے و یہ ہوں کہ ہماری حقیقت کی
اب بھی آواز نہ کر سکیں۔ ایک حقیقت ہے کہ فقہ ہندی احمدیہ علیہ دل فقہ حنفیہ علیہ دل فقہ حنفیہ علیہ دل
اپنی جماعت کو قرآن و حدیث و سنت و احادیث نبویہ و فقہائے کرام کے احادیث و روایات کے ماتحت
عبادت ذیل ہے۔ مآک حلالہ مسلا۔ یہ سب احادیث کا یہ فرض ہونا چاہئے کہ اگر ان حدیث میں اور
مختلف آیت و سنت نہ ہو۔ تو جو کسی بھی دینی وجہ سے حدیث بر۔ اس پر عمل کریم۔ درختان کی بنی
ہوئی تھیں۔ اس کو ترک کر دیں۔ مگر اگر حدیث میں کوئی حدیث ملے کہ وہ نہ سنت میں در قرآن میں مل
سکے تو اس کو صرف میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ کہونکہ اس حدیث کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے
اور بعض موجودہ حقیقت کی وجہ سے فقہ حنفی کی حدیث حنفی نہ دے سکے تو اس صورت میں خدا اس
سلسلہ کے اپنے خدا واد اجہاد است کا میں۔

ہوئی نقد پر اس کو ترجیح دیں حالانکہ حدیث میں کوئی شے نہ ملے کہ اسے سنت میں اور قرآن میں ملے
تو اس صورت میں نقد خفی پر عمل کر لیں کیونکہ اس فرقہ کی اکثریت خدا کے راہہ و ولایت کرتی ہے اور
کے بعض موجودہ نفیرات کی وجہ سے نقد خفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس مسئلہ
کے اپنے خدا واداء جہاد سے کام لیں۔

فریٹے؛ مرزا صاحب خفی ہوئے یا غیر مقلد اور اپنی جماعت کو غیر مقلد ہونے کی وصیت فرمائی یا خفی
ہونے کی مجبوری کے وقت تو اس غیر مقلد بھی نقد ہی کے دامن میں پناہ لیتے ہیں بلکہ من اولیٰ آئینہ نقد
ہی پر عمل کرتے ہیں مگر اس کو ذہن پرانا اجرام و فکر و شرک و حرام ہے
فریٹے؛ اب یہی مرزا صاحب کو خفی ہی کہا جائے۔

ایک عمارت المبدیہ سے منسوب نہ ہو سکتی ہے جس میں مرزا صاحب فرماتے ہیں میں ہمیشہ ان خشت کعبہ و دیواروں
سے متنفذ رہا ہوں، اسی عبارت سے مرزا صاحب کا خفی ہونا و غیر مقلد نہ ہونا ثابت کرنا بیکر غیر مقلد کے اور
کون کر سکتا ہے مرزا صاحب اگر خشک و بالبی ہوتے تو نبوت کی ہر قویاں میں کیوں جاری ہوتی وہ
پست خیمہ دہانی اور غیر مقلد تصور ہی تھے وہ تو غیر مقلدیت کے جملہ مراتب سے گزرنے کا ارادہ ابتدا
ہی سے کر چکے تھے لہذا ان کو خشک و بالبیوں سے نفرت نہ ہوتی۔ تو اور کیا ہوتا غیر مقلدیت سے تو نفرت نہ تھی
مجتہد پنجاب کا تالیف فل

جو ان سے نفرت غیر مقلدیت سے نفرت کی دلیل ہو جائے تیری غیر مقلدین کی جان آپ پر سو دفعہ قرآن
جب غیر مقلد کی کا وہ عداوت شدیدان ہے تو یہ دیکھنا چاہئے کہ دنیا میں جہند غلاب باطلہ اور اسلام میں
جس قدر فرق ضرور ہے۔ وہ سب وصیت تھی مقلد ہی میں۔ نیچر یا۔ بالی۔ بھائی۔ تیرائی اور ان کے جہد
انسانہ و غیر سب ایک ہی کی کے فرق میں ہے سوال کر چکے ہوں کہ کیا اسلام دو دین من ذوالی آخر
تسبیہی قائم نہیں ہے۔ ہاں ہاں جنہاں ترک عقیدہ میں تقلید ہوئی وہ بے شک ناجائز ہے کہیں
انفر و ترک کہیں رسوم و فتن زنا و زور سے جو بے رحمت ہو۔ اگر کوئی شخص واقعہ میں غیر مقلد ہو۔ اور وہ
اپنے آپ کو غیر مقلد نہ کہے۔ یا نہ کی کسی خاص صفت سے نفرت نہ ہو کرے۔ تو یہ وہ غیر مقلد نہیں ہوگا

تیسری عبارت میر تقی میر کی پیش کی ہے جس کے راوی کوئی عبداللہ سندھی میں جس کا حال یہ ہے
کہ جہم کا ذکر ہوا اور یہ کہ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں۔ تو مرزا نے چالیسویں دن لکھا: تیسرے کی
مصلحت بیان فرمائی جو شخص اپنے آپ کو احدث کہے اس سے تعجب ہے کہ ایک روایت پیش کرے اور
راویوں کی توثیق کا پتہ نہیں بلکہ جدید نہیں کہ وہ کل راویوں کا فرج تھا ہو۔ ہاں اگر متحدوں کے مقابلہ

میں کفار کی روایت مجرب ہو تو عجب نہیں کہ اس کے بعد غیر مقلدوں کا چیلہ کا مخالفت جو نامزد صاحب
نے نہیں بیان کیا بلکہ اہل محس نے بیان کیا۔ بے مہر صاحب نے چیلہ کی حکمت بیان کی ہوگی تو مہر صاحب
بے مہر صاحب کا مقدمہ ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بہت سے بہت یہ ثابت ہوتا ہے کہ چیلہ مہر صاحب کے نزدیک
مذہب نہ ہوگا۔ ان کا جہتہ وہی کہن ہوگا۔ تعجب ہے کہ مولوی محمد اسد صاحب غیر مقلدوں کے اس قسطنطنیہ
ہوں کہ عرب سے عجم تک ان کے خلاف کا شور مچ جائے بلکہ بعض ان کو کافر بھی کہیں اور اہل حدیث سے
خارج کرنا ہوگا یا اجماعی مشتبہ مگر مولوی صاحب تو پھر غیر مقلد کے غیر مقلد رہیں اور مہر صاحب فقط
چیلہ میں خلاف کر کے غیر مقتدیت سے نکل جائیں وہ اسے غیر مقتدیت تیرے یہاں ہی انصاف ہے تیرائی
غیر مقتد اپنے مجاہد کی اس فاش غلطی کو ملاحظہ فرمائیں اس کے بالمقابل ہم ایک اور مسئلہ بیان کرتے ہیں
ملاحظہ ہوتا ہی احمدیہ حصہ اول سے از حکیم الامت سورہ فاتحہ خلف اہلہم کو ہم فرض سمجھتے ہیں ضرور پڑھنی
چاہئے میں بھی پڑھتے ہوں اور مسیح موعود علیہ السلام بھی پڑھا کرتے تھے اور

فرمائیے جنہی سے ہی ہوتے ہیں جنہوں کا یہی مذہب ہے کہ قرأت خلف اہلہم مسطور فرض ہے بہر حال
کہ آپ آئندہ و امتیہ پر تنقید نہ فرماتے۔ میرے معنوں کی توفیق اللہ تعالیٰ تغلیط نہ ہونی بلکہ آپ کے ہمتی واد
قابلیت اور انصاف کی تعقید ہے شک سو گئی ہو یو بی صاحب۔ یہاں تو تقریری مناظرہ بھی نہیں سمجھانے کی
بات کیا ہے غور و تامل سے کام لے رہے ہندوستان کے تمام تیرائی غیر مقلدوں سے مدد لیجئے اور ان کو بھی
چاہئے کہ وہ اس آخری کوشش میں مدد کریں چوٹی سے اٹری تھک کا زور لگائیے اور قدرت خدا کا
تہانہ دیکھئے آپ نے تو بہت منظرے کئے ہیں آپ تو مجتہد ہیں بلکہ آپ کا مقابل ایک نادان متعصب ہے
دیکھئے آپ کہیں اپنے زور میں خود نہ گر جائیں۔ تفسیر اور تفسیر کے کلمات سے خوش نہ ہونا چاہئے زیادہ کیا
عرض کروں جیسا مانع ہے آپ ایسی انصافیاں کرتے ہیں کہ ہم کو بھی شرم آتی ہے نہ مصلحتاً آپ کا کیا حال ہوگا
بشریکہ۔۔۔۔۔

نمبر ۱ میں فرماتے ہیں معلوم نہیں یہ سوان کس پڑا رو ہے۔ اہل حدیث پر یہاں کفر کا ٹھکانہ ہے مہر صاحب
اگر آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ سوان کس پڑا رو ہے تو آپ کو تنقید کی کھینچنے فرماتے کہ اس نے کہا ہے
توحید کل آپ اپنے اپنے اجتہادوں میں گئے ہیں اس وجہ سے اپنی اپنی صف میں فہم عالیہ میں نہیں
آتے۔ کاش اگر فرصت ہو تو چند دنوں کے لئے پھر درعلوم دیوبند میں تشریف لے آئیں تو شاید مفید
ہو۔ چونکہ میرے کرم محترم دست اور ہم سبق مودان مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کے آپ کو بتور مطالب
عالیہ تباہے ہیں یہ اپنی مطلب بندہ بھی تباہے دیتا ہے کہ یہ اعتراض صوفی تیرائی غیر مقلدوں پر ہے نہ

حدیث پر نہ بدگفتاری پر غرض یہ ہے کہ تہرئی غیر مقلدوں نے بھی مقلدوں کی جی کو خیر مقلد بنایا اور مقلدوں نے
 بھی سناؤں ہی کو مقلد کیا اور جب سفیان جواب دیتے ہیں تو دونوں جماعتیں شور مچاتی ہیں کہ دیکھو ہم
 تو مسلمان ہیں جو کھانکے مقابلہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث سے نہ نہ ہا با ہی مقابلہ کرتے ہیں۔ یہی نہیں
 ہم نہیں کہنے دیتے یعنی تمام مقلدوں کو خیر مقلد اور تمام مسلمانوں کو مقلد کیوں نہیں ہونے دیتے۔ اب
 آپ نے سمجھا کہ حضرت علیؓ کس پر ہے دعا مقرر کرتا ہے۔ اب یہ خطبہ یہ خواست
 کا نتیجہ پر حاشیہ تحریر فرماتے ہیں۔ دیکھو کہ خطبہ مسطور ہے۔ دیکھو کہ ہمارا۔

دیکھو کہ خیر مقلدوں کی دعا ہے (کہاں ہے)

یہاں تو مشہور ہے کہ ہمارے خیر مقلدوں کی دعا ہے۔ مگر یہ خطبہ کہہ رہا ہے کہ اب اس میں بھی کوئی نئے
 نسخہ لے میں بحث کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ خیر مقلدوں کی دعا میں کی تعقیہ نہ کر سکے تو جیہاں
 کوئی نو پسند یا قاصد کو دینا کہ اس نے یہ نسخہ لکھا کی کیا اجازت ہے کہ ہم بھی اس حدیث کے کاتب
 کی غلطیوں سے غافل نہ ہو کر اس کی بہت بعید ہے مگر ہم یہ مقلدوں کی خدمت میں عرض
 کرتے ہیں کہ یہی غلطیوں کا تہ ہے جو ہو جاتی ہیں مقلدوں کے مقلدوں میں سے کسی کا یہ وہ خیال نہ پڑا
 جائے کہ اس قسم کی غلطیوں میں نہ ہونے پڑیں۔

نمبر ۲ میں تو مجتہد صاحب بہت ہی خطا ہو گئے اور اس نادان مقلد کو نہ جانے کیا کیا آپ بھی
 ہوں گے مگر میں آپ کو کبھی نہیں بھولتا ہوں۔ جتنی بھی غلطی ہوئی ہو مگر میں تو خوب پہچانتا ہوں
 کہ یہ غلطی آپ ہی سے ہوئی ہے۔ یہ منہ نہ کہ قراؤں گئے یا ردا

آپ سے کوئی غلطی ہی متبع نہیں ہے

عَجِبْتُ بِالْزَّمَانِ قَدْ أَهْلِيَتْ - اَلْقِي مِنْ اِلْ سِيَّارِ هَجِيَتْ

جب کسی تہرئی غیر مقلد ہو تو اس سے صحیح بات کا نسخہ و نقل بہ غلطی اتنی بڑی ہے کہ ہمیں جس حدیث
 آپ نے جس قدر بھی بدگفتاری کی ہے یہ بھی نہ فرما دیئے کہ ان میں کوئی ایسی جگہ بھی ہے کہ جہاں نسخہ
 غیر عقیدین سے قائم کیا ہو یا سب جگہ عقیدین نے ہی منظرہ رقم کیا اس کا آپ کو منہ نہ کر کے تعجبی کوئی
 کیا۔ پھر جو لوگ آپ کو اپنی طرف سے منظرہ بنا کر مخالفین کے سامنے پیش کریں وہ وہ۔ اور غیر عقیدین
 کے مد میں ہمارے ہٹنے سے منع کرتے ہیں۔ جب تک کہ ان کی طرف سے فقہ فساد ہو کر نہ پڑے آپ کے
 فرشتے سے یہ ثابت ہو گیا نہیں کہ ہم وہ دہری کی ہتہ۔ غیر عقیدین ہی کی طرف سے ہوئی دیکھنے میں
 یوں ثابت ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اس کے ساتھ یہ بھی بیان فرما دیجئے کہ ان مناظروں میں آپ کی وجہ سے کتنے غیر مسلم مسلمان ہوئے۔ پھر یہ بتایا جائے کہ آپ نے غیر عقیدہ کس قدر بنائے یہ کام تو آپ سے قبلوں نے کیا کہ آپ نے غیر مسلموں سے منافق کیا مگر آپ سے شاعت غیر عقیدت کی ہوئی یا اسلام کی۔ رہا منظر ہمہ حال آپ کے نزدیک اریس اگر جب آپ کو اس پر غرت ہو یہ بھی عرض کرنے دیجئے کہ وہ مناظرے تو آپ کے ابتدائی یا وسط کی حالت میں تھے۔ اب تو آپ رئیس امت عرب کا لقب حاصل کر چکے ہیں۔ یہ منظرہ جو اب آپ کر رہے ہیں اور وہ بھی مستقل قیاد پر جو آپ کے ایمان کی جان ہے اس میں آپ نے کیا کیا ہے جو پہلے کیا ہوگا۔

ح قیاس کن رنگستان من بہار مرا

بندہ خود بھی آپ کے مناظروں میں شریک ہوا ہے زیادہ نہ کہدیتے ح آپ نے کیا تو نہ مانے گا پس یہی عرض کافی ہے کہ اربعین کا جواب آپ نے یہ دیا کہ مجھے غیر مسلم لوگوں سے مناظرہ کرنا پڑتا ہے اس وجہ سے خود حق کتابوں میں کثرت دہ آپ کا استفادہ نہیں اس مناظرے کی بنا حق پر نہ ہو اس کا جوہر ہوگا وہ معلوم ح دل کے بہانے کو غائب یہ خیال چھوڑے۔

آپ کی تصانیف کا حال بھی معلوم ہے مگر جن مشرکین مقلدین کو آپ نے وحدہ بزم خود دنیا یا بے ان کے مقابلہ میں لڑائی تسمیت ہو تو اس سے بھی مطلع نہ ہوتے تاکہ انت و حید و منت کا حال بھی ساتھ کے ماتم مدبر ہوئے ہووی۔ حمد و رضا ان صاحب کے مضامین میں قدر مسائل تحریر فرمائیں ان کی فہرست کی بھی شاعت فرمادیجئے۔

۱۰۔ آپ کا یہ سوال کہ بندہ نے کفر و شرک کے مٹانے میں کیا کیا سوچنا چاہا دل تو میں نے مسنون کو کفر و شرک نہیں کہا تاکہ یہ سوال مجھ سے کیا جاوے میں نے اس اسلامی ذوق کے مٹانے میں کوشش کی ہے جو یہ فرمایا ہے کہ تم نے یہ تو کہا اندک کفار و مشرکین کا مدد کیا اس قدر کیا۔ اس کے علاوہ حایت حقیر خدمت رداریہ اور مزائیت کی بھی کی ہے البتہ حلی اس کو قبول فرمائے اور اس کے ساتھ اپنے نقصانات اور کوتاہیوں کا اقرار ہے۔

مگر ان خدا کے فضل و کرم سے اہل بدعت کا مقابلہ اس قدر کیا ہے۔ ثانیہ خدام دالہ نے اس قدر توجہ نہ دینی ہوگی اور شاید جناب کو بھی اس کا اقرار ہو۔ تو تعجب نہیں جن کو آپ مشرک کہتے ہیں ان کے رد و رد ہم نے توجہ و منت کی اور آپ نے غیر عقیدت کی پیش کیا مگر پھر بھی وہ آپ ہی ہیں نصاف و معاف انھوں نے ہر میں مدین بن سعود پر غیر مقلدین کے عشق کی وہ بیان فرمائی ہے اندیک کام اس میں کہا ہے کیا یہ عرض کر سکتا ہوں کہ جب تقلید تہرانی غیر مقلدوں کے نزدیک کفر و شرک و حرام و حلالین

کاغز اور مشربہ اصفاس ہیں تو ترائی فرستدین ایک کاغذ مشربہ دنا حق کے صرف اس وجہ سے مانتے ہو گئے
ہیں کہ اس کے میں انتظام اچھا ہے اگر ایسا بانہ ہے۔ تو اہل یورپ کے تو آپ سلطان بن سعود سے بھی ہیں
زیادہ عاشق ہوں گے اور اس سے زیادہ۔ ہے کہ ایسے مشربہ کو آپ اپنا نام ہی بنا سکے ہیں یا عجیب
ولصیغۃ الادب۔

وہہ مظالم ترکوں کے وقت اور شریف کے زمانہ میں اور عورت کے مظالم تھے یہاں بھی بعض بعض سخت
مظالم سے گئے ہیں بلکہ یہ انتظام جس کی نسبت آج یہ تصدیق ہے کہ یہ فرمایا ہے میں یہ بھی ہزارا
بے نقد و دل کے قتل کے سبب سے جو اسے دلائل منشا بھی ہو مگر کہ خود دلائل سے خود حری کی
جائے گا اور عورتوں اور بچوں کے بے تصور قتل کب حادثہ ہو نہ ہو مولوی شمس موصوفی دہلوی
فیصل احمد صاحب کی شہادت سے آپ کو کچھ نفع نہیں ہو سکتا صرف اتنا کہ انہوں نے یہاں سے ترائی فرستدین
نہیں ہو سکتا جب کہ یہ تقلید کا عیب ان میں موجود ہے ان اگر سلطان بن سعود کے یہ تقدیر
کا قبیح ذاتی دور ہو جائے تو ہم بھی سلطان کی راست کے نقطہ ہونی کے گریہ کر رہے ہیں کہ کبھی مسعود ہونا پڑے
رہی بہت ترکوں کے وقت میں مولوی تدریسین صاحب یہاں سے ترائی فرستدین کے وقت میں حضرت
شیخ الہند نور الدین نقوہ پر مظالم ہوئے اس کا جواب یہ ہے کہ مولوی تدریسین صاحب کے ساتھ جو
تکڑوں نے کیا اور سلطان بن سعود کے وقت میں جواب کی ذات والا صفات پر ظلم ہو فیصلہ دے
دیکھتے ہیں تو یہ سنو ہوتا ہے کہ حکومت کے مظالم بہت بڑے چڑے ہیں کیونکہ اس وقت دور کے بعد
عزت و احترام سے لائی ہوئی اور آپ سے بہت سے عداوت و عداوت کے ساتھ بھیچے پکڑیں بہت سے
خارج کیے گئے۔ بلکہ اور کارفرما کئے گئے۔ اگرچہ یہ مظالم زیادہ ہیں۔ مگر آپ کی رائی تو کسی طرح کو نہ
ہوئی جن مفاد کو شریف نے حضرت شیخ الہند کے ساتھ میں اس میں جس رہبریت حکومت کی
دشمنی بنا کر کیا۔ اگر یہی زمانہ آج کل ہو مگر ایک مولوی تدریسین صاحب کی محبت سے اگر یہ نقطہ
کے لئے حکم ہوتا تو سب کے سب ملنا میں اس وقت ہر مضمین نقوہ آج سے تصدیق و تہاب دے کہ
جب کہ د قتل میں تدریسین نقوہ ان پر کبریا کا شوق میں۔ ذرا بخور سے تہاب و محبت فرمائیے میں بخور کرے
کہ آپ نصیحت دینا میں میں بسو و جسم قبول کر آپ بھی تو کہی ہوں بخور سے بخور میں آئندہ جو
مفتی مبارک ہو۔ ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ اس ایجنڈا سے تہاب و تہاب ہوتا ہے۔

میں ہر وقت پنجاب نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اس کو جس کو میں تدریسین فروری فتح ہوگی یہی آئندہ سراج
یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اگر شریف کو اس کے سلاطین کو ہر سال ہر صدمہ و سختی یا اس کے لئے خدا کے نصیب کر دے

ع این خیال مت و دواں مت بیخون

قابل غرور بات یہ ہے کہ میر صاحب کو مجتہد پنجاب و جواب خیال فرماتے ہیں وہ خدا کے فضل و کرم سے
سرب سے زیادہ ذبیحہ ثابت نہیں ہوتا۔ مجھے آپ فرماتے ہیں کہ بڑھاپے کی وجہ سے ذہول ہو گیا ہے۔ اگر
مجھے اپنے ذہن پر ذہول ہو گیا ہے تو اپنے وقت میں رہا اور یہ کیا ہے جو بد قسمت تو وہ ہے جو زندگی
میں دواں کو نہیں ہو گیا ہو۔ سچ تم کہ عادت ہے کہ وہ دانے کی۔

پورا جواب تو اس کا مولوی عبد الغفر بر محاسب شیبہ جامع مسی گو جرنوری دیں گے گرم تو آپ کی
ی قریب سے جواب عرض کرتے ہیں آپ کتہ ہی پڑ گئے تحریر فرماتے ہیں گرمی میری عبارت تو ثابت
پنجاب کی خوش قسمتی ہے کہ مجتہد و مجدد و مستثنی رسول دماں پیدا دن اور ہندستان میں کوئی بقید
بھی نہ ہوا۔ ادا کی تقلید کے غرائض بہت صاحب و کرتے ہیں اور اجتہاد کی شان نادان تعلیم میں
استحقر تقدیر غرضتہ مہ فرما رہے ہیں۔

آپ نے انہیں اہل سنت و جماعت کے پتے نہ ملنے کے خط کا اقتباس نقل فرمایا ہے اور میں نے
اس سال کا مار کٹھ سے دو کون سا دل چاہتا ہے آپ کے پاس پرانے کا نمونہ جمع میں دیکھ کر فرمائیے
بیمہ فرمائیے کہ اس بل سے پتہ چلا کہ وہ برس غیر نظامی کے کتنے چلے ہوئے۔ اگر کس بل میں مولوی
عبد العزیز صاحب اس سے زیادہ علم ہے یا نہیں اگر ہوش و کیا ہوش تھی اور مولوی
نکلا اور کس کی زبان کی حالت ہوئی تھی اور مقصد کو کیا کیا کہ گپ تھا۔ آگے سمجھ ہے تو پھر کیا ہے
کہنا کہ بہت منظرہ تھا۔ میر کی طرف سے قریب اگر مہر حلافت اور غرضتہ نفس نہیں تو اور کیا ہے
دوسرے مولوی عبد العزیز صاحب کا یہ تحریر فرماتا کہ یہ فرستہ خصوصاً اور مولوی اہل سنت و جماعت کے
عقائد متذکرہ کے خلاف نہ رہا۔ بھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے۔ اب عیدہ سوزہ کشیدہ کا سداق آپ تحریر فرماتے
ہیں۔ نہ معلوم یہ مثال آپ نے قرآن کی جگہ حفظ فرمائی ہے کہ موقع بے موقع اس کی تہارت سے آپ کو
فرماتا ہے برسوں کے تجربہ سے غیر معلوم کی مہلت کا علم ہے۔ یہی ملک آپ اس کو شخص مذہبی سمجھتے ہیں۔
اگر غیر عقیدت نجد شریف سے اس سال شریف اگر بل فرماتے اور پہلے مال معلوم نہ ہوتا۔ وہ کوئی یہ کہتا
تو اس کا کچھ ہو سکتا تھا۔ سرت دن کے تجربہ کے بعد پھر بھی آپ وہ مثال فرماتے ہیں واقعی ایسی جیسا
غیر عقیدت کی کوئی گئی ہے کسی مستند سے تو ایسا ہونا بہت ہی دشوار ہے

اس کے بعد آپ نے بعد گوچر انوار کا سال قریر فرمایا ہے مگر نہ معلوم آپ خوش کس پر ہیں یہ بھی تو
سندہ نے رتبہ کیا تھا کہ غیر عقیدت کی زیادتی کا وجہ سے گوچر انوار میں سناٹو ٹھہریا تھا مگر پہنچے ہوئے

نراکت وقت کے کہ ایک طرف تو شدہ می اور سنگین کی آگ ٹھک رہی ہے اور ایک طرف یہ منظر منسوب نہ
 مہولہ اور شاہ صاحب کو وقت مقررہ پر جلنے سے روک دیا۔ اور آپ جلنے میں پہنچ گئے سلوم ہو گیا۔ کہ
 منظر کیلئے جناب متعدد درآمادہ سے اور صرف ہم نے منظرہ کر دیا اور ہمارا صرف یہ مقصد تھا اب
 یہ فرما کہ حضرت شاہ صاحب آپ سے دگ گئے اور مولوی عبدالغفر صاحب نے جلد فدا المذہب میں یہ کہا اور
 وہ کہا۔ اور کیا کہوں یہ صرف بغیر تقلید کا اثر ہے آپ ان میں محبوب ہیں آپ اشتعال کی لفظ لکھ کر
 چاہتے ہیں کہ میری جی ایسے الفاظ لکھ کر مضمون کا لطف کمودیں۔ مگر خدا چاہے ایسا ہامی طرف سے نہ ہوگا
 آپ بہت الفاظ اب تحریر فرماتے ہیں۔ مگر ضبط کرتے ہیں اور صحیح جواب عرض کرتے ہیں آپ سے حضرت
 شاہ صاحب قد جانیں مجھے امید نہیں ہے کہ آپ کا ضمیر بھی اس کا شہادت دیتا ہو۔ مگر متقدمین کا دم
 میں رکھنا ضروری ہے اس وجہ سے کچھ کہنا بھی چاہئے صرف یہ کہنا کافی ہے کہ صاحب عاقل و نوید مسلمانند
 نمبر ۱ میں میرے کہنے کے منظرہ کا حال تحریر فرمایا ہے مجھے اس کے خلاف لگتا ہے مگر چونکہ میں دہلی
 موجود تھا اس وجہ سے اس قصہ پر زیادہ زور دیتے کی ضرورت نہیں جب خود آپ نے ضمیر فرمایا ہے
 اسی کو تسلیم کر کے عرض پرداز ہوں۔

کہ یہ اجارہ فاسدہ کا مسئلہ

مطالعہ امام صاحب اور نقہ تنقیہ کے بغض لان کے داخل میں ایک عرصہ دماڑ سے نہایت فساد اور نا پاک
 عنوان سے بڑی غیر عقلوں کی زیر مشق ہے مولوی محمد صاحب کا اس مسئلہ پر بیان کرنا اگر بعض اشغال
 کی وجہ سے نہ تھا تو اور کیا وجہ تھی۔ یہ کہس نے دعویٰ کیا ہے کہ تمام جزئیات فقہیہ صرف بھڑک امام صاحب سے
 منفس ہیں اور اس کے نقوس ہیں اس مسئلہ کے بیان کرنے کی وجہ بجز اشتعال کے اور کیا ہو سکتی ہے
 جب کہ یہ یہی مسئلہ غیر متقدموں کی طرف سے اشتہاروں میں چکا ہے اور حقیقہ کی طرف سے اس کا جواب
 بھی لکھ کر شائع ہو چکا ہے۔

بہار مولوی محمد صاحب نے یہ مسئلہ بھی میرے میں بیان فرمایا تھا کہ احادیث کی کتابوں میں جو احادیث
 مرد عالم سے اس عید رسم کی جناب اقدس کی طرف منسوب و تعلق ہیں وہ سب صحیح نہیں ہیں مگر نہ ہر وہ
 موضوعات و غلطی میں غرض آپ کی کلام سے یہی استفادہ تو ضرور ثابت ہو تا ہے کہ اشتعال آپ کی طرف سے
 ہوا ہے ہر تہذیب کے میخیز از کوئے تو میخیزد۔

ادریبی دعا ہے۔

نمبر ۱۲ میں دریافت کیا گیا ہے۔ کہ بنگالہ کا کونسا منظرہ مراد ہے میری مراد اس سے چالی بانہ کا منظرہ

اور یہ عذر کہ حنفیہ نے غیر مقلدین کو مسجد میں نماز پڑھنے اور وعظ و تقریر کرنے سے روک دیا تو وہی بات ہے کہ جیسے ہل دیو پ کو جب کسی دکان میں جنگ کرنا اور قبضہ کرنا کا ارادہ ہوتا ہے، تو پہلے پادریوں کی بھیج کر وہاں اشتعال آمیز الفاظ کہہ کر بھڑکاتے ہیں پھر دست اندازی کا موقع حاصل ہوتا ہے میں پہلے تحقیق اتنی حد میں عرض کر چکا ہوں کہ جب تبرائی غیر مقلدوں کے نزدیک مقلدین کا نزدیک نہیں ہیں اور ان کی مراد مسجد میں آپ کی نماز ان کے پیچھے درست نہیں۔ اور وہ اپنا امام ان کو بنا نہیں چاہتے پھر ان کے مسجد میں جانے کی بھڑکتہ دھواں کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

غرض آپ کے بیان سے بھی بعد اسہ یہ ثابت ہو گیا کہ متحول مقامات کو جہاز اور میرٹھ، پانی پانی، نیا دہلی غیر مقلدین ہی کی طرف سے تھی اور یہی مقصد وہ تھا۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھول۔ جادو دہ جو سر پر چڑھ کر بولے

یہ سب واقعات میں جنہیں کوئی چھپ نہیں سکتا آپ نے بت کر ششک لگ کر حق ظاہر ہو کر رہا ہے

کچھ اس طرح سے کیا میں نے شکوہ بیدا رنگ میں جھجکتیں ان سے کچھ باب بنا

نمبر ۱ میں آپ غیر مقلدین کا متوالہ نقل فرماتے ہیں۔ کہ تیری نسبت یہ کیا ہوگا کہ دقت مقرر کر کے سامنے نہ آئے۔ لیکن یہ یہی کہا ہو۔ حج خود سوئے مانڈیدہ دجہ ماہیانہ ساخت

مجتہد صاحب! ایسے اخلاق حمید و تبراہوں کے ہی ہوں گے۔ خدا کے فضل سے ہم سے یہ نہیں ہو سکتا کہ خود دقت مقرر کر کے وقت پر حاضر نہ ہوں۔ مدحیہ کا ہونا یہ تو ایمان کی علامت ہے اس پر آپ مذاق اڑاتے ہیں اب تو ان فضول باتوں سے شاید متفقد بھی خوش نہ ہوں۔

نمبر ۲ میں تو آپ نے غضب ہی کر دیا۔ اس روایت مضمونہ کا واضح فہم کوئی تبرائی غیر مقلد ہو گا لہٰذا صاحبوں پر بات کر کے کہہ دو کہ مولوی عبدالعزیز صاحب کے نام سے مولوی شاہد اللہ کو حقوق جوتاہے یا نہیں دریافت کرو ورنہ نام کے یہ خود تجربہ کر لو۔

انسان کو کچھ دیکھا دیکھ کر ہی چاہئے حضرت شاہ صاحب حنفیہ کی طرف سے تراویح سنت، انام پر تقریر فرمائیں تبرائی غیر مقلدین کی طرف سے مولوی شاہ صاحب ہوں اور مولوی عبدالعزیز صاحب کے

حواس باختہ ہو جائیں کیسا روغبط ہے میں۔ سچ کہا ہے کہ جمعہ بولنے کے لئے بھی قیامت کی ضرورت ہے۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آپ جیسے گاہ میں پہنچے ہوں تو مولوی عبدالعزیز صاحب کو یغیان آیا ہو۔ کہ حضرت شاہ صاحب کا مقابل کوئی ناواقف غیر مقلد ہوتا تو اچھا تھا جس شخص کو سنت شاہ صاحب کے شاگردوں نے پانی پکڑ کر چھوڑا ہے۔ وہ شاہ صاحب سے گفتگو کرے تو اس میں حضرت شاہ صاحب کی بیشک توہین

درست با عزت ہوئی۔ اس کے خرم کے لئے تو یہی کافی ہے کہ وہ حضرت شہید صاحب کا چند نمونوں کے لئے
خائب ہو گیا۔ در نہ آپ کی محی ذہنیت سے مومن عبد الغفر صاحب کو ڈر ہوا ہو۔ میں تو سب کو بجا سمجھتا ہوں
ناتھ تعالیٰ اعلم بحقیقتہ علان

اس کے بعد آپ نے بہت گذشت فرمائی ہے کہ صفیہ امماں کو مسئلہ قرأت نصف ماہ پر بہت نار
است کیا چھا ہوا کہ جب مجھ کو وہ من سنت میں کسی اور ایان من سنت میں اس مسئلہ پر تحریرین مکتوب دیتے
تبتند صاحب کا قرأت عزیز کر زانو یہ دو دن خوش کند و نمود و توبہ کہ آپ نے دیکھا
صفیہ امام شوق مناظرہ سے کریں ہے جس کے بعد باجواب ہے کہ جو پر ہور سو کر دے

حضرت صاحب جو تین دینہ و دل فرشتہ ماہ پہلے کوئی یہ تو بھائی کہ سمجھ میں گئے یہ
کیا تا کو حلف امام کے مسئلہ کی بھی کوئی ایسی دلیل پیش نہ دیں جو صحت جیسے حرمیت تقیید کیستے
عصرہ از جنبا دیکھا کرتے ہیں۔ یہی پیری توں نقص شفیقہ کے پس خوردہ کو چہ یہ باریک
موردی صاحب۔ مومن کو چھوڑ کر فروغی عزت جو بھائیوں بنان فرماتے ہیں پسہ مرتضیٰ سے چھپ
چھوڑا ہے۔ پھر قرأت نصف ماہ کا ذکر کیجئے۔ ابھی تو آپ کی بڑی بات دینی سے پہلے اس کی فکر کیجئے کہ
کا اسد حلف سے۔ دوسرہ فرماؤ کہ شفیقہ ذہن کے دماغ کی نقل ہوئی تو پھر نہ چست اس کا نظارہ بھی دیکھو
یہ کہتے دیکھتے گریر وہاں آنا سب کہنے باتیں بچھ بھی نہ جاتا
تقیید کا مسئلہ سمجھا تو سمجھ چکے تھے بڑے زور لگ چکے تھے۔ مگر خود بوس اور ہے۔ وہ غار رہے تھیں
سے نہیں بغیر عقود سے دینت فرماتے کیا اچھا ہو کر نہ اندام حضرت شہید صاحب کے رہا قرأت
ذکو حلف ماہ کا جواب کہ شریعت فرمیں بغیر حضرت مومن کا کوئی شاگرد من ضرر بھی کرے گا۔
موردی صاحب نے محل شعر اشعار سے خواہ انسان کے معانی تو پھر کام میں سکتا ہے۔ اب آپ کہ بہت
ظلمہ سے ہے کوئی کام کی بات فرمائیے۔ پھر توبہ و دہشت کے شہ تیار ہیں۔

سنت میں میری در نہ نشی کی داد دیتے ہیں۔ میں آپ کا ترس سے شکر یہ ادا کرتا ہوں و راہی
وریت سے داد کا متحق ہوں۔ اگر نہ مومن انسان فوائس تحریریں ایک ور کا تب کی غلطی پر متنبہ
نیا ہے۔ مدیر تعدل تو بہ فرمائیں میرے مضمون میں بھی کی جگہ جی کھ گیا ہے۔ اب تک تہم مضمون
میں اس یہ کاتب کی کو دن لیلید صحیح میں غیبت ہے قہر کھانے کے لئے دو باتیں مضمون میں نسخہ ہو

ع عزت و راز باد کہ میں ہم غیبت است

اس کے بعد ۲۲ اقلیہ ۱۳۵۷ھ کے اجلاس میں مجتہد پنجاب حضرت موردی شہید صاحب نے

کی تسبیح ہے میں تو کچھ ہی عرش نہیں کر سکتا۔ ناظرین کرام خود فیصلہ فرمائیں۔ یہ بڑی غیر متعادل سے دریا
فرمائیں کہ وہ اپنے مجتہد مطلق کی نسبت یک رات سے کہتے ہیں سی یہ سب نہیں۔
سد جلوہ یار پرکار ابھی دیکھا گیا ہے۔

نہیں میں نئی بات نہ کہی تو اجتہاد ہی کیا ہوا۔ یہاں تقلید تصور ہی ہے کہ لکھنے کے فقیر جو بات کہی
اسی پر مرتب ہے۔

اس کی طرف سے دل نہ پھریگا کہ دوستو بھوپکا کہ جس کا حضور خدا ہو چکا
یہاں تو بد وقت بنا اجتہاد یا تقویٰ ہے عہد ہر زمان از غیب جانے دیگر است کا مضمون ہے کل
جدید لذیذ ہے۔

سے رنگ کا نند آتش زدہ نیز نگ بے بابی ہزار شہین دل باندہ ہے ایک بال سپرین پر
۲ ردی الجوحہ سے مکے ابھڑت کے پرچے میں جو اس کے بند کا بلا فصل پرچہ ہے۔

قرأتے ہیں یہ سلسلہ و مثنوی سے جاری ہے اس میں موزن نام تفسیر صں صاحب دیوبندی کے
مضمون متعصبہ عقیدہ کا جو بے جس میں مضمون نے ابھڑت پر کئی ایک سوال کئے
میں نہ صرف سوال بلکہ بہت سخت لہجہ میں ابھڑت کو بدنام کرنے کی سعی کی ہے۔ اس لئے
جواب کی ضرورت ہوئی چنانچہ جو اب ناظرین کے ملاحظہ سے گذر رہے ہیں۔

ناظرین کے ملاحظہ سے جواب بھی گذر رہے ہیں اور ان میں جو دقائق علیہ کے چشمے ابل رہے ہیں۔
اور در زمانہ یہ اجتہاد و جوش رنگ میں ظاہر ہو رہا ہے یہ سب کچھ ملاحظہ سے نند رہا ہے دیکھتے ہیں
کہ ہر انسانی اپنے مجتہد صاحب پر ایسے متعارف مضامین کی وجہ سے بھی سخت مضامین بھیجیں گے یا
غریب مرتضیٰ ہی پر غصہ آتا ہے۔

ابھڑت ۲ ذیقعدہ میں جو وجہ جواب کی تحریر فرمائی ہے اس کا جواب ہم سب بدیہ ناظرین کر چکے
ہیں اور ردی الجوحہ کے ابھڑت میں جو سپرد قسم فرمایا ہے اس کا جواب آئندہ عرض کریں گے اوقت
تو ہم ۲ ذیقعدہ کے پرچہ میں جو وجہ تحریر فرمائی ہے اس کے متعلق عرض کرنا چاہتے ہیں ناظرین کو
معلوم ہو جائیگا کہ مولوی صاحب میرے مضمون کی تنقید کیا کرتے ہیں۔ اپنے علم و فضل کی تنقید فرمایا ہے
میں اور خدا کرے وہ آخر تک ایسی ہی تنقید فرمائیں۔

موسوی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ اگر میرے پرانے دوست نہ ہوتے۔ تو ان کی تحریر کا جواب نہ
دیا جاتا۔ جواب دینے کی وجہ صرف میری دوستی ہی بسند تو کیا میں یہ دریافت کر سکتا ہوں کہ آپ نے

اپنے مودنا نذر حسین صاحب اور نواب صدیق حسن خاں صاحب اور ان سے پہلے دوست بنکر دوست سے
بھی زیادہ محترم حضرت شوکانی اور ان سے بھی بڑے شیخ الاسلام - ابن تیمیہ وابن تیمیہ رحمۃ اللہ تعالیٰ بارگاہ
غیر مقلدین کی تصنیف کا بھی جواب دیا ہے یا جواب دیتے کہ ارادہ ہے - واقعی اخلاص و محبت و دوستی
کے حقوق تیز تر غیر مقلدوں کے یہاں یہی ہونے چاہئیں کہ دوست کے کلام کا رویہ کیا جائے مثلاً ابزہو
تو بچائے دوست کے شمس کی امانت کی جائے۔

تسلیم کیا گیا کہ ایک خوب اجتہاد ہے غالباً کوئی یہاں ہی مجتہد ہو گا۔ اس کا دوست کسی سے لڑ رہا تھا
اس نے بعد سے اگر اپنے دوست کے ہاتھ خوب مضبوط پکڑ لئے۔ اور اس کے دشمن کو اپنی عداوت
نکالت کا خوب موقع ملا۔ رٹائی ختم ہونے کے بعد مظلوم دوست نے ان حضرت مجتہد صاحب سے شکایت
فرمائی کہ بندہ ہدایہ کیا نظم کیا کہ تو نے میرے ہاتھ پکڑ لئے مگر ہاتھ پکڑنا تو میرے دشمن کے کہنے
ہوتے۔ تو مجتہد صاحب فرمائی گئے کہ وہ میرا دوست محترم ہی تھا۔ دوست تو ترہی تھے اس وجہ سے
قبلاً ہی۔ تو پکڑے دیکھو شیخ سعدی کہ فرماتے ہیں۔

دوست آں باشد کہ گریہ دوست دوست در پریشاں مالی و در ماندگی

اس لئے زیادہ ہنساری پریشانی و در ماندگی کیا ہوتی جو میں نے دیکھی تو میں تہہ سے ہاتھ پکڑنا۔ یا
تمہارے دشمن کے

وہ دوست وادہم بھی وادہ دیتے ہیں۔ اس اور غشی کی کہ آپ نے ہر حق دوستی ہی ادا فرمانے
کو جو ب لکھا ہے کہ وہ دوست تیرائی اب تو بہت خوش ہوتے ہوں گے مرقفہ پر غصہ کرنے سے کام
نہیں چلنا اگر ہو سکے تو اپنے مجتہد صاحب کی مدد فرماؤ حمد و عہدہ مضامین پہنچو۔ غصے کے مضامین
سے کام نہیں چلتا۔ کیا میرے مرض کر سکتے ہوں کہ مسلمان کی دوستی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول
صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی سے نہیں ہو سکتی تو کیا مولوی شہداء اللہ صاحب تہمت تہمت کے بعد
حق دوستی ادا کرنے کے لئے بخاری مسلم و صحیح تہ وغیرہ احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تنقید
اور اس کے لئے قرآن مجید کی تفسیر و تفسیر لکھیں گے۔ کیونکہ ان کا لیب بھی بوالفابے رفتہ رفتہ
نہیں دہاں بھی اون کا ثبوت نہ دیے گئیں میرے بھولے بھالے مجتہد ایسا نہ کرنا

نوشتر انداز کر خون و دودھ میری گہری پر

کا مطلب غلط نہ سمجھو نہ خدا چاہے آپ تہہ دوستی کے حق سے بھی مدت "فرقہ" نہ سو گئے
پھر گئے قدم اٹھانے کی ضرورت کیا ہے اچھا ہے کہ میں ہی میں ہوں تیری فہم میں کوئی اور نہ ہو۔

بہارِ تبریں کو فرما چاہے کہ ائمہ مجتہدین کی تقلید کو ترک کر کے کس کی پیروی چاہیے
 میں کس سے توڑی اور کس سے پوڑی کس سے بدے میں کس کو نیا کہیں فہماری بحث بجا آئے
 اور شہادتِ شریفہ فقہیم کا مصدق ہو کر خسرو الدیلمی اور آخرت دونوں جہانوں میں
 و فایا بہرہ ویر نعم ذی اللہ العظیم تھا۔

میں نے جہاد و محاسبہ پر عزت افزائیوں فرماتے ہیں۔ پھر پٹیکر و دوست کو عزت افزائی کرتے ہیں۔ آخر میرے اقبال میں نے بکر سید، نادر سید، سید کریم، سید امجد علی، سید تقی، سید کمال، سید کوثر، سید جبار علی،

[illegible]

خود انصاف و عدل سے

پس از این که در این کتاب

مجلسی در این روزها در میان مردم بسیار محبوب و مورد احترام بود.

... ..

١٠٠٠

... ..

کتابخانه عمومی

تشیع و غیر تشیع در این باب

جب ان باتوں کا مقلدین پر برا اثر پڑنے لگا تو ابراہیم بھی حضرت غیر مقلدین کی خدمت میں نہایت ادب سے کچھ عرض کرنا چاہتے تھے۔ مگر میرے مخاطب مولوی عبدالقادر صاحب ہوتے تو میں ان کو مخاطب کرتا میں حضرت غیر مقلدین کو مخاطب کر کے تبراؤں کی تحسین کر رہا ہوں پھر آپ میرا مطلب خلاف واقعہ بیان فرما کر مجھے الزام دینا چاہتے ہیں جو بنا فاسد علی الف سبب ہے شاید آپ کو یہ حسرت رہے جس کے کاش اگر ترقی کا یہی مطلب ہوتا جو مجھے بیان کیا تو بھرتہ نعتیہ توجہ ہو جاتی لیکن آپ کی خاطر اگر میں تسلیم بھی کر لوں کہ یہی مطلب ہے تب بھی آپ کا مقصد حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ جب مسائل کے سورت کا مقصد یہ ہے کہ مطلقاً تقیہ ناجائز ہو۔ اور مقلدین اہل سنت و جماعت سے خارج رہیں تو پھر کیا وہ تبراؤں کی غیر مقلد نہ ہوئے رہی دوسری بات کہ سوال پر سوال کرنا ناجائز ہے۔ تو مسائل سے تعین نہایت در طریق جو اب کے لئے سوال کرنا بھی کیا ممنوع ہے

اگر کوئی آریہ اہل سلام پر قراض کرے کہ منہ موجود نہیں یہ تو خانہ کعبہ کی عمارت کرنے ہیں تو اس سے توحید کے معنی عبادت کی حقیقت ترک فی اذات والصفات کی تعریف اور یہ کہ وہ ماوہ اور روح کو قدیم بالذات تسلیم کرتا ہے یا نہیں اور واجب بالذات کی صفات حقیقیہ بھی موجود بالفعل ہوتی ہیں یا نہیں ان کا فاش ذات ہی ہوتا ہے یا غیر سے بھی صفات حقیقیہ ہوسکتی ہیں یہ سوالات کرتے تاکہ حقیقی جواب صاف ہو جسے جائز ہیں یا نہیں اگر نامہ مزہب تو کیوں اور حقیقی بحث کیا ہوگا جب غیر مقلدین کسی کے پابند نہیں۔ شخص خود مختار اور آزاد ہے اس کے سامنے جس کا قول بھی پیش کیا جائے۔ تو یہ کہہ دینا بانیں یا قہ کا کھیل ہے۔ کہ تم اس کے مقلد بنو اور ابی میں تو جب تک کم سے کم مخاطب کا سامانہ معلوم ہو جائے۔ کس چیز کو وہ تسلیم کرتا ہے کس کو نہیں تو اس سے گفتگو اس اصول پر کی جائے چنانچہ آپ سے چند سوالات کئے گئے بعض کا عمل غیر کافی جو اب عنایت بعض کا بالکل نہیں جن کا مدد برآپ کے ذمہ ہے زجب آپ ان امور کا جواب صاف صاف منظور میں عنایت فرمائیں گے تو دیکھیں گے کہ میں کیا صاف ہے۔

غیر مقلدین کو مقدسائل سے سوال نامہ مزہب کے لئے کیا کہ اس کا نام مذہب مدون ہے خلاف غیر مقلد کے کہ یہاں تو ہر شخص اپنی رائے کا پابند ہے تبراؤں پر ہمارا تصور نہیں ہے۔ یہ آپ کے مجتہد مطلق کی قسمت کی خوبی ہے کہ ان کی کوئی بات بھی کسی صورت سے صحیح نہیں ہوتی۔ اگر آپ فرمائیں تو ہم بھی آپ کے اس غم میں شریک ہو جائیں۔ مگر میں جسے وہی جو حق ہو گا کوئی غصہ ہو یا ناخوش ہو رہا بھی نہ ہو گیا غلط میں مجتہد صاحب بہت خوش ہیں کہ گھر بیٹھے بھٹلے کر دوں مقلد غیر مقلد بن گئے جماعت کی

تعداد بھی نام نہ ہوگی مقلدین کی دلیل *اتَّبِعُوا السَّوَادَ* اور کھڑے بھی جاتی رہی اور جہر دیکھو
غیر مقلد ہی غیر مقلد نظر پڑے گئے کبھی تو بہت خوش ہو کر منہ رنگ انعام دینے کو بھی تیار ہیں۔ میں نے
یہ عرض کیا تھا۔

پہلے یہ گذارش کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے جو کچھ بھی عرض کیا۔ یہ عرض کریں گے وہ نہیں
مقلدین کی طرف سے عرض کریں گے جو نقد کی روایت معتبرہ پر عمل کرتے ہیں۔ دراصل وہ افراد
حقیقی ہیں ہاں نام کے خفی، پور پرست، تغز پرست، کن کرشہ، رور سے شاہ، برباد شاہ وغیرہ وغیرہ
کے ماتنے والے ہم ان کو بھی غیر مقلد ہی جانتے ہیں۔ ان سے آپ خود ٹھیل۔ دلی راوی نے شمس
بدعات پر جس قدر اعتراضات ہیں ان کو نقد کب جائز کہتا ہے۔ بدعات کے رویہ میں ہم افسندہ قد
دیتا میں سب سے آگے ہیں۔

ناظرین! نقد کی یہ عبرت کو ملاحظہ فرمائیں۔ مطلب سناں۔ بے کہ جو کچھ خفی کہہ کر بدعات میں
بتنایا ہے۔ ان امور کا اگر غیر مقلد ہم سے مطالعہ فرمائیں کہ خفیدہ یہ کرتے اور وہ کرتے ہیں تو ہم اس کے
ذمہ دار نہیں ہیں بدعات پر جس قدر اعتراضات ہیں۔ ان کو نقد کب جائز کہتا ہے۔ اگر کوئی مقلد اس
کے جواب کا ذمہ دار ہو۔ ان مسائل میں وہ حقیقتاً غیر مقلد ہیں گو وہ اپنے آپ کو خفی کہیں ان مسائل
میں آپ خود ان سے نہیں مجتہد رہ جب نے یہ مطلب سمجھا کہ تمام مسائل خفیدہ قبیہ پر جو وہ دگ عمل
کرتے اور اپنے آپ کو خفی کہتے ہیں ان میں بھی وہ غیر مقلد ہی ہیں حالانکہ وہ تو عدم تقلید کو
استقرار دے رہے ہیں کہ جن مسائل میں غیر مقلد ہیں۔ وہ ان میں بھی اپنے کو خفی ہی کہتے ہیں اور یہی
ہی کوشش کرتے ہیں کہ ان مسائل کو بھی خفی ہی کہتے ہوں سے ثابت کریں تو پھر وہ غیر مقلد داند میں کیسے
داخل ہو سکتے ہیں وہ تو غیر مقلدین اور نجدیوں و بیہوں کو جو کہتے ہیں۔ آپ ہم سے زیادہ جانتے ہیں
پھر وہ آپ سے کیسے مل سکتے ہیں آپ فتنوں سے کہ خوش ہو رہے ہیں۔ کہ کردار و عقیدہ صفت یہ غیر
مقلد ہو گئے اور منہ رنگا انعام دینے کو تیار ہو رہے ہیں غرض وہ لوگ اصول و افراد حلقی ہی کہتے ہیں
اور جن مسائل اور حقائق میں واقعی روایات معتبرہ پر عمل کرتے ہیں۔ اس کے لحاظ سے تو دلائل اللہ
اور واقعہ میں بھی غیر مقلد نہیں۔ اور دوسرے مسائل میں وہ خود اپنے کو خفی سمجھتے ہیں اور واقعہ میں علم
صاحب کے مقلد نہیں اور کوئی نہ ہوں۔ اور اس لحاظ سے غیر مقلد ہیں مگر واقع میں وہ کوئی غیر مقلد۔
مقلد ہو کر غیر مقلد پھر بھی نہ ہے۔ ادیانہ ہو سکتا ہے۔ اگر کوئی نقد حقیقی کے لحاظ سے غیر مقلد ہو اور واقع
میں وہ کسی دوسرے کا مقلد ہو فرمائیے اب آپ کی خوشی ہے جا ہوں بھی یا نہیں خواہوں اور کی کیا بات کہ وہ ہوتا ہے

عید و من و من شام خلیفہ جو چاہے یہاں رہے جو چاہے سفر نیت کرے۔ اب لوگوں سے
 یہ کہنا کہ تم ایمان ہی نہ ہو۔ کفر کا عقیدہ نہیں کفر جنہم میں داخل ہونے کا سبب ہے جائز نہیں کیونکہ اس
 صاف مذکور ہے انا اعتدنا للظالمین زنا را جو گناہ میں جتنی خداوند عام کے لئے ہوئے
 اختیار کو سب کرتے ہیں ان کے لئے گناہ کی گئی ہے۔ تو فرمائیے کہ کیا کہنے کا لاکراہ فی الذین
 کے معنی وہ ہیں جو غیر عقیدہ رکھتے ہیں کہ دین میں زبردستی نہیں مگر کوئی مسلمان را عیاد بائدا مرتد
 موجود ہے تو کسی مسلمان پر وہ کہ کیا بھلا ہے جو دین میں اس کی طرف سے کلمہ بھر کر بھی دیکھ لے
 خاب قہر فرمائیے کہ جو عقیدہ صاحب نیت تھا میں

عقل بالحدیث کے تو نہیں سمجھتے | عقیدہ کے عقیدہ صاحب نے ہزاروں دفعہ عمل بالحدیث کیا اور کیا
 منہ کی عقل یہاں پر نہیں ہے | ہرگز بہت کے معنی پر ابھی تک غور بھی نہیں فرمایا ہے فرمائیے وہ آپ
 سے عقل پیش کی جانتے ہو یہ عقل نہ ہوگی چھریں سال خدائی کردی گا دھڑا انہی حتیٰ نفس کفر کفر ناسخ
 بالہیت کے ذیل آئی کہ یہ بت ہے غور سے بیان فرمائیے۔

مقتد بہتین اور اگر ایک بدعت کہ تو ان کو مانتا نہ ہوگا۔ بالکل بجا بدعتی، لیکن اگر غیر مقتدین
 اگر وہ بدعت رکھیں تو ان کو سہ چھ خواہی گوشت قربان شہر میں نیز آں گویم
 کیا شرک و بدعت بھی مقتدین ہی کو مانتے ہیں اس جہت نہ سمجھ کر کی کچھ شرح فرمائیے کیا کسی نے
 کہا ہے کہ مقتدین و شرک و بدعت سمجھتے ہیں اس شہر کے افساد کی کیا ضرورت پیش آئی۔
 حکم میں مجھ سے یہ دریافت فرمائیے کہ جب تیرے مخالف کفر شاہی جہت نشہی وغیرہ بھی نہ ہوئے
 غیر مقتدین اور مقتدین نہ ہوئے تو اب یہ کون ذرا بدعتی کر کے ان اپنے مسعود فی الدین مخالفوں کو
 مخالف تو کر دیجئے۔ جو بھولے آپ کے ذمہ دشمنیت رکھتے ہیں۔

و حق سوں مقتدہ دشمن کہ کسی کے تو اب میں سمجھتے دست خدائی پڑتی مگر نقل مشور ہے
 چور کی دروہی میں ترک کیا یہ اچھا مذہب و قومیں تھیں۔ اس نے خارج میں جواب دے کر ذہنی کیا خدائی
 حیثیت سے اپنا و تعین اور شخص کر دیا۔

قالت وقد رأيت أحفادی من بہ و تہملت فاجتہا التمسہد

میرے مخالف فرماؤ شخصیت رکھنے والے و اگر اب بھی آپ نہیں سمجھتے تو امرت سرکار مان نہ مان
 میں تیرا ہمارا عقیدہ غیب کو امر حدیث کے دفتر میں تلاش فرمائیے۔ وہاں اپنی ذمہ دار مہنتی کو جواب کہتے ہوئے
 دیکھیں گے نقل مشور ہے چور کی دروہی میں نہ لگا۔

ہیں تو گویا اجتہاد کا چشمہ اہل پیر بخند صاحب ہی بہت خوش معلوم ہوتے ہیں اور سرتیوں کا تو خدا
 جانے غایت مسرت سے کیا حال ہو گا۔ بات یہ ہے کہ وہ ۲۱ وجوہ کے سب مجتہد ہی مجتہد ہیں۔ ایک ہی سے
 تاوان مقدمہ کا جس نہ بھی مذاق اڑایا جائے تھڑ ہے۔ نہیں تو د علم کا کب دعویٰ ہے جو آج نہ کہنے
 سے خفا ہوں اگر مجتہد نہ ہوتے تو مقلد ہی کیسں ہوتے۔ انت امامہ تعالیٰ ایسے الفاظ سے استعفاء ہو گا
 مگر وہ اب ہر کج مجتہد وقت کا دلی مقدمہ سے زیادہ نادان ہونا ثابت ہو گا۔ آپ فرماتے ہیں بیکلام
 یہ علم بعد عبادت کچھ مکسا آدی زیادہ ہے میں سب نہیں جانتا ہے۔

ہیں نہ فری مقدمہ ہمارا رد جانے کی ضرورت نہیں آپ کے کوئی ناخیز حسین صاحب غفور کچھ سے زیادہ
 تم میں ہو کر گئے ہیں اب سب کی نسبت بھی یہی خیال ہے یا یہ امت خاص تقدیر ہی کے بارے میں
 نادر ہوتا ہے۔ گریہ مہم ہے تو رسالہ میں سب کے سب مقدمہ ہی سو گئے ہوں گے کیونکہ جب پڑھ
 لکھا سب بعد وہ۔ تو یہ رسول آپ کے سونے قلیب ہے یہی کہ قہ فرمائیے آپ کے عوہ بھی مقدمہ خوش
 بھی مقدمہ یا غیر مقدمہ کون سے ہے جو جو میں میں رہے یہ بت سے بت چھین چھین رہے ہیں کچھ میں دے
 کیونکہ میری غم میں تو آپ کے اجتہاد کے موافق ہے۔

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے وہ سب یکدم میں بھلا دیا

مقدمہ تو ہوتے ہیں۔ فرمائیے مجھ پر اعتراض نہ ہو۔ مگر گھر کے سب بوڑھوں کو فری مقدمہ ہی سے
 نفاذ کر مقدمہ بنا دیا فرمائیے اس کے ناموں کچھ برعصہ ہوں گے یا آپ پر بندہ نے تو مذہب سوال کیا ہے کہ
 شیطان کو دس عرصہ میں در حد تم تنبیہ کو سر جو کفر مذہب کیا سمجھتے ہیں یا نہیں اگر آپ اس کا جواب نفی
 میں اسے کرنا مت کریں گے تو وہ خوش ہیں گے۔ دراز اگر جواب کچھ بھی نہ بن پڑا تو پھر دیکھ کیسے غصہ
 ہوتا ہے یا مفسدین کو بس نظر کسی سے۔ نفی رکھتے بہت مشکل معلوم ہوتا ہے پھر آپ فرماتے ہیں
 ”دے“ یہ سب سہم ہے یہی جو تفسیر عدم مقدمہ کی تعریف ہے۔ تفت ہو۔ یہ نفی نہیں رہ سکا کہ شیطان
 تقلید عدم تقلید سے بالکل ہے کیوں نہ“

مجتہد بن آج کل بہت آسان ہے مگر یہ علم سے وہ کڑا بہت مشکل۔ دنیا میں شرح تہذیب نہیں
 سزاوت چھینے دار بھی یہ نہیں کر سکتا۔ کہ شیطان تقلید عدم تقلید سے باہر ہے۔ اس سے یہ بات نفی نہیں
 مگر انیسویں صدیوں کے رکس امتہد ہیں کہ یہ مہر بھی ہے جب پچھ اس کو پہلے عرض کریں گے میں اعادہ
 کفرت نہیں۔ ملاحظہ ہو العدل۔

اس کے بعد ایک جو مناتے ہیں۔ وہ سہ ہوں۔ اس کی عبارت پر غصہ کھینچ دیا جاوے گا۔

وہ قتل و جب تسلیم ہو رہے۔ وہ دیں یہاں مذکور نہیں ہے۔ اس وجہ سے اس کا قول تقنید ہوگا
لہذا شیطان غیر مقلد بلکہ اس غیر مقلد بھی ہوا۔ کیا میں یہ بھی دریافت کر سکتا ہوں کہ علماء اصول
کی یہ قول آپ کے نزدیک صحیح ہے یا غلط۔ اگر صحیح ہے تو اس کی تصریح فرمادیجئے۔ میرا ہم آپ کے کام
میں امداد چاہیے وہ حدائق پیدا کر کے دکھائیں گے۔ جن کا ارتقاء ممکن ہے۔ اگر غلط ہے تو دیانت سے
یہ تسلیم ہے۔ کہ ایک غلط بیانی سے دوسرے شخص کو ملزم قرار دینا صحیح نہیں۔ میں نہیں جانتا یہی
عقل کی ایک حد ہے۔

پس بیعتان جن کو جب خدا نے خود حکم دیا چنانچہ فرما دے اور قدرت تو اب اس حکم میں
تیسری نہیں تقبیل دے گی۔ کیونکہ حکم بدلے سے دین نہیں بدل سکتا ہے۔ خود حاکم ہزار حالت
خود حکم کی دین ہے۔ مجتہد صاحب اس قدر حکم میں تعارض کہاں تو قوں خدا اسے تلافی خود دین
تھا کہ اس کی حاکمیت دین ہے۔ دین میں کوئی بڑی نیو مقلد ہے جو اس تعارض کو سمجھے۔ خدا کی
حاکمیت اور اس کا قول کیا یہ دونوں ایک ہی چیز ہیں یا دو اگر دو ہیں۔ تو تعارض رفع فرمایا جائے اور
اگر ایک ہیں۔ تو اس کو وحدت فرمایا جائے۔ واقعی یہ ایک تو بھی اور نئی بات ہے جس کو دنیا کے مقلد
نہیں کہ جبریت ہو جبریت کے بہرے میں سمجھاؤ کہ آدم میں آدم علیہ السلام کو سجدہ کر دے۔ اس کے ساتھ
کوئی اور خدا نہ ہو کہ قوت سے۔ اس کی حاکمیت نہ کہ ہے۔ ہذا اس قول کو سمجھ کر ان فرقہ بندی کا
بعد وہ کہ خود کے تیسرے میں مقلدین ہو سکتا ہے۔ جیسے برائی عالم کا قوت تیسرے میں مقلد
ماتہ ہے۔ وجودی فرقہ اھل الذکر موجود ہے۔ یہ تیسرے میں مقلدین ہے۔ یہ تو
کفریہ مقلد ہیں۔ تیسرے کو آپ کے نزدیک نیز مقلد ہوتا۔ اور یہ مقلد کرنے کی صورت میں ہی سے نزدیک
دروغی سے غیر مسلم تیسری نسل کہ شیطان بہ صورت رب میں پیدا ہو گیا ہے۔ مقلد میں بہ مقلدین
شیطان نے تو غیر مقلد ہے۔ مقلد آپ کے نزدیک نہ کہ نزدیک ہے۔ شیطان نے آپ کے ساتھ
ہے ساتھ تو یہ نہیں سکتا۔ پھر آپ کے نزدیک جب شیطان غیر مقلد نہیں اور مقلد تو نہیں سکتا۔ خدا

اسجد کلام میں دیکھ کر نہیں ہے تو کافر بھی ہوا۔ مرتد بھی ہو۔ درجہ نہ کر کے عامی بھی ہوا
 عامی دیگر ہونے کی علت عدم عقیدہ ہے۔ اور عین انہوں جو یہی کہہ رہے تھے وہ مخصوص نہیں بلکہ عوامی
 بھی جو نہ فرما ہے۔ وہ بھی عامی ہے تو عامی درجہ میں تقابل بھی غلط ہے ترک عقیدہ کی بھی نہیں
 چونکہ مجتہد وقت کی سمجھ میں مشد نہیں آتا۔ اس وجہ سے ہمیں انہی کے مذاق کے موافق عرض کرتا
 ہوں۔ عین انہیں یہ تو خداوند کے قول اور اس کی حکومت کی وجہ سے اس کے قول کو مطلق وجہ تسلیم
 نہیں کرتا تھا یا جانتا تھا مگر یہ شرط تھی کہ وہ قول موجد اور حکمت کے موافق ہو۔ اس کے قول کو عین حکمت
 نہیں جانتا تھا۔ درجہ نہ لکھ کر رہا۔ درجہ میں بھی کرتا ہوں اگر تعمیل نہ ہوتی تو لکھ کر تو ضرور نہ ہوتا۔ تو اب
 رشتہ دہندہ اسجد کلام اس کے نزدیک بے دلیل تھا مگر یہ سمجھ کر تھا تو عقیدہ
 ہوتی تو عقیدہ اس کے نزدیک ناجائز تھی۔ لہذا وہ ترک عقیدہ کی وجہ کا مرتد سب کچھ ہوا۔ مگر اس نے
 اس قول کو بلا دلیل تسلیم نہ کیا۔ بلفظ لامر اور وقوع میں اگرچہ اس قول کے تسلیم کرنے کی دلیل موجود
 تھی مگر چونکہ وہ اس دلیل کو نہ تھا۔ اس دور سے اس کے نزدیک اس قول کو تسلیم کرنے بے دلیل ہی
 ہوتا۔ جو عین عقیدہ ہے۔ لہذا اس کے نزدیک ناجائز تھا۔ یہاں یہ وجہ غلط ہونے کے شیعہ نے
 لکھ بھی کیا اور تعمیل بھی نہ کی۔ اس کے پاس بے دلیل نہیں کے نزدیک اس قول کے تسلیم کرنے کی
 دلیل موجود ہے جیسے دلی کے تہاتق فاضلوا۔ اہل مدینہ کے۔ مگر چونکہ وہ دین غیر عقیدہ
 کے نزدیک صحیح نہیں۔ لہذا وہ ائمہ کی عقیدہ و ناجائز کہہ کر اس کے کسی قول کو باور میں نہیں
 کرتے۔ لہذا وہ ائمہ کے قول کا انکار بھی کرتے ہیں وہ عمل بھی نہیں کرتے تو اس کے بعد درجہ
 انہیں کی وجہ عدم عقیدہ یا لفظ دیگر تسلیم کرنے کی دلیل نہ ہونے۔ اگرچہ وہ عقیدہ میں دیکھ ہے۔ مگر
 اس کے نزدیک وہ دلیل صحیح نہیں۔ اسی طرف سے اگرچہ وقوع دفع الامور میں مذکور عقیدہ خیر کے
 قول کو چونکہ اس کے دلیل ہے اور اس وجہ سے۔ مگر شیعہ عین کے نزدیک چونکہ وہ دلیل
 صحیح نہیں ہے۔ یہ عقیدہ اور وہ عقیدہ متحقق نہیں۔ اس کے عقیدہ کی وجہ ہونا تھا سو
 عقیدہ کے متعلق میں میرا اس حدیث کے نام نہ لکھ کر کہنا چکا ہوں۔ نہیں کیا یہ بھی گمان تھا کہ
 اب سے پہلے جس نے تسلیم کیا۔ وہ شیعہ تہاتق میں ثابت ہو چکا ہے۔ اس سے پہلے
 جس نے ترک عقیدہ کیا۔ وہ شیعہ عین تھا۔ مجتہد صاحب مدیر محدث تسلیم فرماتے۔ یا نہ گواہ
 ہے کہ تہاتق مقلدین بھی باوجود بیعت کو سب سے یہ غیر مشد تسلیم کریں گے۔ اور اگر بھی نہ سمجھیں تو
 شیعہ ان جو نے اور اس کا کام وہ ہو گا تو غیر عقیدہ ہی ہو گا۔ عقیدہ تو ہونے لگتا۔

رجوع ان المقصود اس کے بعد میرا اجماع یعنی مجتہد صاحب نے حافظ کا یہ شعر لکھا ہے جس کی وجہ سے مقدر کی سچ ثابت کرنی چاہی ہے۔ وہ شعر یہ ہے

یہ وہ خور غم بخور دینہ مقصد شنو اعتبار سخن عام چہ غم مہم بودن

مجتہد صاحب کو بادہ خوری مبارک ہو، قہر اگر مقصد ہی کے کٹر شرب نہ ہو۔ تو غیر مقصدین سے یہی توقع رکھنی چاہئے کہ وہ ضرور نوش کریں گے۔ مگر ان کے مقصد کی اور ترک تقید میں جو غم در غم کہنا پڑتا۔ اس سے دور ہے۔ مگر شیطان نے ہند مقصد نہ سنی۔ جو نتیجہ ہوا دیکھ لیا۔ اب بھی اگر مقصد کے ساتھ ہو گئے واجتہاد کا نشانہ برتن ہو جائے گا۔ در نفس کی مخالفت میں غم و غصہ کھانا پڑیگا آزادی کی شرب۔ اور اس کا نشانہ ہرگز نہیں مل سکتا جو بت عام ہو گئی ہے اور ہر طبقہ نے اس کو قبول کر لیا ہے اس کا اعتبار اس وجہ سے ہونا چاہئے معلوم ہے اب ایسے اس کا غم نہ کرنا بخیر اس شخص کے، در کسی کا کام نہیں جو شرب خوار ہو اس سلوب بخل ہو جس کو کسی علم کی پینہ نہ ہو۔ دل مہم کی غیر مقصد کے مذاق کے موافق ہے دوسرے مقصد میں اس کے رد کی طرف اشارہ ہے۔ اگر یہ سنی لہجہوں تو نہیں فرمائیے دوسرے معنی میں نہ کر۔ مگر اس میں مقصدین و تقید کی مدح صاف نکلتی ہے جو مزاج مار کے بہت سی مخالف ہوگی وہ معنی یہ ہیں کہ مقصد کی نصیحت اس وجہ سے نہ سننا کہ سخن عام کا جس کے ساتھ اس کی دلیل نہ کور نہ ہو) اعتبار نہیں تو پھر شرب بھی ہو۔ اور غم آخرت بھی نہ کھاؤ۔ اگر مقصد کی نصیحت سنو گے تو غم آخرت کھانا پڑیگا۔ در شرب نوشی ترک کرنی ہوگی۔ در شرب نوشی کرنی نہ غم آخرت کو ترک کرنا ہے۔ تو مقصد کی نصیحت کو یہ نہ کرنا سنو کہ وہ عابدان و عابدات میں اس کا کیا اعتبار ہے۔ حافظ صاحب ترک تقید، در شرب نوشی اور غم آخرت وغیرہ کھائے دیکھ کر در میں خیرات میں تو بتائیے کہ ان کے نزدیک تقاید و فریضات و سنت کے مدح ثابت ہوتی یا تقید اور مقصدین کی مذمت ہے۔ چشمہ بدائش کہ بر غم یاد۔ عیب نہایت بچشم ہیز۔

جو کہ مخفیہ وقت کے ساتھ کھاتا ہے اس سے ہم نے بھی مجتہد، در رنگ میں معنی میں کہہ دیں امید ہے کہ مجتہد صاحب بھی ہند فرمایاں گے جب اس میں تقید نہیں تو ایک شعر کے معنی بیان کرنے میں تقید کیوں ہوگی پہلے معنی میں دوسرے مضمون سے کہ رقتہ در دوسرے معنی میں ہند مقصد مشن کی دلیل ہے۔

پہم نمبر وہ پر فرماتے ہیں۔ شیطان کا فیض ترک تقید نہ تھا۔ ترک نہیں تھا۔ بہت افسوس کہ جسے در شکل ان یصطلم مگر ترک نہیں کی وجہ ترک تقید ہی تھی۔ اور کچھ ترک تقید کو ترک نہیں

پھر ہادی پور مشعر کے ائمہ میں آپ نے غلبہ کا نعرہ بلند فرمایا ہے کہ کبھی غلبہ نہ ہو تو یہ حاکم نہ ہو
مجتہد پنجاب کا غلط اجتہاد جب تحریر فرماتے ہیں: اہل حدیث پر کٹھی ایک سوال کہتے ہیں نہ صرف
از مہم جو کہ کام صائبہ نسوین بدست سخت جو میں اہل حدیث کو بدنام کرنے کی سعی ہے اسلئے جواب کی
ضرورت تھی کہ یہ ہادی فرما کر بتا دیتے ہیں کہ وہ سخت بھی کیا ہے مگر دقتی ایسا ہے تو میں اس بد کو
مہذبوں میں دوں گا اور اگر غیر عقیدین کے اعتدال ہو بھی جی سیر۔ وہ سخت ہی معلوم ہو تو اس مرض کی دو
نندہ کے میں نہیں کسی غیر اجتہاد سے دریافت زمانہ یہ ہے کہ لیکن اس کا سخت ہے کہ یہ بھی بتایا جائے
کہ حدیث پر کب بے جا الزام لگایا ہے جس کی یہ بات تو بدنام کرنے کی سعی لگائی اور آپ کو جواب
دینے کی ضرورت تھی اور اگر ضرورت ہوتی تو جواب نے اس چیز کا جواب دیدیا اور اس کو اور مضبوط
کر دیا غیر عقیدین جو آپ کے پاس غلبہ کے غلط دیکھتے ہیں۔ وہ بد پرست نہیں ہیں بلکہ حقیقت آپ
کی پرستیں میں آپ کوئی بات ہی معقول نہیں سمجھتے۔

مجتہد صاحب کی انہیں میں فرشتے ہیں معتبر نہیں آپ شیطان پرستی تفریق میں رہتے ہیں
بیشمار یا نفسانی اس کو اس کو جو نے غلبہ کا نعرہ بلند کیا ہے وہی غلبہ میں شمار کرتے ہیں
میں نے شیطان کو معتبر نہیں کیا۔ غیر مقلد ہی کہتے ہیں وہ ساری باتوں میں کہتے ہیں داخل ہو گیا۔ کیا
یہ تفسیر میں مایہ بائی سر زنی بھری اس قرآن آپ سب داخل میں چہ غیر مقلد کہنے سے
مندان خدا کیسے نہ کہتے۔ تعجب ہے کہ مقلدین میں تو آپ کے یہاں سر کین مقلد داخل میں بند
مقلدین سب کے سب مشرک ہی ہیں۔ اسی وجہ سے ان کے مقابلہ میں غیر عقیدین اپنے کو سحرین
کہتے ہیں۔ پھر غیر مقلدوں میں ایک شیطان کے دھس ہونے سے مزاج اللہ میں مقتدر برہم ہو گیا
دار حرم ہدیہ ہند کے نور لاؤ اور حتمی بر غیر ثابت داسے سمجھو کہیں گے وہ تو مجھے معلوم ہے کہ
گر مجھے تو معلوم کرنا تھا کہ سب زنی غیر مقلد کے سب میں کیا فرمایا ہے لیکن انوس پتہ دیو بند کے
مولانا زنی پر غلبہ کے برابر ہیں نہ فرمایا۔ میں مجتہدین کو یہی معلوم نہیں کہ سب شیطان کو سمجھ
کا کھڑا تھا۔ اس وقت دہلی میں تیار کیا کا فر اور کافر ہو۔ تو ترک تقلید کی وجہ سے با ترک سجدہ کی
وجہ سے پھر آپ فرماتے ہیں کہ ہم بار بار کہتے ہیں کہ شیطان نے حرکت تقلید میں کیا۔ بد ترک اطاعت
کیا ہم میں بتا ہے میں کہ شیطان کی ترک اطاعت کا باعث ترک عقیدہ ہی تھی اور ترک تقلید کی
وجہ سے وہ کافر ہوا۔ اگر ترک تقلید نہ کرتے تو ترک اطاعت نہ کرتے۔ مگر کافر نہ ہوتا۔ نہ چریت نہ نشان
رک اطاعت کرتے ہیں اور ساری تیار مگر کافر نہیں۔ پھر فرماتے ہیں۔ یہی سب کچھ میں شیطان

اس ترک میں قلم کیا کہ بمقابلہ قیاس کیا قیاس کیا۔ اگر کسی ترک تنبیہ کی وجہ سے میں ترک تقلید ہوئی
میں کی بنا پر قیاس بمقابلہ نص کیا۔ پھر ترک طاعت کے ترک قیاد کو غرض سمجھا۔ تو قیاس کو زیادہ ترک طاعت
یہ ساری خزانہ ترک تنبیہ کی ہے۔ نہ محدود تنبیہ صاحب کو شیطان کی کیا پاسداری ہے کہ میں خود کو
نہیں چاہتے۔ شیطان نے ترک تنبیہ کی۔ اس سے وہ مجھ کو راضی، مددگار نہ فریاد میں ہے

ہیں میں شیطان نے قیام کیا تھا۔ اب اس قیاس کیا تھا۔ مگر ترک تہذیب کی وجہ سے اور اس سے پہلے
- کوئے قیام کیا تھا۔ مگر شیطان کی وجہ سے کسی وجہ سے جدید جب ان کو شراعت تہذیب کی وضاحت بھی دی
گئی۔ تو انہوں نے تسلیم کیا۔ دیکھنا ان کے یہ کہ۔ مولانا اب تہذیب ان کو بار بار بتا رہے ہیں۔ تو کیا

[illegible]

افسوس بخندہ سب طب : ہر اس میں آپ اپنے میں کہ نہیں خود شہان وں کی آیت
 وکیل کو بھی نہیں جانتے : کہیں سو رہی ہے کہ میں احباب دلیں نہ جاتے : اگر نہیں نے
 دین صلب ہوں کی تھی : تو دریں صلب کہ تہا میں نہ بک : نہ کیا ہے کہ وہی واقع میں دلیل موجود
 رہتی یا اس ابراقعت واجبہ زہنی : یا اس طعن کا قیاس مقابلہ نفس صحیح تھا : اس کو تو آپ کی تسلیم
 نہ تھی کہ شیطان نے نفس کے مقابلہ پر قیاس کا تہا : کہ میں اب سے ہر سوں : کہ وہ میں اب سے

میں اور یہ آدمی کہ ہے۔ ان سے آپ بہتر۔ ہند میں سے کچھ ہمیں راز کی یونینیں سن چکا ہو
اس دیکھیں کہ اصل اگر عدو نہ رہے۔ یہاں تک کہ نہ تو در کیا تھا پھر جب شیطان کو طالب
دین کہ جاتا ہے تو آپ غصہ کیوں ہوتا ہے۔ اس مسئلہ نہ اہم کو کوئی برتری غیر غصہ سمجھے تو سمجھے عقیدان
نوں گور کو دھند سے کوئی نہیں سمجھ سکتے آپ کے کلمہ میں جس قدر انسان اس وقت سے رحمت
جو تلی ہے پھر آپ فرماتے ہیں۔

شیطان کو غیر قلعہ کہا جائے تو خالص ایسے کہ یہ دیکھا تو قلعہ ہے ایسے دھندلے تو اس کا مقصد ہر

کے قیاس تھا۔ آپ اسے طلب دیں کہ میں تو فی حق میں مدد کی تائید ہے یا نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ
 سمجھانے سے تو آپ کے مجتہد نہیں گئے آپ ہی سمجھتے کہ اپنے قیاس قیاس کے تحت یہی کہتے ہیں
 کہ اگر کسی وجہ سے قیاس کے اگر وہ حکم خداوندی ہو چکا ہے۔ چوں قابل عمل ہونے کا کارہ دیتا تو قیاس
 بھی نہ کرتا۔ قیاس کی وجہ سے انکار نہیں کیا کہ کسی وجہ سے قیاس ہے۔ پھر مرقیہ سمجھ میں نہیں آتا
 کہ اس قیاس کو طلب دیں نہیں تو فی حق میں مدد کی اس میں کیا کیا ہے۔

تائید یہی ہوتی کہ جب اس طلب دیں تو فی حق کہا جاتا ہے جب اس طلب دیں کہ مبنی باتیں اور
 فاسد ہے۔ تو سلامتی اس میں تائید ہوتی ہو تو خداوندی اس کے لیے مراد ہے کہ شیطان کو غیر مقصد
 کہنے سے اس جماعت کی تعداد زیادہ ہو جائے۔ یہ خود حقیقت خود سلامتی ہو تو فی حق
 تو سمجھ میں مگر غیر مقصدین سے پھر آپ نہیں۔

یہ پھر منہ اگر نہیں ہو موجد نہایت تو اس کا جو بجا ہے نہ میں بہت آپ کے ذمہ ہے
 کیونکہ جملہ غیر مقصدین کو موجد ہی کہتے ہیں یہ بھی غیر مقصدین کو موجد ہی کہتے ہیں یہ غیر مقصدین
 اپنے ہی کو موجد کہتے ہیں پھر کسی یہ وجہ غیر مقصدین کے روئے شاعر نہیں یہ وہ موجد نہیں
 ہر قسم کہہ سکتے ہیں کہ اس کو سب تو ہے فی حق

یہ تمام کشتی ہم تقیہ کے ہی میں بسکھرام اور ہر غیر مقصدین در خود میں نے اپنے کو موجد
 سمجھ کر ترک مقصد کی وجہ سے اگرچہ نہیں درس کھائی سب کو موجد میں مردہ کا فرد مرتد
 ضرر ہے کیونکہ مجتہد کیا موجد اور کا فرد میں ہو سکتے ہیں یہ ایک شاعر موجد و غیر مقصد نہیں ہو سکتا
 مرزا بابائی۔ بابائی کہہ تا کہ یہ خدا کو یہ نہایتیں در کا فردی میں ہیں پھر شیطان خدا کے حکم کے
 دیں وہ مبدیہ تکمیل نہ جانتی وجہ سے ظاہر لیل ہو تو اس کے کا فرد میں ہونے میں کیا تو
 ہے چونکہ غیر مقصدین مقصدین کے مقابلہ میں اپنے کو مقصدین کہتے ہیں یہاں ہی آپ اس نے سمجھنے کے
 کہ اگر شیطان کو سب دیں کہا جائے گا تو اس کا اس کا فرد ہونا نہ ہو تو یہ ترک مقصد کی وجہ
 سے طلب دیں اگر آپ کی اصطلاح میں محقق ہونے کو تکرار ہے تو صدق کا خداوند ہے کہ محقق
 کا وہ ہوگا کہ نہ کہنا ٹریک کہ کل کو گروئی رہے جو دہریہ ہی کہی پر نہیں غلبہ کہے گا۔ تو اس
 کو بھی آپ محقق صادق ہی کہیں گے پھر پڑھتے ہیں یہ بھی جو قرآن کے خلاف ہو جائے۔ حدیث
 چھوٹ جائے مگر شیطان کسی طرف غیر مقصدین کہتے ہیں یہ ایک تباہی و تباہی و تباہی میں تیرا ہے
 خدا کی قدرت ہے کہ اس علم و فضل پر دعویٰ جہت دہشت کل تو بہتوں اور شیعوں کے غیر مقصد ہونے

پر مائے خوشی کے پھولے نہ ماتے تھے درجن بگوں کو خود شرک کہتے ہیں ان کو خود مقلدین میں
 ملا کر کرت لقا دیر خوش تھے مقلدین کی تعدد کی قہد میں ہماری تعدد و برتری مقلدین کی دلیل
 اتبعوا رسولہ داکا حضرت کا جو ب ہو گیا اور کچھ کو منہ مالکا انعام ہوتے تھے اور آج ہم نے شیطان کو
 مع ان کی بے شمار ذلت کے قرآن سے غیر مقلدوں کو بے خام دے دیا تو بجاے شکر یہ کہ ہم سے لڑنے
 کو تیار ہیں اور کسی ظن رشتی ہی نہیں ہوتے۔

تبرائی غیر تعدد ہمیں آپ کے بہت شوق سے تو صد میٹھیں مگر آپ کے لئے اور مقلدین کی
 دلچسپی کے لئے میں مقلدوں کو ایک شراب دے کر دھوکہ دیتا ہوں تاکہ یہ بھی ورنہ بوجاے کہ
 آئینہ بھڑکے ہیں۔ قرأت فی کتب مختلفہ مامور وغیرہ میں دوسرے مقلدین کی کتاب کے مضامین
 بعض سترہ اور ترقی کے طور پر بڑے زور شور سے بیان کر کے اپنا جہاد و عمل بحدیث بیان کیا
 جاتا رہا ہے مگر تیار ہی کی ایک کئی بیانیہیں ملتی ہیں وہاں بجز غارتگی کے کچھ اور نہیں ملتا۔ کاش اگر شیخ
 الاسلام ابن تیمیہ وہاں خود علامہ شروانی وغیرہ ترجمہ حدیث بھی شیعان سے غیر مقلد ہونے کے بارے
 میں پتہ نہ جاتے تو آج کی جگہ کہ جانا سے بچتے کا اجتہاد دس قدر زور دے پر کھڑے مگر یہ کہ شدت لیا
 ہے اس وجہ سے توفیق نہ ملے۔ کیا ایک شعر بھی نہیں بتائیں

قیاس کن زگلگان من بہار ما

دیگر مثال اجتہاد یہ کہ جی میں برقیں سرتہ اور ساق دل سے تو بیکہ مقلد ہو جاؤ
 شیخ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کیسے بادشاہ شہنشاہی رہیا ہیں یہ قیاس کن زگلگان من بہار ما
 اور شیخ الاسلام حضرت امام غزالیؒ کیسے بادشاہ شہنشاہی رہیا ہیں یہ قیاس کن زگلگان من بہار ما
 و یا یا اس کے بعد بادشاہ شہنشاہی رہا۔ غرض کہ جہاد و شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام
 ارادہ کو ان کا بے شکستہ رہا۔ شہادت کے بارے میں ارادہ تو کیا تھا کہ شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام
 دوست نے خوف کیا کہ جس میں آپ کا شہادت ہو گا تو میں درود و جہاد کیلئے پھر غرض کہ شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام
 شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام
 اپنے یہ مشورہ کی صورت میں یہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام

روز سلطنت خویش خروان دانند

جو نہ جہاد میں شہادت دے وہ دن بے فائدہ ہے۔ یہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام
 کہ اگر باغ و بنیاد اختیار کر لیں گے تو وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام شہادت کے بارے میں وہاں بے شمار کلام

طرف سے جو اشارہ بھی ہو۔ تم کو مجزاجی ہاں و خیر بجا اور تعمیل کے کوئی پادہ نہیں چونکہ کان میں
 نہ بڑھتی تھی نہ بکڑاؤ نہ اپنے عدم فاضل و مع ثمرت لینی پر غرہ ہمیشہ کے لئے بھیجے گئے۔ مگر وہ
 مقرب بارگاہ مسقت بذعیمب مغرور و متبرقہ جب ملک کے آباد کرنے سے فیض نہ پایا تو ان
 کی عزت و کرامت ہی ہر کرنے کے لئے بڑھانے لگا۔ یہ کہ یہ ہمیشہ فیض کا نبوت کا نیا پاتہ میں تہ
 سب اس کی گاری کو پتہ کا نہ ہے پر رکھ کر رہیں۔ رہبان و پوتہ کے ساتھ ساتھ یہ مقرب بھی
 گاری کو وہ پر رکھ کر چلے تاہم مقربین تو پہلی ہی جمعیت تھے۔ تعمیل میں مسدود ہوتے گئے
 بدبخت یہ فیصلہ کر چکے تھے کہ وہ دہ کا وہی حکم قابل تعمیل ہے جو کہ تمہیں پہلے ہے۔ گوہر حکم شاہی
 کے قبول کرنے کو یہ دلیل موجود تھی کہ وہ دہ کا وہی حکم ہے جو فیض میں ہے اس کا فعل میں حکمت ہے
 وہ صاحب حق ہے اس کے سامنے ہمہ دریافت کرنے کا کوئی حق نہیں اسکا شان لا یشعل
 عدا یفعل بے مگر چونکہ اس کے نزدیک یہ دس کافی نہ تھی تو اس وجہ سے یہ حکم شہری اس کے
 نزدیک بے دلیل ہوا یعنی جو دلیل واقعی تھی وہ بھی کہ میں مذکور تھی نہ کوئی اور وجہ نہ تھی
 اس وجہ سے اس نے سمجھا لیا کہ یہ حکم بے دلیل قابل قبول نہیں یہ سمجھ کر اس نے تعمیل نہ کی اور جب بعد
 میں اسے فرمایا گیا کہ تو نے تعمیل کیوں نہ کی تو تعمیل کی وجہ بیان کی کہ میں اس سے علی ہوں
 اور وہ ادنیٰ در علی ادنیٰ کی گاری نہیں کہیں گے یہ کفر غیر معقول قابل قبول نہیں اس وجہ سے اس
 کی تعمیل نہیں کی گئی یہ نہیں ہے کہ پہلے اس نے حکم مقتدر کی دلیل بیان کی پھر نہ کہ یہ پہلے تعمیل
 نہیں کی پہلے اس نے قول عام بے دلیل تسلیم کرنے کا کیا کیا پھر اس کی وجہ سے عدم تعمیل کی۔ پھر
 در ایستادن نے بتایا کیا۔ یہ دلیل بیان کی یہ ایک معاذ و کفر تھی بات ہے جسکو ہمہ پنجاب
 نہیں سمجھتے یا سمجھنے والے کے ساتھ کوئی اور بیرونی سے بخود کہنا چاہتے ہیں
مشکل مزید یہ ہے کہ [اند دہ کے لئے فیض کو بعد کا حکم اس کے بموجب نہ دیا گیا
 کہیں در صورت میں فیض کو دینا نہ ہو کہ چاہیں تو ان کو دینا ہو کہ اس کو دینا ہو کہ اس کو دینا ہو
 کا کہ دال ہو کہ فیض ہو کہ بعد کے حکم کے ساتھ دینا نہ ہو کہ وہ اس کو دینا ہو کہ اس کو دینا ہو
 اس دلیل کو کہ وہ غیر قابل سمجھ و فہم ہو کہ وہ کہ بعد کے حکم کے ساتھ دینا نہ ہو کہ وہ اس کو دینا ہو
 یعنی صورت میں مولیٰ صاحب خود دلیل حدیث میں مذکور ہے کہ ان کا کہنا تھا کہ ان کو دینا ہو کہ اس کو دینا ہو
 نہ دیا گیا کہ اس میں دوسری صورت میں بناء علی کہ ان کے فیض کو دینا نہ ہو کہ اس کو دینا ہو کہ اس کو دینا ہو
 کو تسلیم کرنا یا فیض ہونے کا باعث ہے تو جو حکم اس کو تسلیم نہ کرے وہ ایمان نہ ہے نہ وہ کفر ہے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰

زید تعجب ہے یہ جب پہچانے گا کہ کیا حق ہو درقول بدایوں میں ہو لیکن غیر متعجب ہے یا متعجب نہیں
اس کے چہ بولنے کی دو صورتیں ہیں۔ زید قول بدایوں کو اتنے نہ کہتے۔ بد قول بدل
کو تسلیم کرے جو صورت اول اور مسلم ہے در دوسری صورت یہ کہ زید تسلیم ہی نہ کرے۔ وہ
قول بدایوں کو بدعت لیل جو شیطان نے یہ سجدہ کیا اور نہ توں خداوندی و تسلیم کیا اختلاف صرف
اس میں ہے کہ یہ قول بدل ہے یا غیر بدل بدل بولنے کی صورت میں بھی یہ صادق آتا ہے کہ توں
بدایوں کو تسلیم نہیں کیا تھی صورت میں، سو جب سے تسلیم نہیں کرے قول بدل دلیل ہے اور دل صورت
میں سے جو سے تسلیم نہیں کرتے قول بدایوں بہت درائن صورت میں اس وجہ سے کہ توں بھی بلا
دلائل و قریبہ بھی نہیں یہاں علامہ تسلیم کی صورت میں بھی مدعتہ شہادت کیونکہ موضوع حق تسلیم
نہیں و تسلیم کی صورت میں بھی مدعتہ شہادت ہے۔ کیونکہ محور حق توں بدایوں نہیں مدعتہ تسلیم
قول بدایوں جو مقصود مدعتہ شہادت کہتے در نوائے صورتوں میں صادق آتا ہے، در چوتھی صورت
کا حکم بھی مدعتہ شہادت ہی ہے کیونکہ تسلیم نہیں

[illegible]

کیونکہ ان کے نزدیک یہ قول مدلل ہے اور قول مدلل تسلیم کرنا ان کے نزدیک غیر مقلد ہونے کا باعث ہے لہذا شیطان غیر مقلد ہے وغیرہ قلبی ہونا اس کا مقلد ہونا مولوی صاحب کے نزدیک بہر صورت محال ہے غیر مقلدوں کو مبارک ہو تاں بڑے غافل مجتہد اور مجتہد بھی ایسا مجتہد خداوند عالم کی بھی بے دلیل نہ مانی کسی امام کی تو کیا حقیقت ہے پھر سنا بڑے تجزیہ کا جس کی تحقیق میں تفسیری دشوار اور ایسا قضی غیر مقصد جس کا مقصد بھی محال ہے سمجھنے پر دیا جا، عتبہ بھی ہے شہر ربیعہ کی جو قبول مولوی صاحب بدعتیوں سے کہیں زیادہ ہے اگر بھی میں منہ مانگے نعام دیں تو بس یہی مانگتے ہوں اس دعویٰ شامہ و نفیسیت و حدیث و قرآن و نبی و پیغمبر و درباری حضرت ذل کو مقلد ہونا آپ کو اپنے مدد نفس کی حقیقت معلوم ہو جانی چاہئے کہ ادنیٰ نادان مقلد کے سامنے یہ حالت ہے پھر کہاں آپ اور کہاں ائمہ مجتہدین سے یہ نسبت خاک را با عالم پاک

شیطان کا غیر مقلد ہونا ایسا نہ ہو گیا ہے غالباً مجتہد صاحب تو اس پر نادمہ ٹھائیں اور اگر کچھ فرمائیں گے تو ہم خدا چاہتے خوب اور توجہ سے اس کو سننے کیلئے حاضر ہیں مگر کوئی کہہ لے بات ہو سکتی ہے فرماتے ہیں۔ غور کی ضرورت کیا ہے مدد دیونید میں ہوں اس شے پر رہنے والے

ہر گرجا جو آپ مجھ سے جواب چاہیں تو سنئے دیونید کے مدد کے عوارث شے پڑنے والے تو خدا چاہے بے غور کہے بھی جواب دے گا مگر مجتہد صاحب غور کرنے اور موقع نہیں ہونے اور کام عبادت سے مشورہ کرنے کے بعد بھی خدا چاہے جواب نہ دے سکیں فرمائیے آپ کیا فرماتے ہیں تاخیر بھی غور سے نہیں مجتہدین نجاب کے کلام میں داخل تعارض

یہ تو بتا دو اب جس یہ سوال کہ حکام قرآن مجید و حدیث میں مذکور نہیں صرف دلائل مذکور ہیں کیا یہ امر کوئی عاقل تسلیم کر سکتا ہے کہ نہیں تو اللہ تعالیٰ قرآن و حدیث اور دعویٰ کا پتہ ہی نہیں تمام عمر آپ نے ایسے ہی منہ مڑے کئے ہوں گے کہ دلائل بیان فرمائے ہوں گے اگر حکام ذکر نہیں مجتہدین جب نہ سمجھ کر فرماتے یہاں تو آپ اقیما و صلوق کو دلیل بات ہیں اور ہم ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ کے پندرہ صحت کا نام یک پر فرماتے ہیں "کیونکہ حکم مدلل ہے دلیل نہیں مدلل سلئے کہ خود حکم دینا ہے جس کی حاکمیت خود حکم کی دلیل ہے۔" ورنہ حدیث ۴ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ کا نام دہر پر فرماتے ہیں کیونکہ اللہ کے حکم کی دلیل خود اللہ کی ذات ہے اور رسول کے حکم کی دلیل اس کا وصف بات ہے۔" ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ بعد حدیث ۴ پر فرماتے ہیں۔ دلیل جاری قسم ہے قول خدا حدیث رسول الخ و عبارات و یہ باتیں ہیں قول

خداوند تعالیٰ وحی پہنچا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے پہلے ۳۰ دقیقہ کی عبارت سے
معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ذیل اس کی ذات مقدسہ پر اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے حکم کے ذیل آپ کا حصہ صلی اللہ علیہ وسلم نصف رات ہے ورمز فیقہ کے اجماع سے
معلوم ہوتا ہے کہ نصف حاکمیت اس کے حکم کی دلیل ہے آپ کا بیان کیا ہے مرزا غلام محمد
قادیانی کی دھجی سے بھی زیادہ متضاد ہے کہ وہ شیعہ دیوبند کے مدرسہ کا مولانا شیخ پڑھنے والا
رکعت پچھے بدعت بن کر رکعت سے مجتہد نجیب الدین سے متاثر ہو کر چپ میں گھر چپ میں بن پڑتا ہے۔
کہتا ہے محل ہوگا کہ چندین سال چہا کر دی ویاں وحمہ اللہ تعالیٰ جب خداوند عالم اور جناب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی ذات یہ نصف حاکمیت اور نصف رات ہی ان کے حکم کی دلیل ہے اور اس وجہ سے
ان کا تو تسلیم کرنا قول بال دلیل تسلیم نہیں بلکہ قول بال دلیل تسلیم کرنے کی وجہ سے تنقید میں ہے تو
اس بنا پر تو چہا کہ قرآن و حدیث میں صرف احکام ہی حکم ہوتے اور دلیل ایک بھی نہ ہوتی پھر
قرآن شریف اور حدیث کو حکم کہا جاتا ہے کہ شامل حال ان کے تمام دنیا میں کو دلالت کرتی ہے یہ
ایک ذی سوال تھا جسکو ذہبی مولانا شیخ پڑھنے والا بھی تھا کہ اس جواب دے سکتا تو مجتہد
نجیب اعتراف تو بخار باقی رہا ایک تعارض آپ کے حکم میں اور ہو گیا اس کا جواب مرحمت ہو
مجتہد نجیب سے ایک سوال اگر خداوند عالم کی ذات یا اس کا نصف حاکمیت یا رسول کا
نصف حاکمیت یا قرآن و حدیث لیس نہ ہے یا حکم ہونے والا کہ یہ خلاف تسلیم ہے۔ اگر قرآن
و حدیث ذیل میں تو قرآن و حدیث میں حکم نہ ہوئے اور یہ بھی بیش ہے کیونکہ وہ حکم مذکورہ کہاں
ہیں اور اگر قرآن و حدیث میں حکم اور ذیل دونوں میں تو ان حکم کے ذیل وہ خود ہیں تو حکم کو
ذیل کا ایک ہونا لازم آتا ہے جو محال ہے اور اگر کوئی اور شے ذیل ہے تو اسے بتایا جائے اور اگر قرآن و
حدیث میں صرف حکم ہی حکم میں ذیل کہیں مذکور نہیں تو پھر حکم قرآنی و احکام مذہب کو تسلیم کرنا یہ
نیز قول بال دلیل ہو کر تقلید کا فرد ہو جائے گا ورنہ انبیا و علیہم السلام و ائمہ و ائین کا عقل مساوی نامت
کا مقصد رسول و انبیا و ائمہ کا جسے آپ قبول فرمائیں گے قول فیضا جب مشورہ یہ ہے کہ آپ نے مجتہد
بنیہ میں جسکی قرآن کا اس رسد میں مولانا شیخ لولوا لہو بھی سمجھ کر پڑھ لیتے۔ تو اس قدر قوت
پیش نہ تھی کہ میرے مرتب کیا تو ہم یہ جاننے تھے کہ آپ نے ہم اللہ و ہم اللہ جہاں کے کورس
کی تو بھی غور و فکر میں کی معلوم ہوتی ہے معلوم آپ کو مجتہد ہونے کی سند کہاں سے ملی ہے اس
مسئلہ کو بھی سائنس بیان کر دیتے جیسا کہ شیطان کے زیر مقصد ہونے کو بیان کر دیا ہے کہ وہ مسئلہ

تو یتا تھا۔ اس وجہ سے رقم کھایا مگر قرآن وحدیث کا دل میں اسے تو دنیا جانتی ہے۔ لیکن آپ سے بھی
 عبارت نہیں کر سکتے تو پھر کیا وجہ ہے کہ کمزور دل پہ نگہ نہ پائی اور نہ پنجاب کی طرف آپ سے بھی عمدہ
 اجتہاد سے تعفی ہونے کا متفقہ طور سے تمام غیر متہین مطالبہ نہ کریں

جو اب تو بن نہیں پڑتا غریب فرشتی پر غصہ ہونے میں کبھی کسی شیخ سعدی غلیہ رتہ کے شعر پڑھ
 دیتے ہیں میں تو شیخ تلوں کی عبارت کہہ دیتے ہیں وہی صاحب زعماء لوں کے چوبیس غرض یہ
 ہمارے تیر میں ان کا مطلب ہم جانتے آپ سے مراد ہے کہ تو مجتہد نہ رہا میں چھوڑ دیتے۔ ورنہ
 سکوت اختیار کیجئے یہ تو صریح عجز ہے۔

کچھ میں صرح سے کیا میں نے شکوہ کیا۔ **نگاہیں جھک گئیں**۔ ان سے پہلے جواب بنا
 مجتہد پنجاب در جملہ تبرہوں کو دامن خواہے کہ مرتضیٰ کو تمام عدل کی پائی در عمدہ ستان کی روین
 و مذہب بہ قرآن وحدیث میں لکھا بھی میں وہاں بھی اور یہی تو مذہب کی کتاب میں پھر
 یہ ہے پھر ہم پر یہ الزام کہہ کر قرآن وحدیث کو تین میں سمجھتے ہیں اس کے خلاف میں بہتان کہتا ہے
 بات صرف اس قدر ہے کہ مجتہد پنجاب و تبرہوں کی حقانیت ان کے مقتدین پر ظاہر ہوتی ہے کہ
 جس کی وجہ سے آپ نے محمد مجتہدین کو چھوڑا ہے۔ ان کی حقانیت یہ ہے کہ قرآن وحدیث کا دل میں ہونا
 یہی ثابت نہیں کر سکتے آپ فرماتے ہیں صاحب تو میں کہتے ہیں کہ ہاں جتنے ہیں پھر آپ کو یہ لکھا
 تو آپ نے عقل نہ دیکھی بھی فرمائیے کہ معنی کس سے دریافت کریں۔ یہی تو دریافت کیا جاتا ہے۔
 ان کو ان لوگوں کا مطلب کسی دلیل سے چھوڑا ہے۔ پھر فرماتے ہیں تقدیر کلامیوں نے
 نہ ان کو قرآن مجید میں بیحد مرکبے در میں مہر غرض ہے۔ جب ان کو یہ فرما دیکھ کر
 یہ اقصیٰ الصلوٰۃ کا ترجمہ کس زبان میں ہے۔ جب اس قدر کہہ دیکھ کر پڑ تو دل نہ
 اقصیٰ الصلوٰۃ کیسے ہوئی۔ پھر سے نہیں نہیں ہے غور جواب دیتے۔

مولانا محمد سعید صاحب **یہ بھی ذہنیہ کہ یہ تقدیر کلامیہ ہے**۔ آپ کے نزدیک تو میں ہونا
 کیا **یہ طراز استدلال** چاہئے کہ نہ ذہن ہے کیونکہ استدلال کی ذات نہ ذہن نہ ذہن ہے
 کیونکہ نہ ذہن ذات۔ قرأت کا تو معنی ہے کہ نہ ذہن ہے کہ نہ جناب میں کسی مدنیہ کا معنی نہ ذات
 یا تقدیر یا ہونا چاہئے کہ نہ ذہن ہے کیونکہ خودی کا معنی ہے کہ نہ تقدیر پر کبھی کہ نہ ذہن
 سمجھو تقدیر قرآن نہ ہو تو پھر کیا بات ہوتی ہے جو بات کی خدا کی قسم جو بوی
 یہ فرماتے ہیں کہ کسی نہ کہ نہ سمجھو نہ تقدیر کو سمجھو

اے طرز جنوں اور بی بجا کردگے
بے خوف کہ ایساں کو برباد کردگے

تم پیروی قیس نہ فریاد کردگے
جب چھوڑ کے عقیدہ کو تم ہوئے آزاد

پھر فرماتے ہیں

اقربا مولوی شرافتہ صاحب
قرآن و حدیث کا دلیل اور
حجت ہونا ثابت نہیں کیسے

تین صدی تو مسکرمہ ظن تھے۔ اس لئے انہوں نے
تسے پر غایت کی بحث و جدل پس نہ کریں گے۔ بلکہ قرآن شریف
کو منہ ہی میں ہوا پر چھوڑیں گے۔ خدا وہ دل نہ کرے۔

کو اس کی توفیق ہو۔ اور آپ قرآن عربی کو نہ غی میں ثابت کر سکیں گا کہ جتنا واضح مسلمہ شہوت کی عبادت
نہ کہ قیامت و جہنم نہ رنگ نہیں انہیں دیکھنے میں کچھ ہو۔ اسے نکال کر نہیں کہیںے نووی صاحب فرمیں
تہی کہ بہت پرس غصہ کے بعد بھی آپ اپنے کو حاضر و غائب کیا کرتے ہیں۔ اب تو شور و غی کے گروہوں کے تو برے
چند سے دیوبند شریف لیتے دیکھتے تھے۔ سے جہنم ہونے کی بنا اس لئے یہاں وہ تہی نہایت مرگست

پھر میری برائی ہو کچھ کسر بہت مرادیں مدد خدا

نہ بندہ نے نہ کو غیر غافل نہ ان کے مسلمات سے نہ کیا نہ ان سے جی چاہا میں تو ان کو عقیدہ
بول پھر ان کو چھوڑ کر کہاں جاؤں گا میرا ترافض تو آپ سے ہے کہ آپ بھی کچھ سمجھیں یا نہیں کہ ان کو
کوئی آپ سے درایت کرنے نہ کہ مولوی صاحب آپ نے انہوں سے بے منظرے کہنے میں اور آپ کو
اور آپ و جماعت کو اس پر بڑا فخر ہے قرآن شریف منزل میں نہ ہونے کی دلیل تو بیان فرمائیے آپ سے
کوئی صورت تو بن چکا اور ان کو تو نہیں تنبیج و غیر کے حوالے سے کہ اپنے پروردگار کے لئے جائیں اور وہ
اعتراض کرے کہ میری غرض تو عقلی دلیل سے ہے تو اسے فرمائیے کہ تراجم قرآن کو غیر مائل کتاب سے
ان کے مسلمات سے نہ کہ قرآن سے ان سے جی چاہتا ہے آپ اپنے منقلب کو خود فرما کر تحریر کیے
ورنہ معقدین پر نہ شرافت نہ ہوگی۔

پھر ایک ایضہ تحریر فرماتے ہیں: "غنائے قرآن سے تعجب ہے و لا ذلک الا لہیقاۃ بتوصل
بہا اجتہاد لا مقلد واقعی بالکل صحیح کہتا ہے قرآن و حدیث سے استدلال کی کو کام ہے۔ آپ نے
ملاحظہ فرمایا کہ ایک غیر عقیدہ جہنم سے قدرتش کی وجہ سے دلیل و حکم کو بھی تہہ نہ لگا۔ اور قرآن
و حدیث کی حجت بھی ثابت نہ کر سکا پھر فرماتے ہیں: "مونا مرثی کہتا ہے فعل کی پائی سیدھا خوف چونکہ
مفسد میں سے قبول علیہ اصول قرآن و حدیث کا مطلب سمجھیں گے غالب سمجھتے انہوں نے قرآن
کے دیس ہونے سے نہ کر کر زیادہ جس طرح اس سے بے نصیب ہیں۔ دوسرے بھی محبوب ہیں

ہوتا تھا۔ کہاں قرآن وحدیث کے نام سے ہمارے پڑھنا ہے اور اصول کے علماء کی ہڈی لی جاتی ہے۔
اساں اس نکل غلط تھیں آپ اس کا بھی حوصہ نکال لیجئے علماء اصول اور تقلید کی حرمت کے دلائل
بین فرمائیں کیا وہ بھی مولوی شہداء صہ صاحب ہیں کہ ان کو اپنے مدعی اور دلیل کا بھی تہ نہ ہو وہ
خود غلط ہو کر تقلید کی حرمت پر دلائل فرمائیں گے آپ نے علم اصول کس استاد سے پڑھا ہے یہ بھی دل کا
حوصہ نکال۔ مگر دلیل کی محنت کے آپ ذمہ دار ہوں گے ورنہ یہ اقرار کرنا ہو گا کہ اجتہاد اور عقیدہ ہی سے
توبہ ہے دلیل صرف مقدمانہ رنگ میں پیش کی جاتی ہے مولوی صاحب ابھی سے آپ عقیدہ پیش کریں میں
سہ تھ کو کرنے میں ہزار در دشت طے مضطرب کیوں سپی بی منزل میں ہے

آگے فرماتے ہیں۔ بہر حال ہم سے پوچھیں تو ہم صاف لفظوں میں کہتے ہیں کہ قرآن وحدیث میں نہ
تقلید کا حکم آیا ہے نہ لفظ جو کوئی فرض واجب کہہ کر اس کو داخل شریعت کرے تب وہ شرع میں ایک
زائد چیز کو داخل کرتا ہے جس کا وہ ذمہ دار ہے۔ من ادعی فحلیہ البیان

مولوی شہداء صاحب کی حالت زار پر اظہار افسوس
جب قرآن وحدیث میں نہ لفظ آیا نہ حکم تو پھر تقلید کو وجہ مباح
حرام کفر شرک کہاں سے کہا جاتا ہے کیا یہ احکام دید میں ہیں
یا نہ صاحب کی حیثیت یہ تو ایسی فرادی کہ تہذیبوں کے گھر گھر اگر مال ہو تو تعجب نہیں جو تقلید کو قرآن
وجہ کہے وہ تو قرآن وحدیث سے دلیل بیان فرمائے۔ اور جو حرام و کفر و شرک کہے وہ ذمہ دار نہیں۔
جب تقلید کا قرآن شریف وحدیث میں ذکر ہی نہیں۔ تو تقلید کو حرام و شرک و کفر کہنے والا وہ شرع میں
ایک زائد چیز کو داخل کر کے ذمہ دار نہ ہو گا کہ قرآن آں خدا نے ایک بام زد ہوا ہے
فرمائیے اس تہذیب اور تہذیب کو کوئی ٹھکانا بھی ہے

مولوی صاحب کے نفع
آپ تو مجھ پر لکھیلا بعد علم شیشا پڑھنے سے فرمائیے
تعارض کا مطالبہ اب اس کا معذرت کون ہو اکل تقلید کو واجب مباح حرام مہمت

شرک فرمایا تھا آج فرماتے ہیں کہ قرآن مجید وحدیث میں نہ تقلید کا لفظ نہ حکم نہ تہذیب ہم تو کچھ نہیں کہہ
سکتے۔ آپ بھی مجتہد صاحب کی خدمت میں کچھ عرض کریں کہ کہاں تو تقلید کی حرمت اور کفر و شرک
ہونے پر قرآن شریف کی آیات پر مبنی جاتی ہیں، اور کہاں آج قرآن شریف میں کہیں ذکر ہی نہیں اس
انہ میرا کہیں ٹھکانا ہے اے تہذیب مولوی شہداء صاحب پر غصہ نہ ہونا۔ کہہ دے کسی کسی باتیں کرتے
میں جہلا اگر ان سے بھی باتیں ہو کر سکتے تو ایسی کیوں کر سکتے ہیں جو کچھ وہ کر سکتے ہیں انہوں نے
کیا آپ لوگوں کو ہند ہوں یا نہ ہوں۔ اگر یہ باتیں پسند نہیں۔ تو مصلح جی ہے کہ غیر مقلدی سے

تو بکے مقدمہ ہو جاؤ۔ بس۔ نت ایسی دریاگ بوجہ ترک امام شیعہ دیکھنا ہے کہ باگاہ اجناد سے اس کا
 ایک جواب حرفت ہو تب بھی تنقید مولیٰ کہینے کے دینے پڑے۔ عقیدین کو بت دھکا جو تاخارج معلوم ہو
 کہ دونوں ایک ہی کشتی میں سوار ہیں مگر غیر متعین عقیدہ کو بوجہ ذکر کے و حرام و واجب مباح کہ کثرت
 میں جٹا میں گئے تو عقیدین لکھے ہوں گے اور اگر عقیدین تنقید کو واجب نہیں کہہ کر جنہم میں جٹا میں گئے تو جنہم
 میں بیہ دھکا غیر متعین کو دینے گے۔ ہمہ راں در ذلک بھی پاواں ہیں۔ جب یہ ہے تو پھر دنیا میں غیر
 مقدمہ کو کر کیوں تفریق کی بابت جتنے ہوئے اندو آپ کا اختیار ہے عقیدین کو مولیٰ نہ داند صاحب کا دامن
 پھر کر کہیں گے کہ انہوں نے عقیدہ کو واجب اور مباح کہا تھا مگر غیر متعین عقیدہ کو حرام و مضر کہہ کر کس کی
 طرف اشارہ کریں گے شاید یہ کہیں نہ

بہم خبر بد ز خواہاں منہ خیال ہے
 چہ کنم چہ کنم نہ نمکسند لکھن لکھن
 وہ دن طرقت سے دھوی مجتہد صاحب پر ہی ہو گا۔ جی تنقید فرمائی۔ ایک بات اور فرمادیتے کہ سوال تو
 یہ تھا کہ تنقید کی حرمت پر قرآن و حدیث سے مجتہد درگاہ میں دیس بیان فرمادیتے اور جواب یہ کہ ہے
 کہ جو کوئی عرض دے جب کہہ کر داخل شریعت کرے وہ ذمہ دار ہے۔ سوال اڑا سماں جواب اڑیساں ہو رہیں
 بخیر جواب دیر جائے کیا نہ غلو میں بھی کوئی نیا اجتہاد ہوا ہے۔

نہ پر دی تیس نہ فسراد کریں گے
 ہاں طرز جنوں در ہی ایسا دیکھیں گے
 جو آپ نے لکھا تھا اسے ہاتھ نہ کر کے دیکھیں جنوں پہ توہم پیر کرے۔ لکھے دیکھنے نہ ہے کیا
 نمبر۔ میں تو گویا وہ لا جواب بات فرمائی ہے کہ ہزاروں کے طریق بھی جو کہ چرچا میں گئے ہوں گے مجتہد
 صاحب فرماتے ہیں کہ میندی صدر و غیرہ پھر کفر سے کہہ رہی ہیں جاتی ہیں نہ بھٹ پڑ کر انڈیا واسطہ کیا و ناں
 نیز بخاری شریف پڑھ کر محدثین اور مولوی جہاں بیٹھادی و نیز کتب کثیفہ پڑھ کر شواہد کا رد کیا ہے
 تو تنقید ہند پاکہ کرتی ہیں چھب کیا۔

ایک کام میں اسی مضمون کو کھلیے، واقعی اب تو ہمیں جی آپ و حیات زار پر رحم آتا ہے مجتہد بوجہ بات
 کہ آپ نے تنقید کو بے مشورہ لکھنا شروع کر دیا، بندہ نے تو یہ عرض کیا تھا کہ ہمیں معلوم ہے عدم تنقید کی
 برصفت ہے رات کو فتح علیہ الرحمہ اب دی عینی و غیرہ شرح دیکھیں اور صحیح کو تنقید کو حرام کہنا چاہیے
 اور بیان دہی کیا جاتا ہے۔ جو عقیدین نے کہا ہے ہم تو اس کو کھنچ کر لیتے ہیں کہ آدمی جس بنیاد پر کھنچے
 کسی میں چھید کرے کہاں ایک مضمون کو دیکھ کر اس کا نام نہیں اور اپنی طرف منسوب کر کے مجتہد بننا اور
 یہ فرمانا کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہو رہا ہے اور جن لوگوں نے اس مضمون کو قدان و حدیث سے لکھا ہے

لن کا نام نہ لینا بلکہ اس کو حرام اور شرک کہنا یہ تو بے شک ہیکڑا ہی ہے اور کبر کسی معنوں پر اعتراض کرنا
 ہم لوگ تو عیندی اور صدر اور انھوں اور عصب طریح و جلابین و بیض و ی و بخاری کے قول کو
 ان کی طرف منسوب کر کے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ تو ٹھیکہ ہی نہ ہوئی ٹھیکہ ہی تو جہاں ہوتی کہ کہتے تو
 وہی جو ان لوگوں سے کہا ہے۔ مگر ظاہر یہ کہتے کہ ان مسائل کو ہم نے نکالا ہے۔ ان مضامین کو ان کے اصلی
 نکات سے ان کی طرف نسبت نکرتے اور اس کو چھپاتے۔ آپ بھی اگر ائمہ مجتہدین کے اقوال کو اور محدثین
 و مراح حدیث نے اور فقہانے جو مثل نکسین بن کو منسوب تو انہیں کی طرف کرتے اور پھر یہ فرماتے
 کہ یہ بات تو ان کی جانتے ہیں اور اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے تو یہ ٹھیکہ ہی نہ ہوتی آپ کے یہاں تو غضب یہ ہے
 کہ کسی امام کا نام لینا حرام میں داخل ہے۔ تاہم مسائل گویا آپ ہی کے نکالے گئے ہیں یہی وہ ٹھیکہ ہی ہے
 جس کو بندہ نے بیان کیا ہے اور جس کا جواب خدا پر ہے قیمت تک نامکمل ہے۔

بندہ نے یہ بھی تو عرض کیا تھا کہ جو بات در کسی مکتبہ نے نکالی ہے اور اس کے دلائل بھی مذکور ہیں
 اگرچہ وہ داخل ہماری سمجھ میں آجائیں اور ہم اسے پسند بھی کریں مگر اس مسئلہ کا نکلنے والا وہی کہ جانیگا
 دوسرے لوگ ان اقوال کے نقل کرنا سے ہوں گے ان کو اس امر کا جہتہ نہیں کہیں گے بات تو اس کی
 ہو۔ و منسوب اپنی طرف کرنا یہ ٹھیکہ ہی ہے فریضہ شہرم کون ہو۔ اسے این گن ہیست کہ در شہر شامید اشہ
 پھر فرماتے ہیں معلوم تھا کہ آپ کا جنہیں سفر غیر مسجد کون تھا جس کے سامنے آپ نے اتنی طویل
 تقریر فرمائی اور پھر چپ ہو گیا غائب تھے بعدی مرحوم نے جواب دینے سے اسے منع کیا ہوگا؟

اگر ذہول کا وقت دیا ہو اور لیکسلا یعلم بعد علم شیخ کا مصداق نہ ہوا ہو۔ تو
 عذر فرمائیے کہ آپ ہی نہ ہوں۔ رہی یہ بات کہ اس وقت جو ب کیوں نہ دیا تھا۔ اس وقت فاضل
 صاحب شدت کا مرتبہ نہیں تھا تھا تا نا۔ زہ دار العلم سے فریغ ہو کر تھکے تھے۔ کتابیں کچھ تو یاد ہوں گی
 اساتذہ کا فیض شامل حال تھا کاش اگر اس وقت بھی شیخ سعدی مرحوم کے فیض سے پہلے فرماتے۔ تو یہ
 مذمت نہ ٹھانی پڑتی۔ شیخ سعدی مرحوم فرماتے ہیں۔

نہر جہاںے مرکب تو ان تھن کہ جہاں سپر باید نہ فتن

اس وقت شیخ صاحب کی تقلید فرمائی تو چھبے اس وقت اجتہاد کے نشہ میں جواب تحریر فرمایا
 تو ہم وہ کچھ نہیں عرض کرتے اپنے تئیں ہیست در وقت فریضہ کچھ نہ فرما کر اس کو تھاتے ہیں۔
 نمبر ۳۰ میں جو ارشاد فرمایا ہے۔ وہ بھی سی و شوری مطلع کیا چھپا ہو است جس کا پہلا تھا۔ ۵
 جوئے گل ناز دل دو دہرہ غافل جوئے بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

مضبوط تو یہ ہے کہ جیسے نو مسلم دین کے ساتھ ہی ساتھ جبہ دینی میں جاتی ہے قرآن شریف و بحاری شریف کا دین ترجمہ ہی مجتہدین کے لئے کافی ہے چنانچہ ابھی آپ نے ہی قرآن و حدیث پر عمل کرنے کی قابلیت یہی بین فرمائی کہ حدیث سے کوئی کمزوریت ہو جائے چاہے ترجمہ ہی میں دیکھ ہو۔ قرآن و حدیث سے مسائل استخراج اور ان پر عمل کرنے کے لئے ترجمہ کی ضرورت ہے۔ تو جیسے قرآن و حدیث سے مسائل استخراج کرنے کے لئے بس ترجمہ معلوم ہو جائے اسی طرح ہم ہیئت کے مسائل کے استخراج کیلئے تو عرب و اسلام کی ضرورت ہے وہ سامنے موجود ہے غلطی ہذا انیسویں صدی کے مسائل معلوم ہونے کے لئے زبان عرب اس کے آثار معلوم ہونے چاہئیں ترجمہ معلوم ہو جائے بڑے بڑے غیر متقیدین جیسے قرآن و حدیث پر مجتہدین عمل کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان مسائل میں بھی دعویٰ نہیں ہوتا کہ ہم خود ان مسئلہ کو آسان اور کلام عرب سے استخراج کریں گے درائن میں ان کی تقلید کرنے کی کیا ضرورت ہے جب وہ چیز ہمارے پاس بھی موجود ہے جن سے انہوں نے مسائل نکالے تھے تو ہم ان کے محتاج کیوں ہوں۔

پچھلے ائمہ میں نے تو بہت کچھ لکھا اور پھر بھی بدشواری ماکول میں ایک بار دی مجتہدین کے برابر و مستوان برساتی مجتہدین میں ہے کہ جو دین میں تو غیر مہر مہر کے ساتھ مجتہدین میں مگر اور معلوم میں تمام عمر میں بھی جبہ کا نام دیتے ہوئے دم نکالتے ہیں۔ فریضے اس شبہ کا جواب جناب نے کیا دیا یا اب کیا دے سکتے ہیں۔

مثلاً جناب نے غلط دی ہے صحیح یہ ہے کہ جو شخص گزری کی ایک دو کتاب پڑھ کر کہے کہ مجھے وہ قابلیت ہوئی ہے جو بی۔ اے دے کو ہوتی ہے مجھے آسمان کی ضرورت نہیں فقط ایک دو کتاب پڑھ کر سنا کافی ہے تو اس کو عاجز کرنے کو یہ کہا جائے کہ تو انگریزی کا عالم تو کیا ہوگا۔ چار کو سود نہ جوتہ سیتے دیکھتے ہیں میرا جوتہ تو گنا تھو دے۔ تو فرمائیے کہ اس میں کوئی ضرر مندہ ہونا چاہئے۔ یا نہیں۔ بے پڑھے لکھوں کو جانے دیجئے۔ غیر متقدمہ ہی کو پیش فرمائیے کہ جیسے چند کتاب میں پڑھ کر مجتہد ہونے کا دعویٰ ہوتا ہے اور فاضلین میں ہر ہونے کے بھی مدعی کیوں نہیں ہوتے۔ وجہ یہی ہے کہ دین میں فقہاء ائمہ مجتہدین نے کئی پکٹی بنڈیا دے دی۔ اس کو کھاتے اور غلامتے درمکھر کی کوتیر میں۔ اور معلوم میں یہ بات کہاں نصیب ہے۔ وہاں و سمبہات سے کتابوں کے مسائل میں برکت سمجھ میں آتے ہیں اور اجتہاد و نصیب دشمن ہے اور یہ فرما کہ یہ مسئلہ مجتہدین میں سے کسی بزرگ نے یہ کام کئے ہیں جو آج یہ پکارے

مسند میرہ غیر متقدمین سے طلب کرتے ہیں

ستم دیدہ غیر مقلدین کی تو خوب ہی حضرت اس گریہ کیکن کو جب اللہ تعالیٰ نے ہر نہ دے تب تو فتنہ دہک

داعی جس طرح سے قرآن و حدیث کو ائمہ مجتہدین نے سمجھا ہے اس سے تو ہم بے نصیب ہیں اور جس طرح سے مقلد مقلدین غیر مقلدین نے سمجھا ہے اس کے لئے دہلے کہ خدا محبوب رکھے مگر باوجود ذہنی غیظ و نفرت سے خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھا سمجھتے ہیں چنانچہ مشاہدہ ہے جس کے سب سے ائمہ مجتہدین مراد توداتی اپنے کو علوم قرآنیہ سے بے نصیب سمجھتے ہیں اور جو آپ جیسے بزرگواروں سے یہ معاملہ کر لے وہ اپنے کے ساتھ ائمہ مجتہدین سمجھتے تو یہاں ہے مقلدین خدا کے فضل سے سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس سمجھنے کا دینہ قلیل نہیں سمجھتے اور سمجھتے ہیں کہ سمجھتے ہیں ۔

انکس کہ بداند و بداند کہ بداند اور اس پر خود از سبذ فیروزہ جهانند
و انکس کہ بداند و بداند کہ بداند اور نیز خرویش کمنندل بہ ساند
و انکس کہ بداند و بداند کہ بداند در جمل کرب ابد اندھہر بہ ساند

یہ تفسیر درجہ حضرت مجتہدین غیر مقلدین کو بہت کم ہو۔ اور اول درجہ مقلدین کو۔ ہم کو تو اپنا نادان ہونا مسلم ہے پھر ہم اس پر چڑھے کیلے مگر بات یہ ہے۔ بُرے سے بُرا متمول بھی سلطان وقت کے سامنے اپنے کو فاضل اور ذرا سی جانتا ہے اور چوسے کو کہیں ستر یا لمبی کی گول گئی تھی۔ اس نے ہزاری کی دکان اور پٹائی کی آڑہ کا سامان لورڈ لگا دیا تھا۔ اپنی اپنی بہت اور اپنا اپنا ظرافت ہے۔

العدل میں تجارت گنجی ہے | حاشیہ لانیہ میں بتا رہا ہے "مفتاب اسو کا مہ یا کبر راتم سے یہاں ناظرین اس کی تصحیح فرمائیے" | کوئی فقرہ دیکھا ہے (راوی) دائمی کیل کا کون انکار کر سکتا ہے کالی ای کا مقابلہ تو اچھا کرنا آتا ہے۔ آئے اللہ کا نام ہے۔ کتاب کی غلطی سے فقرہ رہ گیا ہے۔ اس جملہ میں وہ ہے اور یہ تو کوئی قاض بھی تجویز نہیں کر سکتا کہ کوئی شخص کہے۔ میرا تمہارے ذمہ ہزار روپیہ ذمہ سے غلطی علیہ کہے دیں کہ بے دہ ہے کہ یہی کہیں تمہارے ذمہ ہزار روپیہ قرض ہے۔

(العدل بالمع شمسہ ص ۷۷)

مسئلہ کا جواب مسئلہ میں اس سے قبل مذکور ہو چکا ہے علاوہ کی ضرورت نہیں۔ اور یہ بھی یاد رکھ کر چکا ہوں کہ تنقید کا مضمون صرف استدلال نہیں ہے کہ جس قوں کی نفس الامری ادا واقع میں دلیل نہ ہو اس کو قبول کیا جائے یہ تنقید مذہب کی طرف ہے تقلید کے یہ بھی معنی ہیں کہ جس قول کے تسلیم کرنے میں دلیل کی ضرورت نہ ہو۔ اگرچہ نفس الامری ادا واقع میں اس کے تسلیم کرنے کے لئے دلیل ہو۔ بلکہ حاشیہ کلام میں بھی دلیل ہو۔ اس کا تسلیم نہ بھی تقلید کہا جاتا ہے۔ اور ثمار ابو کے تمام خواص و عوام سر بھی کہ مقلد ہیں بلکہ اس کے علاوہ اور معنی بھی عرض کر چکا ہوں یہ تنقید کو بغور ملاحظہ فرمائیے۔ اور جواب سے شرف فرمائیے

تو بارہ کچھ عرض کروں۔ اب اگر اجازت ہو تو یہ عرض کر دوں۔ کہ چند سال غیر تقلید رازی مگر تقلید عدم تقلید رازی
 نمبر ۲۰ سے متعلق عرض ہے کہ مسلم الثبوت وغیرہ کی عبارات بے محل تحریر و نقل کی تکلیف کیوں فرماتے ہیں
 بلکہ بار عرض کر چکا ہوں کہ یہ مقلدانہ رنگ حضور کے منسوب نہیں اور مسلم الثبوت کی عبارت سمجھنے کا یہ طریقہ
 نہیں یہ تو رس کی بات ہے مگر جی چاہتا ہے تو پیر و دانشور میں چند روز کے قیام فرمائیے پھر خدا
 چاہے یہ بے محل عبارت لکھنے کی جرأت نہ ہوگی۔ تقلید غلامانہ ذکر بعض و علمائے کھنڈ و حکم ہے اس میں عوام
 اور خواص سب برابر ہیں یعنی مذکور ہنری و رسول عیدہ سلم کے مقلد ہیں اور ہر محلی اور رئیس کے مجتہدین
 بلا تشکیک اسے مقلدانہ کہیں اور رسول کی ہم صیۃ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقلدین ہیں پھر ایسے مقلدین کا
 جاع میں اعتبار نہ ہوگا تو کیسے لوگ کا جاع میں اعتبار ہوگا۔ چونکہ مقلد کے معنی متبادر وہ ہیں جو عوام
 میں پائے جاتے ہیں اسوجہ سے یہ لکھتے ہیں حدیث جاع میں کیا امام محمدی و ابن حجر نابین ہام دینی و غیرہ
 کا برہنہ مقلدین امت کا اعتبار نہ ہوگا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم جمعین۔

اور علماء و علماء اجاع میں تو ہر مجتہد کا بھی اعتبار نہیں یکاش اگر سب مسلم الثبوت ترائی مقلدین
 کے مجتہدین کو نہ دیکھتے تو وہ جو کہ ان عالمائے کمال کے بعد و چھترہ لاکھ کا غلط ہو زیادہ فرمادیتے جن
 مقلدانہ کا جوع میں اعتبار نہیں ہوگا۔ وہ عوام میں زیادہ ترائی غیر مقلد مراہیں۔ جو وہ میں اپنے مقلدین
 مجتہدین کی تقلید کر کے مقلد و مقلد ہو کر بقول اشعری جہر تقلید میں مبتلا ہوتے ہیں اور علماء سے یا وہ
 علماء راہیں جو درجہ اجہاد کو نہیں پہنچے۔ ایسی ہی مولوی اور علماء میں جیسے حج کل سے بعض مولوی فاضل
 عالم ہوجاتے ہیں مگر ان کی حالت آپ مجھ سے زیادہ جہت میں۔ یاد ہوگا امر دہ کے منظر میں کالی پیر
 نے بھی مولوی فاضل ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ پھر آپ نے ان سے جو کچھ کہا تھا وہ باذرا بیٹھ کر سن لیا
 لا یصلہ بعد علم غیث کا مرتبہ اسی حاصل نہ ہوا ہو۔

مجتہد پنجاب سے ایک | دہان فائیکے ترجمہ میں کتابیہ عالم ہو۔ و اتقوا یہ اجہاد تو قابل
 لغرض کے برفیہ کا طالب ہے | ہے نثرین تسم کے شے لی ہوں خدائی صاف کیا آپ نے مجمع
 ت فرمائیے کہ اس کے لیے جب آپ نے نزدیک تقدیر عدم علم خدائی ہے۔ درسی جہ سے تقلید
 عرب کے اس میں تحصیل علوم شرعیہ و تبارک ہے تو پھر آپ نے نجش کے موافق مقلد ہو کر مٹا کا ہوئیے ہو
 کتابہ اس کو لغرض کوئی وضع فرما۔ جیسے تقلید کا مقصد یہ ہونے کہنے کا وہ نہیں کہہ کر دینی ہے جسے
 سے ہوئی ہے جس کے یہاں مقلدانہ رنگ مقبول ہی نہیں صرف استمداد عرض کرتے ہیں کہ مقلدانہ ہی
 وفاق فرمائیے کہ باوجود اس علمائے مشہور کے کہ یہ مجتہد العصر ان کے کلام کا مصلحتی نہ سمجھے اور یہ قول ہے

ہے ہمیں تو امید نہیں کہ ان باتوں سے اب معتقدین راضی ہو جائیں گے آپ کی خوش قسمتی ہے کہ آپ کو وہ قدر دان ملیں کہ نہ مجتہدین کی دلیل سے بھی نہ انیس سو اور آپ کی یہ دلیل باتوں پر بیان نہ کرتا رہوں اگر ایسا ہو تو خسار بحت تجارت ہم و ما کا انوار امتدین کے مصداق یہ نہ ہوں گے۔

بندہ نے عرض کیا تھا۔ اہل علم کی خدمت میں عرض ہے کہ یہاں چند رسالت اور جوابات میں جن کی طرف اشارہ ہے۔ یہ اور اس کے علاوہ اکثر مقامات میرے مضمون کے ایسے ہیں کہ مجتہد صاحب کو جانو خبر ہی نہیں۔ اور وہاں انہیں کچھ کہنا تعابی نہیں۔ ناظرین نے بھی ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ در اگر خداوند عالم دمنصور ہے اور یہ سنوں رسالہ کی صحت میں جمع ہوا تو پھر میری عرض کریں گے کہ ان مقامات سے نہ معلوم مجتہد صاحب سوتے بٹے گئے یا کیا وجہ ہوئی جس کی بنا پر سکوت محض ہے

نمبر سوم میں فرماتے ہیں "اہل حدیث مورخہ ۲ ذی قعدہ ۱۲۸۱ھ میں بمبئی آئے ہیں کہ تنقید کا غلط قرآن حدیث میں نہیں یہ صرف علماء اصول کا اعتدالی نقطہ ہے۔ اس لئے ان کی تحریر میں دیکھ جائے گا کہ وہ اس معنی میں اسے جتے ہیں کہ جہاں مجتہد صاحب نے یہ حقیقت بیان فرمائی ہے۔ وہاں ہم نے بھی اس کے متعلق مفصل عرض کر دیا ہے۔ ناظرین اس مقام کو ملاحظہ فرمائیں۔ جہاں ۲ ذی قعدہ ۱۲۸۱ھ کے اجماع کا ثبوت ہے۔ اہل حدیث تنقید کو ملاحظہ فرمایا جائے عشاء ۱۲۸۱ھ پھر فرماتے ہیں کہ

"گویا میں اپنے علمائے فن سے دریافتوں ایک تو اس وجہ سے کہ قادیانیوں کی کتاب میں دیکھتے دیکھتے شاید اس درجہ پر پہنچ گیا ہوں کہ بروری وظلی کی طرح میں اپنی اصطلاح میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں۔ اور دوسرے یہ کہ اپنے علمائے اصول کی اصطلاح کے تحت گفتگو کرنے میں کچھ ضعف معلوم ہوتا ہے یہ دونوں امر صرف اس وجہ سے بیان فرماتے ہیں کہ اس آراء شد کہ چپ نشود آخر کچھ کہنا بھی تو چاہئے"

بدوہ نو۔ عرض کر رہا ہے کہ تنقید کی حرمت کو اب دیکھنے کے بعد معتقدین کی کتاب کے معانہ کے اور ان کے کہ کیا یہ تسلیم نہیں فرماتے ہیں تنقید کی حرمت آپ کو قرآن و حدیث سے بیان دہانی چاہئے۔ ہمارے علمائے اصول کی تعریف و ذکر فرمانے سے کیا تعین۔ بندہ تنقید کی تعریف کو تو قرآن و حدیث سے ثابت نہیں کرتا۔ میں تو اس کے حرمت کے دلائل کو دریافت کرتا ہوں کسی شے کی حرمت سے

قرآن و حدیث میں نہیں گئے۔ یا علم سون کی کتاب میں جو ما انا علیہ و احبابی کے بعد پیچ ہوئی ہیں کتاب حرمت کے دلائل کا مطالبہ۔ کہاں تنقید کی تعریف۔ اگر یہ حالت تھی تو آپ کی تنقید کو لے کر کیا گوارا فرمے گا کہ آپ کے دشمن نے کھیر سو کر ان کے کا ارادہ کیا ہے۔ آپ خود بھی غور فرمائیں کہ من چھ سریم دینورم چھ سراہ احمد یہ قعدہ کیا ہے کہاں قرآن و حدیث سے یہاں

سنان تک شور ہے۔ اور گر کچھ توجہ بھی برتی تو خدا جیسے یا تم کرتے ہو یہ سارے مبتدعین میں کیا ہے۔ اگر وہ کسی فن کی طرف توجہ فرماتے تو ان فنون کے موجدان کے سامنے رات گئے۔ وہ جسے سننے کو مقولہ شہور ہے یہ معلوم نہیں کہ کہاں تک ثابت ہے۔ مگر مضمون تک صحیح ہے کہ شیخ بوعلی سیدنا نے فقہ کی طرف توجہ کی اور حضرت امام محمد رحمہ اللہ علیہ کی تہوں کو یکساں تو بہت کوشش کی اور یہ ہمارے شخص اگر فلسفہ و منطق کی طرف بھی توجہ کرتا تو ہم کو ہونے کو جگہ پائی نہ رہتی۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔ العدل ان شاء اللہ فیہ۔ مگر عدل کے پھیلنے کا تہیہ کر چکے ہو مگر آپ کی خوش فہمی اور زور اجتہاد ہے کہ عدل کا مقابل آپ قرآن و حدیث کو بیان فرماتے ہیں۔

خدا مان قرآن و حدیث کو عدل اور جلال کے واسطے غلام ہیں مگر اس واسطے کہ وہی غلام ہوں جیسے روغن ملہیت کی مٹی کے آئیں ٹھکانا کیسے ہیں ویسے نہیں۔ انھیں مقابل ہے اور بے شک مقابل ہے مگر تشریف غیر متدین کا جن کا علم آپ نے بعد آپ خداوند عالم مقتدین کو بھی توجہ دے کہ وہ حاصل کے خرید نہیں پھر آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ جس کی بے حد آپ فرماتے ہیں مولانا آپ کا حق ہے کہ آپ کسی مریضی چیز کے عدل و حرام ہونے کے متعلق سن کر ان علماء مجدد اگرچہ میں سے چارہ کا جواب نہ دیں۔ تو آپ کی ٹھکانی بجا ہے حاشیہ لکھتے ہیں کہ فرماتے ہیں۔ امام ایک رضی اللہ عنہ سے چالیس مثلے پوچھے گئے جن میں سے چارہ کے جواب دے سکے۔ باقی کے نہیں فرماتے۔ حالانکہ وہ مسلمان تھے۔

اسی کی طرف اشارہ ہے (راہنوردیت)

مجتہدین کی | ہمیں تو میدان میں ہونا ہے مجتہد صاحب کوئی بات بھی نہایت مفید میں نے جانتا ہے | صحیح فراموش گئے ہندو تشریف کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے یہ تفسیر کے

محقق تشریف کے سوا کیا تھا کہ وہ حد و حرمت کے ترک فرض واجب مباح کی بات۔ اور یہ مسئلہ بھی رد ہے جو منہج چکا ہے۔ جو تشریفی عالم پیدا ہوتا ہے تو اس کا اولین فرض یہ ہوتا ہے کہ وہ اس پر پورا زور لگائے اور اجتہاد کی داد دے مگر جواب کا یہ صنوم ہے کہ شیخ المنظرین درمختار مجتہدین نے خود نفس نفس پرانقلاب خود تکلیف فرمائی۔ مگر وہ تفسیر کی تعریف کو صاف کیا کہ تفسیر کے حکم کا پتہ ملتا ہے ہوقیہ التفسیر۔ ایک جگہ تفسیر کو وجب فرض مباح بدعت ترک حرام کی طرف تفسیر کرتے ہیں۔ پھر دوسری جگہ بھی فرماتے ہیں کہ قرآن و حدیث میں اس پر مذہب مثلاً کا حکم ہے نہ لو کہ اس کا مجتہد کے حکم کا مطلب ہے تو مجتہدین کے تشریف ہی کے سمجھیں تو ہمیں۔ وہ ہی مثل

جہاد سے بڑھ گیا ہے۔ کیونکہ آپ تو میراث کا جو بڑے دیتے ہیں۔ چاہے وہ تو میں ایک بت کا بھی
 نہ ہو۔ کاش اگر پہلے کہ مرحوم حضرت شیخ سعدی مرحوم ہی کے کلام پر عمل فرماتے تو بھر تو باقی رہتا۔ مگر
 اگر خدا خواہد کہ پردہ کس درد

نمبر ۱۰ میں رشا و بوتا ہے مفصل جواب بحديث نو ذہن ۳۲ جون میں ماخذ ہو جواب لاجواب بھی
 عرض کر دیا گیا ہے۔ وہ بھی ناخیزین نے ماخذ فرمایا ہوگا

نمبر ۱۱ میں بندہ اپنے کے سرنگد میں عرض ہے مجھے ڈر ہے کہ آئندہ میں کر خود میرے وجود
 ہی پر عرض نہ فرمے ہوں گے۔ تہذیب صاحب تعجب ہے کہ جواب والا اس قدر عجبت سے کام لیول لیتے ہیں
 جواب کے حقوق میں بحث سے بھی پہلے جواب لیتے کہ قصہ ہوتا ہے۔ خیال فرمائیے کہ مکالمہ حال تمام
 ہونے پر معمول ہوتا ہے۔ سر پہنچے۔ یہ کلام تہذیب سے دروغ میں کلام میں کلام تہذیب کے متعلق سوال
 ترتیب کے یہ خبر صحیح ہے یا غلط اور جواب جانتے ہیں تو اس میں تعجب کی کیا بات ہے کوئی شخص کہے
 خدا ایک ہے اس کا کیا دلیل ہے تو آپ وہاں ہی تعجب فرمائیے کہ وہ ایک سوال کلام میں خبر تھی
 پھر میں نے جواب دیا ہے کہ میں ہی قوت نہ دے رہا ہوں۔ تو آپ خدا سے قاضی در رسول اللہ
 علیہ السلام و ائمہ کرام پر عرض نہ فرمائیے۔ یہ کچھ عجیب طرز کا جواب ہے۔ تو لالہ بت جس کا
 حال نفی لایست ہے۔ پھر لالہ بت میں ثابت ہے یہ کہ کلام ہے کہ یہ بت میں نفی ایک میں اثبات
 یا وہ ہے خدا کے نفس ذکر سے غرضی یہ کوئی غرض نہیں مگر تا یہ جو کچھ دیتے ہیں جہاد کی
 چادر پر ختم دے جاتے ہیں کا نتیجہ یہ ہوگا کہ سچا در کو جو تائید کے چادر ہوگا۔ اس کے بعد
 جیسا کہ نے ۳۰ دقتہ کے بعد بیشک کے معنی کہ برین فرمایا ہے جس کا جواب لاجواب بغیر خدا
 تہذیب تصدیق علیہ السلام شائع ہو چکا ہے ناظرین خدا فرمایا ہوگا۔ مجھے اس کے جواب کا انتظار ہے
 آپ فرماتے ہیں اور یہ بھی بتایا جئے کہ خدا دروں کی حالت کا نام تفسیر میں بہت شائع ہے
 کہ حق تو اس میں ہے کہ اس تہذیب معنی عام کی تفسیر بھی صادق آتی ہے یا نہیں یہ اس کا
 فروغ ہے یا نہیں اس کے متعلق اگر پہلے کوئی دلیل ہو تو وہ درجست و رد اب تک تصدیق جائے
 ورنہ یہی بتایا جائے کہ خدا کی طاعت کو یہ بت نہیں پایا جاتا کہ کیا جاتا ہے درودوں ایک
 ہی میں وجب تھا کہ وہ تہذیب سجدت و طاعت خدا دروں کے تہذیب ہی پر جائے گا۔ جہاد
 مفہوم اگر طاعت خدا کو تہذیب میں کما جاتا و تہذیب دروں کے تہذیب میں کما جاتا ہے کہ تہذیب
 تہذیب صادق نہیں کہتی تو اس کی دلیل بیان فرمادی جائے۔

اور علم اور اجتہاد دونوں مراد ہیں چونکہ مجتہد صاحب کا طرز استدلال معلوم نہیں اس وجہ سے ہمیں
کچھ عرض کرنا قبل از وقت معلوم ہوتا ہے ہم یہ نہیں اور وہاں سے جواب ملے کہ ہمارا استدلال یہ
کب تھا یہ اس وجہ سے اتنا ہے

نمبر ۳ میں فرماتے ہیں مفصل الطہریت مورخہ ذیقعدہ میں ملاحظہ ہو جو جو مجتہد صاحب نے
تحریر فرمایا ہے شکر یہ کہ ساتھ اس کا جواب بھی مدینہ ناظرین ہو چکا ہے۔ اسے بھی اس کے ساتھ
ہی ملاحظہ فرمائیں

نمبر ۴ میں قرآن مجید اور حدیث شریف پر عمل کرنے کا طریقہ ارشاد ہوتا ہے جو امر قرآن شریف
حدیث سے بغیر ایچ بیج کے ثابت ہو وہی شاہدہ قرار دیا جائے چنانچہ ارشاد ہے ولقد یسرنا القرآن
یہ نمبر سلسلے، جہاد کا جو اور تمام دین کا لب لباب تھا مگر میں اس قدر تواتر ملی ہے کہ پوری
چار سطر بھی نہیں اور گویا اس قدر مل ہے کہ اس میں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت ہی نہیں اللہ اکبر
یہ ہے غیر مقلدی یہ ہے عمل بالجہاد اب تو یہ عرض کرنے کی آپ اجازت دیجئے کہ غیر مقلدی دین سے
عداوت اور سیدھا جہیم کا ارادہ ہے اب جو بات قرآن و حدیث سے بغیر ایچ بیج کے ثابت ہو اسے شاہدہ بنا لیا
جائے باقی تو ترک کیا جائے یا کیا کیا جائے تو اب آپ فرمائیے تازہ روز حج زکوٰۃ وغیرہ تمام اشیاء سے تو باوجود
بھیگے سو اسے بید ایچ بیج کے کوئی چیز بھی ثابت نہیں ہونی ایچ بیج سے گمراہ اختلاف ہے اور مطلب یہ ہے
کہ موافقہ کو لیا جائے و مختلفہ کو چھوڑ دیا جائے تب تمام ممالک اسلام ہاتھ آتے جاتے ہیں۔ اور اگر ایچ بیج
سے کچھ دیر مزید ہے تو اسے ظاہر فرمایا جائے تعلیق تو ترک بدعت حرام کفر فہر تو عمل نہیں کر سکتے رہا
قرآن و حدیث اس پر عمل کرنے کی بدیت میں کل ساری زمین مغربوں میں ملتی جن کا مطلب فی جنات ہے نہ ہو
تو نہ یہ اب غیر مقلدین کا حکم نہ مال ہوگا۔ اور جو غیر مقلد بنا کر آپ میں لیا ناچیت ہے میں
سے ناٹے اس بات کو اتنی کر کے کفر و کفر خدا کر کے

کہتے کہتے رک گئے ورنہ ابھی تمام جمیل جاتے۔ و اس عمل بالجہاد کوئی کسے نہ جوتھا کرنا تھا وہ
معلوم ہو جاتا مگر سمجھنے والے اب بھی سمجھ گئے ہوں گے وہ خوب پہناتے ہیں چور کو کھانیے والے
یہ بھی تو فرما دیجئے کہ قرآن و آسمان کریم کیا ہے اس میں تو کوئی چیز آپ کے نزدیک مکمل ہے
ہی نہیں پھر وہاں تو جو کچھ ہو گئے ایچ بیج کے ہوگا۔ پھر قرآن و حدیث سے کوئی چیز ثابت ہو۔ اور
ایچ بیج سے ثابت ہو۔ آپ کے مذہب کی حقائق اس کے کیا معنی ہوں گے۔ یا یہی طرز تعلیم ہے۔ جس
کی سمجھ دیکھنے کی ہر بات ہے دارالعلوم دیوبند میں تو یہ طرز نہیں ہے شاید مدرسہ رحمانیہ میں ہو۔

جی طرز سے تو خدا کے لئے مسلمانوں کے حال پر تم کھاتے مجھے اب دلی جانے کی ضرورت نہیں
 رہی جب سے زیادہ میں وہ طرز تعلیم کے مشق و ترویج سے ہی ہوں گے آپ کا یہی طرز تعلیم دیکھ کر کسی غیر
 کے طرز تعلیم کو دیکھنے کی متاثری نہیں رہی ہے وکل النصید فی جوف العزا
 آپ کو دیکھ لیا گیا تو یہ غیر مقلدیت کا مرتع دیکھ لیا غیر مقلدیت کی کوئی اداسی جو آپ میں نہیں
 ہے تو ایسے غیر مقصدی کہ آپ کی غیر مقلدیت سے یہ غیر مقلد ہی صحیح سمجھے دودھ بھی پیتے سے یہ کو
 بیشک مری الخ و اغترال وغیرہ وغیرہ کیا کیا آپ ہی کو معلوم ہوگا کہ اساتذہ میں ہی کوئی وہی
 ہے کہ اس سے جہنم بھی پناہ ملتا ہے

ومن ركب الشور بعد الجواد انكر ضلحه والغيب

آپ تو دار حرم دیوبند میں پڑھ کر غیر مقلد ہی کے شریک بن گئے اور جنہوں نے تعلیم کو غیر
 مقلد سے پائی ہے وہ قتل مشہور ہو گیا اور نیچے پھانسی ہو گئے آپ کی یہ تحریر دیکھ کر بہت
 فحش ہو رہا ہے شہر حرم حال معلوم ہوتا ہے

گر بر ہو کر بر ہوتا تو خیر ایک بات تھی وہ سنگت بھلا ہو کر برا ہونے سے ہے
 خدا رحم فرمائے غیر مقصدیت کی نحوست سے محفوظ رہے نبی کا مشہور مناصرات کیا کہتے تھے
 میں نے اذیت یہ بھی تو لیکھ لیا بعد علم شیعہ کا زمانہ بھی نہیں پھر یہ علم کیوں ہے
 آپ غیر مقلد تھے یا کوئی اور تھے مگر من حیث عدم العلم کے طالب علم تھے میں نے شریعت کی
 بے پروائی کیا کہیں گے پھر آپ یہ شعر تحریر فرماتے ہیں

بیا در قوم زمان تا بیتی عالم دیگر بہشت دیگر و لیس دیگر آدم دیگر

واقعی بندہ حاضر ہو تو غیر مقصدی میں مہینے میں ہی پائیں زمانہ تو یہ ہے العلم و فتن
 نخل مجتہدین غیر مقلد ہی کے ادب شن و کتب و دن انما العزیز استن اجتہاد لمل
 شتن انحدرت ہر مدیت انفس عمل کردن تبرائی بدن لایبت مہ ہے

الحاصل آپ تک جو پڑا ہے اس سے کونست جائز غیر مقلدیت کے لوگوں کو یہی حاصل ہے اور بقدر
 غلط اور سلف نیچان کے کسی قدر ادا دل درجہ کا غیر مقلد ہو گا ہم ہی نہیں شیطان بھی رہتا پھر تباہی کہ
 جنت آدم کو بدلتے تو بدلتے، و علیہ السلام ان کے آپ میں خدائی جنت میں نہیں جاتا ہے یہ نہیں بھیر
 جی چاہیں نبویاں مگر غضب تو یہ ہے کہ شیطان کو غیر مقلدیت سے بھی نکال دے شیطان نے جو رکھا کر کیا
 اگر مرد و ابد ہو الخ و بارین خلاق ہو احد ہی وجہ سے ترک تقلید کے خداوند عام کا مقابلہ کیا

سر کو ہتی یک دم صفا، اس بابہ لایق ز تھا، اس کو بھی میں سے مٹ نہا، تب میں تو پھر شیطان نے یہ
 کیا ترک نہیں ترک، اھ سنت تورات دین ہی آدمی کرتے ہیں، بزم مندر میں کیا دھن لے گئے
 سنا جتے سو پڑنے دیکھیں، خیل کے مقدسین، خدا کی گتے سن ہیں، جو بک تک سنتے رہے۔
 نہ جہنم، نہ ہی جہنم، یہ تہنقات یورپ، سب سب جہنم سے

هين ارباب نعيم نعيمها والعاشقون مسكين ما يتجوع

مرثی کی قدر عرض ہے کہ شیعہ کی نسبت تو یہ کو اختیار ہے جسے جہاں دیکھیں وہی غیر
مقدس ہے مگر مذہب و سنت کو زبردستی کا خیال ہے وہی جہاں جس جنت کا ذکر قرآن شریف میں آیا
ہے ہم تو سب میں ہیں گئے سنت پر و مسرت و مسرت غیر مقتدین و ساری جہاں ہے۔ ہم
انہیں پرانے دم کی اور اس میں یہاں شیعہ و نسب غیر مقتدین کی کو مذہب ہو۔ ہاں اس قدر اور
عرض ہے کہ جو بھی تہی ہوئی یا دوپٹہ کی پیر کی دیکھیں کہ میں یہ حدت پسندی ہے تو
خداوند مہم دروس دیجئے نہیں ہے کہ دوسرے بھائی غیر مقتدین بھی مرثیوں بہار
نقدیوں سے و موزادہ تان خدمت دیگر و میں دیجئے کہ بھی غلط زاریات دیکھتے ہیں کہ بہت
مرثیہ تہی کرتے ہے موزادہ تان خدمت دیگر و میں دیجئے کہ بھی غلط زاریات دیکھتے ہیں کہ بہت

محدث مذکور شد پس جو غنیمت کافیه بودی شد تا صاحب دست تحریر فرمایند
که چون در این مصورین عصر میں سخاوت قبول و نافرمانی و غیر اینها
موجودی در مرتبت تین شصت بود و در مرتبت اول و دوم و غیر اینها
میں شریعتی غنیمت غنیمت بود و غنیمت غنیمت غنیمت غنیمت
بموجب ملک اس پند است غنیمت غنیمت

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

الہی و فرشتے جو مضمون قلب میں ہے اگر لوہے ہو گیا تو ٹٹا۔ اللہ تعالیٰ بوجہ وقوت فیصلہ کن ہی ہو گا۔ قلم بھی اور غیر قلم بھی دماغ فریبی کہ وہ مضمون پورا ہو جائے پھر وہ فیصلہ کن ہو گا۔ فیصلہ کن سے بھی زیادہ اسے اللہ تعالیٰ عزت بخشے گا یہ اس وقت معلوم ہو گا تب تو صرف یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے خلاص کرے اور میری مدد فرمائے مسلمان بھی آمین کہیں

حضرات کبار میں مضمون اور کبار جمہوری صاحب نے خیر فرمایا ہے کہ اس بقیہ مضمون کو جو فیصلہ کن ہے فیصلہ کن سے بھی زیادہ ہو گا جلد نکل کر سکا کہیں کچھ زیادہ کہیں تو مجھے ملے گا کہ تو نہیں سکتا کہ کسی تیرائی کو شرمناک کرے کہ ہمارے اکابر علماء دین دہائے ایسے مور میں یہاں خدانہ واقعہ چھپ بھی نہ سکے اس دیر اور غلط بیانی سے کام لیتے ہیں رعوں میں وہ جرات نہیں کر سکتے۔ جب ان حضرات مجاہدین کا ان امور میں یہ حال ہے تو جہاد کا کوئی جہاد بتائے مقلدین پر تو اطمینان ہے مگر جو کچھ تیری غیر مقلدوں کے دل میں اپنے بڑے کچھ اصرار نہیں ہوتا اس وجہ سے کہ وہ اسے جدید کے خلاف سمجھتے ہیں اس بنا پر مجھے گمان غالب ہے کہ مولوی صاحب کی اس باقیمتہ غلط بیانی پر ہنستے ہنستے دراندیشی اس سخت شامت کی کچھ بھی قدر نہ کرے ہوں گے مگر ان کو مینے سے پہلے یہ تو خیال کر لینا چاہیے کہ تعقید ائمہ کو حرام اور بدعت و شرک ثابت کرنا بھی تو مشکل ہے ایسے مشکل کام میں ان کے مرم و دست کو دھکے لگیں تو میں انکو ہنسنے کی بھی اجازت نہیں دوں گا۔

عشق کی راہ ٹھن کو کوئی ان سے پوچھے نہیں کیا جانے غریب اگلے زمانے وال

اتباع سنت کا دعویٰ اور غلط بیانی میں یہ جدت بدعت سے

چاہا کہ صرف صلیح بار ہے بدعت پسند قلم جو ہونے کو ہے ہم پر نیا ہونے کو ہے

پھر نہاتے ہیں۔ ایدہ ہے کہ وہ مومن ہم کو یہ شعر پڑھنے کا موقع نہ دیں گے۔

بے وقوفی خوبی ہے نہیں جو کچھ میں وصف تئیں جہاں ایک وفا اور سہی

مگر آپ یہ وعدہ فرمائیں کہ بلکل درجہ موقعہ شعر پڑھیں گے تب تو اس شعر کے پڑھنے کا نہ اب

موقع ہے اور نہ خدا چاہے آئندہ ملے اور اگر جھوٹے منہ میں تحریر فرمائیں گے تو بے موقعہ ثواب بھی

پڑھیں گے ہی اور ہم یہ عرض کریں گے۔

تازہ عمر کھایا کئے ہم میں وہ پاکیزہ فرائض اور کہ کھایا ہے جمہوری قسم کھائی ہوئی

کیا اس کا اثر ہے کہ ہمارے قلم کا یہ فقرہ کہہ دوں یہ فقرہ دیکھ کر قلم روک لیا

کہ بقیہ بھی آجائے مناسب نہیں کہ ہم اپنے دوست کو اظہارِ مافی الغیبر سے مانع ہوں فرمائیے آپ نے یہ وعدہ کو پورا فرمایا۔ یا اس کے خلاف کیا جس کے تعلق پہلے بھی عرض کر چکے ہوں۔ فرمائیے اب میں یہ شرٹ پر ہوں وہ مواعید عرقوب لہا مثل و ما مواعید ہا الا لا باطل یا آپ کے یہ شعر کو بغیر سیر دہرا دوں وہ

لے ثنا کو نسی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں ضعف اتنے ہیں جہاں ایک نے فنا درہی
بوالوفاء نام تیرا اور وفا کا دشمن اس عشق چھینیں یک وفا درہی
اس کے بعد عرض ہے کہ خدا کے فضل سے پھر آپ کی توجہ سے مضمون کا فیصلہ نہ ہرانا بت ہوئی گیا
اگر وعدہ بھی کرتا تب بھی بقیہ مضمون کے لکھنے کی ضرورت باقی نہ تھی۔ اس سے دورہ بارہ ذیہ بدکن گیا
ہو سکتے کہ تہذیبوں کے اعلیٰ درجہ کے مجتہد اور اس المنظرین نے سر سے پیر نہ یہاں سے چوٹی
تک کا زور لگایا۔ مگر خدا کے فضل سے ایک بات کا بھی جواب نہ ہو سکا تو پھر اب اہل ذہن مضمون
لکھنے کی ضرورت کیا باقی رہی ہاں اگر خداوند تعالیٰ کی تائید شامل حال ہوئی تو ممکن ہے کہ بقیہ
مضمون بھی لکھ جاوے واللہ تعالیٰ اعلم

نمبر ۴ میں آپ فرماتے ہیں "ہم جو اہل معیار الحق پہلے کئی دفعہ تبا آئے ہیں کہ ایسی سید کو جو
سے جو بیک ترقی دینا جو مقلدین کرتے ہیں فقط ہے۔ معیار الحق کوئی صحاح کی کتاب ہے۔ یا
قرآن مجید کے کسی پارہ کا نام ہے۔ کوئی حینفہ سمائی ہے۔ آنر کیا ہے معیار الحق کی عبارت ہم پر حجت
ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمایا ہو گا۔ معیار الحق کا حوالہ صرف
ایک جگہ یاد ہے جہاں جناب نے مذہب اہل حدیث بیان فرمایا ہے۔ بار بار حوالہ معیار الحق کا کیا دیا
ہے۔ مجھے معلوم نہیں مگر یہ بھی غلط نہیں تو مجھے مطلع فرمائیے گا۔ مضمون ہوں گا

علاوہ انہی بندہ تو دلیل و رافض کرتا ہے دلوں تو آپ نے اہل حدیث کی مذہب بیان فرمائی ہے
جس کی دلیل کا ذکر بھی نہیں۔ پھر یہ حوالہ غلط ہوا یا نہیں۔ بندہ نے سوال ہفتم میں تقلید کی تعریف
کی تحقیق چاہی ہے جو اصل مسئلہ میں ہے یہاں تو دل کھول کر آپ کو تحریر فرمانا چاہئے تھا مگر نہ
کوئی جواب ہے نہ دلیل فقط ایک غلط حوالہ سے کام لینا فرمائیے اس کو دنیا کیا ہے گی لوگ سنیں گے
تہائی روئیں گے مگر ہم دونوں کو منع کرتے ہیں وہ شکر کریں یہ صبرِ حب آدمی کے پاس جواب نہ
ہو تو کہاں سے لائے اگر یہ بات نہ ہوتی تو مضمون کا فیصلہ نہ ہوتا کیسے ثابت ہوتا غیر مقلد چاہے
کچھ کے مقلدوں کو تو مولوی صاحب کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

نمبر ۴ میں فرماتے ہیں حضرت عمر کو بدعتی یا ناز تراویح کو بدعت کہنے کا جواب پہلے پہلکا معافی
چاہتا ہوں۔ مجھے یاد نہیں شاید مدام دار نے جواب کا صرف ارادہ فرمایا ہوگا کچھ مضمون مفید کی نہیں
نمبر ۵ میں مجتہد صاحب نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے ناظرین بخور ملاحظہ فرمائیں کل مضمون کا حال یہ ہوا
۱۱) صدیق اکبر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے جو بعد شتر حصہ فاروقی اعظم رضی اللہ عنہ کے قول
کو تسلیم فرمایا۔ اس شرح صدر سے مراد یہ تھی کہ تجویز عمری کو عین مرفوع کے ماتحت جان لینے کے بعد فرمایا
۱۲) حضرت صدیق اکبر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نے گفتگو کے وقت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے
قول کو جب تسلیم فرمایا جب ان کی نظر میں حدیث الدین النصیبیؒ کے لئے ولکتا پھر پڑی
اس حدیث پر غور کیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تجویز جمع قرآن کو اس حدیث کے ماتحت
حدیث قرآن سمجھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے موافقت فرمائی کیونکہ اس میں کتاب الہی فرمایا
بصورت حفاظت تھی۔ اہل سہیل جب تک ان کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قول کی دلیل
الدین النصیبیؒ کے لئے ولکتا کہ وہ معلوم ہوئی تو انہوں نے قول فاروقی کو تسلیم فرمایا
نواب یہ دو ائمہ لامید کی تائید میں جو یا ترمذی مدظلہ

رس مقلد کی یہ نشان نہیں کہ امام کے ساتھ بحث کرے اور جب امام کا مشاہدہ اس کی سمجھ میں نہ
آئے نہ دے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت صدیق اکبر اور زید بن ثابت اگر فاروقی کی تقلید فرماتے تو اس سے
بحث اور مباحثہ نہ کرتے بلکہ چونکہ بحث در مشائخہ فرمایا۔ ماحولہ ہوا یہ تقلید نہ تھی بلکہ بعد مروج
بحث اس قول پر عمل فرمایا تھا جس صورت میں اس کا روایت ہے کہ امام کا یہ قول ہے

تو پھر وہ امام سے بحث کر کر مکتا ہے بعد غلام و بچان ہستہ کہ ایک کے ساتھ چوں وہ ہوا کہ
اس تمام خبر کا خلاصہ یہ ہے مولوی صاحب کی عبارت پر غلط فہمی دیا ہے کہ عبارت کو نقل میں
کیا نمبر اول کے متعلق فرماتے ہیں۔ حضرت عمری تجویز پر بحث کرتے ہوئے حضرت ابو بکرؓ کی نظر اس

حدیث پر پڑی۔ یہ صورت زمین ثابت ہے اس حدیث پر غور کیا تو حضرت عمری کی تجویز جمع قرآن کو
اس حدیث کے ماتحت حدیث قرآن سمجھ کر حضرت عمر سے موافقت فرمائی۔ کیونکہ اس کتاب کی خواہی
خواہی بصورت حفاظت تھی۔ یہ کہنا محبت صاحب نے بطور جرم و ذنوب تحریر فرمائی جس کا غلط
نامک نہیں ہے جب تک کہ خود صدیق اکبر اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہما نہ فرمائیں

لہذا ہماری درخواست ہے کہ وہ حدیث صحیحہ مجتہد صاحب جیش فرمائیں جس میں وہ دن حضرت نے
فرمایا ہو کہ من غلو کے وقت ہماری تکرار اس حدیث پر پڑی اور اس وجہ سے ہم نے حضرت عمر رضی اللہ

کے قول کو تسلیم کیا۔ ورنہ بے اس دلیل کے ہم ان کے قول کو تسلیم نہ کرتے
اگر مولوی صاحب نے یہی کوئی صحیح روایت پیش فرمادی تو ہم اس کو بصد شکر یہ قبول کر کے اس
استدلال کو واپس لیں گے۔ ورنہ یہ ثابت ہو گا کہ مولوی صاحب نے دو حلیل مقدمہ میں ہر مرتبہ فقرہ
کیا۔ اور جھوٹا ہر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے علم غیب ثابت کرنے کو کفر بتے ہیں تو مولوی
نثار اللہ صاحب کی کیا تحقیقت ہے۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ اگر مولوی صاحب اس کلام کو بطور گمان پیش فرمائے کہ ایسا ہو سکتا
ہے کہ یوں معاملہ ہوتا ہو تو اس نوبہ ان کو مفید نہ تھا۔ کیرنگہ وہ اس پر مٹا۔ میں تو تسلیم بقول
بالذلیل ہوئی۔ تو یہاں ان کے لئے بعض ظن و تخمین مفید نہیں۔ یہ جب تک ناممکن ہے کہ جب تک
وہ دونوں حضرات خود نہ فرمائیں کہ ہم نے اس وجہ سے اس قول کو تسلیم کیا ہے۔

دوسرے اگر یہ واقعہ جتنا تو صدیق اکبر زین بن ثابت سے جب انہوں نے یہ عرض کیا تھا کہ آپ
وہ کام کیسے کرتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ کیا ہو تو فوراً وہ حدیث الدین المصیحة
للفکر والکتابہ کو پیش فرمادیتے۔ مگر یہ حدیث پیش نہیں فرمائی بلکہ نہ ہی کہا جو حضرت فاروق اعظم نے
کہا تھا۔ تو معلوم ہو کہ مینور میں سے ایک کو بھی اس حدیث کا خیال نہ آیا۔

اور جتنا مستند ہے کہ جس حدیث کی طرف صدیق اکبر اور زین بن ثابت کا فرمایا تھا۔

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایسے ہو گئے کہ باوجود مسئلہ پر غور فرمانے اور مناظرہ کرنے کے بھی صحیح حدیث
پہنچا کہ جب فاروق اعظم نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کے ذکر ارادہ فرمایا تو فرمایا
تو فرمایا اس کی دلیل کو بھی غور فرمایا ہو گا۔ جب حدیث کل کے برائے ان کے سیر کے مجتہد بے دلیل نقل نہیں کرتے
نوا تاجر مجتہد ایسے عظیم الشان مسئلہ کو خلیفہ کے درپردہ پیش فرمانے کا ارادہ فرماتے اور اس کی دلیل
نہ سوجھ بے بظاہر کہیں ہے۔ تو اگر ان مسئلہ کی یہ رقی و دلیل موتی جیسی کر کے چھوٹا ہتھکڑی سمجھ جائے
اس کو تو حق غم مبنی، عدل و عنہ نہ سمجھ سیرے نہ ایک تو حال ہے مگر ہمارے جو غم بے لیب ان کو
جتنی کہہ کر بتایاں درست کرتے ہیں۔ اور دوسرے وہ حضرات اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی مثال ہیں
کے بتایاں کرتے ہیں وہ جو چاہیں سو کہہ لیں

مگر یہ ترجیح فرض کرتا ہوں کہ نہ اس حدیث کا بغور غور فرمایا ہو اور نہ ہی اس حدیث کو یہ نہیں
کو ورنہ مناظرہ کے وقت ضرور ذکر کرتے اور نہ فرماتے کہ کہہ دیتے ہوتے۔ بلکہ یہی دلیل کو ذکر کیا اور زین
بن ثابت کو دلیل نہ بتائی اور عقل ہی نہ پائی کہ خود عقل ہوں یا نہ فاروق اعظم نے ہی اس کو ذکر فرمایا

شاید وہ بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا امتحان لینا اور اپنا مقلد بنا چاہتے تھے اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صاف بات نہ فرمائی کہ ہاں واقعی آپ کے قول کی دلیل یہ حدیث ہے۔ نہ زید بن ثابتؓ نے اس حدیث کو ذکر فرما کر تقلید کی دلیل کو باطل کیا۔

اب میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ صحابہ بالخصوص شیخین اور زید بن ثابت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اذہان عالیہ اس سے پاک ہیں کہ جمع قرآن کی دلیل وہ اس موقع پر حدیث مذکور کو سمجھیں کیونکہ حفاظت قرآن ہی کی بنا پر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی جمع قرآن کے خواہاں تھے چند حدیث میں خود مذکور ہے قرآن شریف کے تلف ہونے کا خوف ہے اور بجز جمع کرنے کے کوئی صوفت نہیں تو حفاظت قرآن کو جو مجتہد صاحب نے بڑے غور سے نکالا ہے۔ وہ تو خود فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کلام میں مصرع موجود ہے اور کیا یہ مشدہ ہی کسی کے نزدیک معنی ہے کہ مسلمانوں پر حفاظت قرآن شریف اور اس کا باقی رکھنا فرضی ہے باوجود مصلحت کے بھی کیا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اس کی تلاش ہوئی کہ حفاظت قرآن کی کوئی حدیث ہے جو حدیث مذکور سے جمع قرآن کو حفاظت کے تحت میں داخل فرما کر جمع قرآن شریف پر راضی ہے

گھنگھو تہیں صرت مقتدی۔ کہ بے شک جمع قرآن میں حفاظت ہے اور حفاظت ہے ہی ضروری مگر کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں بی بی امراں کو نہیں جانتے تھے۔ ضرور جانتے تھے پھر جب آپ نے جمع قرآن نہیں فرمایا۔ تو میں کیسے جمع کروں۔ حدیث مذکور سے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس شبہ کا کیا جواب ہوا۔ معلو اللہ العظیم کیا صحابہ بالخصوص شیخین بھی رضوان اللہ علیہم اجمعین کسی اخبار کی بیخبری کے مجتہد بنے تھے جو ایسے بے تکلی فرماتے؟

اب مجتہد خجاب فرمائیں کہ اگر یہ حدیث سمجھ میں آئی بھی تو شبہ کا اس سے کیا جواب ہو سکتا ہے پھر جب یہ نہیں تو اس سے شرح صد کیا یہ بات تو وہ کہہ سکتا ہے جس کو حدیث کا ترجمہ نہ آتا ہو۔ یا نہ سمجھتا ہو۔ یا سمجھ کر غلط بات کہے حضرت عمرؓ کے کلام میں جمع قرآن کی مفصل وجہ مذکور ہے۔ کہ حفاظت قرآن شریف ہے جمع کے نہیں ہو سکتی۔ حضرت ابو بکر صدیق اس کے کسی مقدمہ پر منع پیش نہیں کرتے بلکہ معارضہ پیش فرماتے ہیں کہ اس میں مغالطہ ہے۔ مگر اس کا کیا جواب ہے کہ آپ نے (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کیا اور جو آپ نے (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں کیا وہ میں کیسے کروں۔ اس پر دلیل بھی معلوم ہوئی تو کیا کہ جمع قرآن میں حفاظت ہے اور یہ وہی بات ہے جس کو پہلے سن چکے ہیں پھر اب جمع قرآن کو تسلیم کیا اس کا حاصل تو یہ نکلتا ہے کہ پہلے حفاظت قرآن فرمادی نہ جانتے تھے مگر اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس حفاظت قرآن ہی کی غیر ہے اول تو اس کو وہی کہے گا جس کا اہان منع ہو گیا ہو۔ دوسرے جو معارضہ تھا۔ وہ جواب باقی ہے ہمارے پاس کہ

وہ تسلیم کرے جس کی عقل منہ بگشتی ہو۔ اور صحابہ ایدہ بالخصوص شیخین رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان اس سے رفیع ثم رفیع ثم رفیع ہے۔

ایک غیر مفید اور وہ بھی تہرائی آج فرماتے ہیں۔ اس روایت میں قابل غدبات صرف یہ ہے کہ شرح صدر سے کیا مراد ہے جس پر پہنچ کر حضرت ابو بکر اور زید بن ثابت نے حضرت عمر سے توافقی کیا۔
تو نہ یہی گئے سلیمان را چہ شناسی زبان مرغان را

جس کا اللہ تعالیٰ نے شرح صدر فرمایا اس قوم سے تو عداوت ہے پھر شرح صدر کا مطلب کیسے سمجھیں گے
شرح صدر کا مطلب ماشاء اللہ کیا پاکیزہ مہیمہ میں آیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ ہاں بعد شرح صدر ہونے یعنی توحید
عمری کو حدیث منوعہ کے ماتحت جان لینے کے موافق ہو گئے من لیسہ یجعل اللہ لہ نوراً فیما لہ
من نور اس شرح صدر کا اصل تو پہلے میں عرض رکھا ہوں کہ یہ تو کچھ ہی شرح صدر نہیں مواضع صبیحہ
ہی باقی رہتا ہے جو شبہ پہلے اس پر تھا۔ وہ اب بھی باقی ہے پھر شرح صدر کیا۔

حضرت عمر نے اپنا دعویٰ دلائل بیان فرمایا۔ مگر حضرت ابو بکرؓ دلیل کی کچھ پیدا نہیں کرتے یا بالکل تیز نہ کر
معارضہ پیش فرماتے ہیں حضرت عمرؓ کیف افعل شیئاً لیس فی فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی پرواہ نہیں کرتے یا بالکل تسلیم کر کے ہو گا اللہ خیر فرماتے ہیں اور صدیقی دیس کے جواب کی طرف
اصلاً توجہ نہیں فرماتے اور دعویٰ اس قدر بدیہی سمجھتے ہیں کہ دلیل کی بھی ضرورت نہیں آخر صبا کا دیباہی
شرح صدر ہو تا بہت جیسا شرح صدر فاروق اعظم کا ہوا۔

یہ شرح صدر جس کی قیمت تمام علوم بھی نہیں دے شرح صدر جو محض عقل پر موقوف ہے وہ شرح صدر جو صاحب
حصہ رسالت ہے وہ شرح صدر جو محض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق میں ملتا ہے وہ شرح صدر جس کے
سامنے تمام مائل اور براہین ماتہ جوڑنے میں اور ایک نظام سے زیادہ وقت نہیں گزرتے تمام دلائل کے لشکر
اسی سلطان کے لئے ہیں تاج ایک صاحب نہ قد شام کہتے ہیں کہ اس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ کسی حدیث
کے ماتحت کسی تجویز یا کسی مسئلہ کو سمجھ لیتا۔ یہاں شرح صدر تو پھر مہزون اور پاگل ہشتی، درمہ، گوماصل یہ جس
قدر فرق ہا طہ ہیں کیا وہ اپنی توجہ زیادہ باطل خیالات کو کسی امت یا حدیث کے ماتحت نہیں سمجھتے۔ کیا ان
صبا کا شرح صدر ہو گیا ہے

شرح صدر وہ نور ہے کہ مجاہد کے قلب میں من اللہ فیض ہوتا ہے کہ دنیا کے تمام دانش، اس کے
روبرو اندر میل و گرد ہیں اگرچہ بظاہر اس کے سامنے ایک دلیل جزی بھی نہ ہو۔ مگر وہ اپنے من یقین سے
مل نہیں سکتا۔ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جو اہل اپنی نیت اور رسالت پر شرح صدر ہوتا ہے صحابہ رضوان اللہ

علیہم اجمعین اور دوسرے مؤمنین کو جو خدا کی صفاتی اور اس کے صفتوں سے علیہ السلام کی صفت پر ہیں
 ہوتا ہے اور ایک ادنیٰ سے ادنیٰ اور جاہل سے جاہل مسلمان کو جو ایک دلیل بھی نہ بیان کر سکے مگر اس کو
 ایسا شرح صدر اور عقلی نور میں دیتا ہے کہ اگر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے جائیں تب بھی اس میں
 شک نہ ہو کہ کئی شے نہیں ہوتی ان تمام مواقع میں شرح صدر اور نور ہے مگر دلیل کا نام ہی نہیں یہ مرتبہ
 استدلال سے کہیں اعلیٰ اور بالا ہے مزید توضیح کے لئے عرض ہے کہ بسا اوقات شرح صدر ہوتا ہے اور دلیل
 نہیں ہوتی جیسے کہ حدیثیں لکھتے ہیں محدث ماہر بعض اوقات بعض اس مسئلہ کی وجہ سے جو مارت حدیث کو جو
 سے اس کو حاصل ہوتا ہے کسی حدیث کو منسلک کرتا ہے اس وقت اس کے ذہن میں علت کوئی نہیں ہوتی بعد
 میں اس کو غور سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث کے محلول ہونے کی فلاں وجہ ہے یا بعضے تجربہ کار کو دل کسی
 ایسے شخص کو جو بظاہر ائمہ یا پرہیزگار معلوم ہوتا ہے فرادیت ہی رہے کہ اور بدعاش یقین کر کے
 اس کو گرتی دیکھتے ہیں اس وقت وہ اس کی جہلنی کی کوئی دلیل دریافت کرے تو نہ وہ کوئی
 دلیل بتا سکتے ہیں نہ ان کے ذہن میں ہوتی ہے۔ ہاں ان کو اس کے بدل چلن ہونے کا بلا وجہ چیزی اچھے
 تجربہ کار بنایا ماضی یقین ہوتا ہے جو تحقیق کے بعد صحیح نکتہ اس طرح جن حضرات کو فائدہ قلب
 سلیم دیا ہے اور واقع میں مجتہد ہیں ان کو جس کسی امر کے متعلق یقین اور اطمینان قلب اور شرح صدر ہو
 ان کے سینہ میں ایک نور اور ایک غیر متزلزل حقانیت پیدا ہوتی ہے۔ گو اس وقت کوئی جزئی دلیل بظاہر
 حاضر نہ ہو۔ مگر وہ اس کو حق ہی سمجھتے ہیں۔ اور بعد تحقیق کے وہ حق ہی ثابت ہوتا ہے یہ ہے شرح صدر
 جو کہ دلیل کا محتاج نہیں۔ بلکہ بعض دفعہ دلیل اس کے بعد پیدا ہوتی ہے اللہ کبھی یہ شرح صدر دلیل کے

بعد حاصل ہوتا ہے فتدبر فیہ

اور ظنیہ میں دلیل کا حاصل صرف ظن و تخمین ہے وان الظن لا یغنی عن الحق شیئاً
 مگر شرح صدر میں ظن نہیں قطع و یقین کا علی ترتیب ہوتا ہے اکثر دلیل ظنی ہوتی ہیں جن سے ظن حاصل
 ہوتا ہے مجتہد خود بھی غلط کرتا ہے دوسروں کو بھی غلطی دیتا ہے۔ مگر اس کو شرح صدر نہیں کہتے
 ہم تو شرح صدر اس کو سمجھتے ہیں جو بھی عرض کیا کہ جس مجتہد صاحب ہمارے خیال کو باطل کرے
 اپنے خیال کی تصحیح فرمادیں حضرت عرفا و رواق کا اس قوی دلیل کے مقابلہ پر بار بار قسم کھا کر یہ فرمانا ہو
 واللہ خیر صدیق اگر سمجھتے کہ ان کا شرح صدر ہو گیا ہے۔ ورفاق کا شرح صدر ہوا ہے تو یہ
 شک ہے اگر غمیری ہے۔ اگرچہ سرور و دماغ سے علیہ السلام اس کو نہیں کیا۔ پھر ان کا بھی دیا ہی شرح
 صدر ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ بھی دلیل کوئی نہیں بیان فرماتے زید ابن ثابت سے ہی یکہ بیان ہے

جو فاروق اعظم کا تھا۔ اور یہاں سے بھی وہی جواب ہے اور دلیل معلوم ہوتی تو یہ حدیث کیوں نہ پڑھ دیتے
مؤمنوں نے بھی بار بار وہی فرمایا۔ ہوا اللہ خیر اور ان کا بھی شرح صدر ہو گیا۔ امد وہ بھی زندہ ہے
وہی جو نہ مرنے سے۔

اگر خدا کو منظور ہے اور اس مضمون پر اسرار تو وہاں عرض کروں گا کہ مجتہد مجتہد سے اس بار دلیل
قول تسلیم کرنا کہ قید کرتے ہیں۔

غیب را بروئے دیگر است آسمان را قیامے دیگر است

الفرق نہ شرح صدر کے یہ معنی ہیں نہ ہو سکتے ہیں۔ کہ تجویز غری و یک حدیث کے تحت خیال فرمایا
لیا جو شخص کی شان رفیع کے بہت خلاف ہے بلکہ ظاہر حدیث سے جو یہ ثابت ہوتا ہے کہ صریح اگر کہہ دیں
کے مقابلہ میں فاروق اعظم نے کوئی دلیل قرآن حدیث سے نہ بیان فرمائی اور یا یہی حدیث اگر نے زید
ثابت کے ساتھ ساتھ فرمایا۔ اور پھر تمام صحابہ بھی اس قول کو جس کے ساتھ دلیل بخور نہ تھی تسلیم کر کے
میب نے فاروقی تفسیر فرما کر تنقید و تحقیق کے ساتھ جواب دلیل سے ثابت کر دیا اور نفس الامر
میں کوئی دلیل اس قول کی تسلیم کے لئے ضرور ہوتی ہے۔ ہاں اس وقت کلام میں مذکور نہیں ہوتی چنانچہ
اس مضمون کو تقلید و تفسیر میں سرزن کر چکے ہوں

اس تشریح کے بعد دوسرا خود صاف پڑ گیا یعنی یہ بھی غلط ہے کہ صاحب کبر اور نہ بن ثابت نے
فاروقی تجویز کہ جب تسلیم فرمایا کہ جب اس کا ماتہ حدیث مذکور ہونا ان کی سمجھ میں آگیا نہ وہ پیر
نکار ہی کرتے رہے اور انکار ہی کرتے رہے۔ ناہان اگر کم مضمون۔ کہ بغیر ملاحظہ فرمائیں اعادہ کی ضرورت
نہیں ہے۔ تفسیری بات البتہ قابل بیان ہے کہ جب انہوں نے تنقید کی تھی نہ تو اس ہی مرتبہ قبل کیوں
نہیں فرمایا۔ مراجعت کیوں کی اور متقدم کر کے یہ حائل ہے کہ وہ چون و چرا کرے۔ اور جب تک اس کا
مشدد اس کی سمجھ میں نہ آجائے جب تک نہ اس کو بخور ملا۔ غلط فرمایا جائے کہ تقلید کرنیوالے ایک
توجہ میں جن کو اس علم نہیں ہوتا۔ یا معمولی سمجھتے ہوئے ہیں مگر دلیل کو سمجھیں اور ان کی تنقید
کریں اس و صحت ان میں نہیں ہوتی ہوسکتا کہ لوگ یہ کہہ علم ہوں۔ اور اس کو سمجھیں اور
قرآن حدیث تفسیر وغیرہ علم سے بھی عاجز و ناتواں ہوں۔ گرجا کا درجہ نہ کہتے ہوں جسے بالعموم مندھے
مقتدر ہر مذہب سے یہ کہیں و کتابیں ہر فن کی دنیا میں موجود ہیں اور ان کل کے اکثر و عیان اجتہاد ان
کو سمجھ ہی نہیں سکتے تفسیر سے متقدم وہ حضرت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے خود ان کو مجتہد نہایا ہے مگر کسی مشدس
دوسرے مجتہد کی تقلید کرتے ہیں۔ یہ ضرور نہیں کہ مجتہد ہمدان ہو۔ یہ ممکن ہے کہ ایک مجتہد کو کوئی مشد

سمجھتا نہ آدے اور وہ دوسرے مجتہد کی تقلید کرے پہلے درجہ کے مقلد کا یہی حال ہے کہ چونکہ وہ بالکل
 بے علم ہے اس کو چون و چرا کی گنجائش نہیں علیٰ ہذا النقیاس جو علماء مجتہد نہیں اور انہوں نے کسی امام کی
 حسن ظن پر یا یقین کی بنا پر یہ معلوم کر کے کہ اس کا قول قرآن و حدیث کے موافق ہوتا ہے یا نہ ہو کہ وہ ہم
 سے ہم میں ہزار بار درجہ بڑا ہے اور ہم کو درجہ اجتہاد حاصل نہیں اس کے قول کو بلا دلیل تسلیم کرتے ہیں
 اور اس کے قول کا قبول کرنا دین کے بیان کرنے پر موقوف نہیں سمجھتے چاہے دلیل مذکور ہو چاہے نہ ہو
 نہ ہو۔ در دلیل ہونے کے وقت اگر دین سمجھ میں نہ آدے جب بھی اسی قول کو تسلیم کرتے ہیں یہ لوگ
 ہی دلیل دریافت نہیں کرتے لیکن اگر دریافت بھی کریں تو اس کا منشا یہ نہیں ہوتا کہ اگر مجتہد دلیل
 نہیں کرے یا بیان کرنے کے بعد سمجھ میں نہ آدے تو اسے قبول نہ کرے بلکہ وہ دلیل معلوم کرنا ضرورت
 اس وجہ سے ہوتا ہے کہ مزید اطمینان ہو جائے یا اگر کوئی غیر مقلد دریافت کرنے لگے تو اس کے سامنے
 بیان کر دی جائے اپنے عمل کے لئے دلیل ضروری نہیں سمجھتے اور بایں معنی تقلید کے لئے یہ ضروری نہیں
 کہ قول کے ساتھ دلیل مذکور نہ ہو۔ چنانچہ اس کو عرض کر چکا ہوں۔ ہاں تیسرا درجہ کہ مجتہد مجتہد کی تقلید
 کرے۔ اس میں مجتہد دوسرے مجتہد سے دلیل دریافت کر سکتا ہے حجۃ بھی کر سکتا ہے۔ اور اگر اس کا
 بے دلیل مخرج صدر اور اطمینان نہ ہو۔ تو اس قول کو رد بھی کر سکتا ہے۔ اور اگر بے دلیل ہی اطمینان ہو جائے
 یا جو دلیل اس کے نزدیک مخالف مکتبہ ہے اس کو دوسرے مجتہد کے سامنے بیان کرے مگر وہ اس کو قابل اتقا
 بھی نہ سمجھے تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ میری دلیل اگر واقعی قابل توجہ ہوتی تو ضرور اس کا جواب دیا جاتا مگر یہ دلیل
 بے عمل ہے اور اس کے پاس جو دلیل ہوگی وہ ضرور اس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہوگی اس بنا پر ایک مجتہد
 دوسرے مجتہد کا قول مان سکتا ہے اور اطمینان نہ ہو۔ تو رد بھی کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ مجتہدین مکتبہ
 وغیرہم ایک وقت دوسرے مجتہد کے قول کو قبول فرماتے تھے۔ اور دوسرے وقت رد و حدیث کے
 نتیجہ کر نیوالوں پر یہ امر پوشیدہ نہیں۔ الحاصل یہ غلط ہے کہ مقلد جس کی تقلید کرے اس سے نہ دلیل
 طلب کر سکتا ہے نہ حجۃ نہ مناظرہ۔ بلکہ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مقلد اپنے امام کے قول کو بے دلیل
 واجب تسلیم سمجھ کر پھر بھی مزید اطمینان کے لئے قبل تسلیم یا بعد تسلیم دلیل طلب کرتا ہے چنانچہ حضرت
 ابراہیم علیٰ نبیہما علیہ السلام کا قصہ قرآن مجید میں مذکور ہے رب ارنی کیف اتحی الموتی
 قال اولست بؤمن قال بلی وکن لیطمئن قلبی حضرت ابراہیم علی
 نبیہما علیہ السلام خداوند عالم کے قول کو بلا دلیل تسلیم کرنے کے مستعد تھے۔ اور خداوند عالم کو بھی ان کی
 محبت تھی۔ مگر پھر بھی مزید اطمینان کے لئے یہ سوال عرض کیا کہ اے رب مجھے دکھا دے کہ مردوں کو

کس طرح زندہ کرتے ہیں یہ امر بالکل حق ہے مگر مقلدین کو چونکہ چرائی یا بکلی گنجائش نہیں اور اس کو
 تو شاید مجتہد صاحب بھی ضرور تسلیم فرماتے ہوں گے اور اگر اصل مسنون کو پورا کرنے کی توفیق ہوئی تو خدا
 چاہے ہم اس مسئلہ کو اور زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کریں گے۔ مجتہد صاحب تکلیف فرما کر معذرت رتبہ
 بنورِ ملاحظہ فرما کر یہ تو قبول فرمائیں یا اس کا رد کریں حق امر کے تسلیم کرنے میں خدا چاہے ہمیں کوئی
 غم نہ ہوگا۔ مگر ہاں بات ٹھکانے کی ہونی چاہیے۔ مسئلہ ثبوت اور توفیق کی خبرات ہے حق نفس کرنا مفید
 نہیں مسلم الشیوخ اور توضیح میں جو کچھ لکھا ہے وہ صحیح ہے مگر مع سخیشت اس نہ دہراندہ غیبت
 تقلید کے معنی صریح ایک ہی نہیں جس کو جن بنے یاد کر رہے ہیں بلکہ اور بھی معنی ہیں جو تمثیلیہ تقلید
 میں مدیافت کر چکا ہوں اس کا جواب بارگاہ اجاب سے ملے گا تو پھر اور عرض کر دوں گا۔ اس وقت
 آپ کا ہی شعر بہ تفسیر میر عرض مذمت کرتا ہوں۔

نہ رکھ علم دہن بے ہودہ دیکھتے پھر تیرے تماشائے نادانند بے ہمتی رڑتے ہیں
 امید ہے کہ آپ اب مجھے کسی دوسرے درس میں جانے کا شہرہ نہ دیں گے کیونکہ بندہ نے آپ کا
 یہ درس دیکھ لیا۔ اور وہ بھی بخاری کا۔ میں یہاں تک بدخلق ہوں کہ اگر مقلدین کی شروع اور حاشی
 نہ ہوں تو غیر مقلدین تو شاید بخاری شریف کا صحیح ترجمہ بھی نہ کر سکیں نہ معلوم ان کو کس چیز پر ناز ہے۔
 سب کچھ مقلدین سے لیا اور پھر انہیں سے مقابلہ

اپنی تصویر پہ نازاں ہو تیار کیا ہے آنکھ نرس کی دہن غنچہ کا میر تباہری
 حاشی و شرح دیکھ کر وہ بھی اپنے کو محدث سمجھنے لگے خدا کی قدرت ہے یہ
 ناز ہے گل کو نزاکت پہ چڑھنے کی ذوق اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و زکات سے
 فرمائیے اس شعر کا یہ موقع ہے یا جہاں آپ نے تحریر فرمایا تھا آپ اساتذہ کے کلام کو بے محل چھڑک
 ان کی درج و سند پہ پہنچاتے ہیں جب ہمیں در معلوم ہوتا ہے۔ تو ان کو اس منزل سے تکلیف کیوں
 نہ ہوتی ہوگی۔ میں نے واقعی کسی غیر تصدق کو بغیر کسی کا درس دینے بٹے نہیں دیکھا پس سو کیا آپ کسی
 غیر مقلد کے ہتھ دے سکتے ہیں بشرطیکہ مقلدوں کا ملک حرام نہ ہو۔ اس نہ ہو پھر اصل کی بنیاد پر
 سے ہی حاصل کیا ہو۔ وہ بھی غیر مقلد نہ رنگ میں نقد وغیرہ پڑھا ہو بخاری شریف بھی صحیح معرہ ہو
 آپ فرماتے ہیں نمونہ کیا اچھا ہوتا کہ ہر مرد و بند کے حدیث خوں حب سے بھر دین آپ یہ سوال کرتے
 کہ اس حدیث میں شرح صحیح کی طرف سے کم از کم ان کا جواب تو آپ کو معلوم ہو چکا تھا
 اب بھی بندہ کو جواب دیوندا کا طالب علم ہی ہے رہے مگر اسوس کہ جواب قابض تمام نہ دیا مگر

قابل دے کر دیوبند کے طلبہ کو بھی بدنام کیا

پھر آپ فرماتے ہیں عماری تقریر کے خاتمہ پر میرے دوست نے ایک سوال کیا ہی طیف کیا ہے آپ
حضرت (الرحمۃ) کیسے جو معنی سمجھا دی ہو سکتے ہیں۔ یہ قیاس ہے فرمایا۔ صندوق مقتدران اعلیٰ صرف
دستی مجھے بھی یہی خیال تھا۔ مگر کیا کہوں۔ اربعین نے اس خیال کو بالکل غلط کر دیا غیر متقلدین کسی
کی جان کو روکنے میں کہ اس نے میں بھی بدنام کیا ماسی وجہ سے وہ براہ روی سے بھی خارج کر رہے ہیں
دیکھتے کس کل اونٹ بیٹھ۔ وقت کی بات ہے مہ

نہ اور میرے بوسے نہ اور میرے بوسے

حاشیہ پر تقریر فرماتے ہیں یہ فقرہ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ عرض یہ ہے کہ جب نام صحابہ نے فاروق اعظم
کے قول کو بطور دلیل تسلیم کر کے جمع قرآن کیا اور کوئی حدیث قرآن کی آیت بیان نہ فرمائی۔ تو یہ قرآنی
قرآن شریف غیر متقلدوں کے نزدیک بدعت عمری ہوا تو جیسے میں تریک بدعت عمری کہہ کر ترک کرتے ہیں
اس قرآن شریف کو بھی بدعت عمری کہہ کر اس میں پڑھنا ترک کر دینا چاہئے تھا اس کا جواب اگر کوئی
غیر متقلد یہ دے کہ یہ فقرہ منسوب صحیح ہوتا ہے جب ہم اس قرآن شریف میں اس وجہ سے پڑھتے اور قرآنی
قرآن ہے۔ بلکہ ہمارے پاس تو جمع قرآن کی کفر دین ہے جیسے اسی آپ نے مذکور کیا کہ ایک غیر متقلد
نے الدین النصیحہ کے ماتحت اس کو مستحسن کہا ہے تو ہر جمہور قرآن شریف میں اس وجہ سے
پڑھتے ہیں کہ وہ دلیل سے جمع قرآن ثابت ہے یا قرآنی بوسے تو وہ فاروق اعظم و دیگر صحابہ
مجھے ہم پر کوئی عقرب نہیں تو اس کا جواب عرض کیا تھا کہ ہمیں آپ سے عرض نہیں تھا تو صحابہ
کا تعدد ہونا ثابت کرنا ہے۔ تاکہ ہم ان کی تفسیر کر کے ما از اعلیٰ واصحیحہ میں ضم کر سکیں پھر
جندہ نے تو ایک امتثال کے طور پر عرض کیا تھا۔ مگر آپ نے اسے صحیح کر کے بتا دیا کہ اگر آپ کو یہ
نہ صحیح نہ ہو کہ بخیر عمری الدین النصیحہ کے ماتحت ہے تو آپ اس کو بدعت ہی فرماتے اور
کوئی اور ہی قول بنا کر بیٹھ۔ ورنہ شہر فرماتے مہ

ہم یہ دی قیاس نہ فرما کر رہیں گے ہاں ہر جنوں اور بی عباد کریں گے

چند ہوا کہ یہ حدیث صحیح میں آتی نہ نہ جمع قرآن شریف سے واقعہ ہونا پڑتا یا مجبور یہی فرمائی کہ
بیض فاروقی کو ہی پڑھنا صحیح ہے کہ اس کو کلمہ عقائد کو مصیبتی کہہ کر اہل مذہب و مذہب ثابت کرنے کیسے
بھی بیان نہیں فرمایا۔

کیا یہ عرض کرنا بے محل تو نہ ہو گا کہ جیسے جمع قرآن حفاظت الفاظ کتاب ہے۔ نقض طاعت

معانی قرآن ہے تو جیسے وہ معمول بہ ہے یہ بھی بجا پڑے وہ نہ کوئی اور تفسیر قرآن کہہ کر نہ معصوم کیا کی کہہ دیگا اور اجماع حدیث کو پھر دقت اٹھائی پڑے گی اور ظاہر ہے کہ جیسے تیسری لغات صحابہ نے فرمائی اس سے زیادہ اور کوئی نہیں کر سکتا تھا۔ اسی طرح نصیحت معانی جیسے فقہانے فرمائی ویسی اس کے بعد اور کوئی نہیں کر سکتا تو جیسے وہ حدیث الدین النصیحة کے ماتحت ہے نقد بھی سی کے ماتحت ہے۔ روزہ تو پھر باقی باقی فرمائی شائی وغیرہ وغیرہ معصوم کیا کی کرتے۔

اں یہ فرق ضرور ہے۔ در ہونا چاہئے تھا کہ وہاں چونکہ جمع صورت الفاظ کا تھا وہاں اعتقاد کی تائید نہیں اور فقہ میں چونکہ معانی کو جمع کیا گیا ہے یہاں اعتقاد کی تائید بھی اختلاف ہو جیسے جمع حدیث کہ وہاں الفاظ میں ہی اعتقاد ہے اور معانی میں نہیں۔ در ہونا چاہئے تھا کہ اگر حدیث میں اور فقہ میں ہوتے تو نہ معلوم یہ غیر متفقین مسلمانوں کو کہاں متباہ کرنے اور کس جگہ میں فنا اور کس دریا میں جہالت میں غرق کرتے۔

فَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّهِ وَرَافْسَا وَمِنْ سَيِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مِنْ يَّهْدِيْهِ اللّٰهُ فَلَا مَضَلَّ
وَمَنْ يُّضِلِّهِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ۔ آخر میں آپ اعلان کے عنوان سے تحریر فرماتے ہیں۔

”مومن کو معلوم ہونا چاہئے کہ جو حدیث و قرآن اور دین میں برہنہ برہنہ ہے۔ گمان بکلیغین ہے کہ آپ دیکھتے ہوں گے بلکہ ہمیشہ سے دیکھا کرتے ہیں۔“

مولوی صاحب صفت حیرت ہے کہ آپ کو اس قدر جھوٹ بونے کی عادت کہ آپ سے دیکھ بھلی کی غیر متفقہ میں یہ بھی شرط ہے نہ میں نے احادیث کا ہمیشہ دیکھا نہ مجھے اس کا فہم تھا کہ عقلمندی سے اسے نہیں لایا جاتا اس قابل سمجھتا ہوں کہ ان دقت اس میں ضائع کر اس اب بھی صرف پتہ متفق مضمون دیکھتے ہیں کہ میرے ہی متعلق ہی جو بعض بعض اور غیر متفقہ میں نے احادیث میں مضامین لکھے تھے۔ ان کو بھی نہیں دیکھا بعض اس نے فرمایا۔ تو ان کے فرماتے پر دیکھا بعض دقت کو سرخی مضمون دیکھ لیا۔ روزہ مجھے غیر متفقہ ہونا سمجھا ہے جو اس کو دیکھوں نہ غیر متفقہ کا متفقہ ہو کر میں دیکھوں اور مجھے تو قوس سے کہہ دو میں آپ سے عرض بھی کیا۔ کہ جب تک میرے متعلق مضمون ہو۔ اس دقت تک اخبار میرے نام بھیج دیکھتے۔ مگر باوجود کہ وعدہ فرمایا پھر بھی یکسر ہی نہ آیا۔ اور فرماتا کہ میں بھی سزا سے نہیں آتا اسی وجہ سے غصہ رکھتا ہوں چوں کہ اصل کرنے میں بہت دقت ہوئی پھر باوجود معصوم نہ ہونے کے آپ قطعی طور پر کہتے تحریر فرماتے ہیں مگر جب آپ نے صدیق اکبر و زید بن ثابت کی نسبت جرحی نہ آیا۔ لکھ دیا۔ تو جو آپ کے تفسیر کی کیا حقیقت ہے ان بعض الفضل اللہ سے بچنا چاہئے۔

یہ محرم عرم شمس کے حدیث میں تفسیر متفقہ کا مفسر ہے۔ ماسواں کہ جو حدیثیں صحابہ نے

اللہ تعالیٰ مدد فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نافع بنائے آمین

نمبر ۴۹۔ یہ نمبر مایا مجتہد صاحب نے نہایت ہی سنجیدگی اور تحقیق سے لکھا ہے اور غائب یہ خیال ہوگا کہ اس نمبر پر مرتضیٰ ایک حرف بھی نہ لکھ سکے گا۔ اسی وجہ سے اس میں اس عاجز، میچران کا مذاق بھی بہت اڑایا اور قسطنطنیہ اور میرے بڑے چاہنے اور نصرت جہانی پر رحم بھی کھایا اور مشورہ یہ دیا ہے کہ میں اس حدیث کے مطلب کو دیوبند کے مدرسہ یا دہلی کے مدرسہ دھانیہ یا درغند کے مدرسہ احمدیہ کے طلباء سے پوچھتا ہوں تاکہ وہ اجتہاد کو ادنیٰ درجہ اور انکار بات کی کیوں تکلیف دی۔ مگر میری خاطر سے جواب کی تکلیف گوارا فرمائی گو جواب کا حاصل غلط ہے مگر میں شکر گزار ہوں۔ اسوجہ سے کہ اگر ایسی تنقید نہ ہوتی تو بندہ کا مضمون فیصلہ کن بلکہ فیصلہ کن سے بھی زیادہ کیسے ثابت ہوتا۔ مجتہد العصر نے اس نمبر کو ہمارے سطر کہ ایک صفحہ میں تحریر فرمایا ہے مذاق اور قسطنطنیہ کے بعد حاصل کل چار امر ہیں۔ ناظرین توجہ اور غور سے ملاحظہ فرمائیں

۱۔ اہل فرقوں میں تعدد آتا ہے اصولی اختلاف سے جیسے شیعہ، متعلقہ، قادیانی، غیر متعلقہ

۲۔ یکو شک نہیں کہ حدیث موصوف میں اسکی کے لفظ سے امت اجابت مراد ہے یعنی کلمہ گو۔

۳۔ مطلب حدیث یہ ہے کہ جو لوگ اپنے اصول وہ رکھیں گے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول ہیں اور صحابہ نے اتفاق اس کو مضبوطی سے پکڑا ہے۔ وہ تو نبی فرقہ ہے

۴۔ اور جو لوگ سوائے اس اصول کے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا اور صحابہ نے اتفاق اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا تھا۔ کوئی نیا اصول دین مقرر کریں گے وہ اس فعل کی وجہ سے مزیاب ہیں گے۔ لیکن اگر وہ شرک کی حد تک نہیں پہنچے ہوں گے تو بخدا کہ ان کی نجات ہوگی ورنہ خدا آباد تک جہنم میں رہیں گے اس مضمون کے بعد جناب مجتہد رم لوی شکر اللہ صاحب فرماتے ہیں "فرمائیے کیا رسولؐ ہے بہت جہانیشہ حدیث میں نا غیبیہ اصحابی پر ایک یہ لفظ" **فصل اول۔ اب قابل گفتار ہے اس پر کہ وہ فرقہ**

امت اجابت کا جس کو نبی کیا ہے۔ اس کا نام اگر آپ کے یہاں بھی اہل سنت و جماعت ہی ہے۔ تو اس میں تعدد جہانیشہ ہے۔ وہ فرقہ ایک ہی فرقہ ہوگا۔ ظاہر ہے کہ تعدد جائز نہ ہونا چاہیے کیونکہ وہ فرقہ وہ ہے کہ جس کے اصولی اصول مقبول علیہ السلام اور سیدہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے اصول کے مطابق ہیں اگرچہ صحابی کے اصول کے موافق عقائد رکھنے والا بھی اہل سنت و جماعت ہے۔ تاہم ممکن تھا کہ کوئی کسی صحابی کی پیروی کرتا اور کوئی کسی صحابی کی اور صحابہ کے اصول مختلف ہوتے۔ تو اہل سنت و جماعت کے فرقے بھی بہت ہو سکتے مگر جہانیشہ کا اعتبار ہے تو وہ تو ایک ہی ہوگا۔ وہ ایک آپ کے نزدیک غیر مقبول ہے یا متعلقہ بہت غور سے جواب دینے سے اگر وہ دونوں کو آپ نے اہل سنت

دلجماعت کہلے تو آپ کا قول غلط ہے۔ حدیث کا معنی

اگر آپ کا قول صحیح ہے تو جب غیر مقلدین کی طرح مقلدین بھی اہل سنت والجماعت اور ناجی ہوئے تو اب جھگڑا کیا ہے یہ اعلان کر دیجئے۔ اور حدیث کا معنی صحیح بیان فرمائیے فرق ناجی کثرت رہا نہ تعدد ہو اور اگر آپ کا قول غلط ہے تو اس کو صاف کہہ کر یہ فرما دیجئے کہ وہ قول کس نیت یا حدیث کے تحت فرمایا تھا اور اب اس نیت یا حدیث کا کیا مطلب ہوگا اور رات دن اگر آپ کے اجتہاد کا یہ حال رہے گا۔ تو آپ کے مقلدین کی کریں گے اگر آپ کے مقلدین بہ صورت ناجی ہیں چاہے آپ کا فتویٰ اور اجتہاد صحیح ہو یا غلط تو ائمہ مجتہدین کا بھی یہی حال بطریق اولیٰ ہونا چاہئے وہ بھی یہ حال ناجی ہوئے چاہے مجتہد نے فتویٰ صحیح دیا ہو یا غلط۔ اس صورت میں تعینہ شخصی ہلا تردد جائز ہوگی اور اگر فرق ہے کہ آپ کے مقلدین تو یہ صورت ناجی ہیں اور ائمہ مجتہدین کے مقلدین اور قاضی بہ صورت ناری یا صحت کی صورت میں ناجی تو وجہ فرق کیا ہے اور جو ان کو ناری کہے اسے آپ کیا فرماتے ہیں اور اگر اہل سنت والجماعت کے فرقے میں تعدد جائز ہے تو اول تو آپ نے جو معنی بیان فرمائے ہیں اس کے خلاف ہے کیونکہ جلد صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے متفقہ اصول میں تعدد معمول ہے دوسرے حدیث میں فرق ناجیہ صریح ایک بیان کیا گیا ہے اور اس تقدیر پر متعدد ہو سکتے ہیں غرض اگر تعدد ناجیہ ہے تو آپ نے باوجودیکہ مقلدین اور غیر مقلدین کو دو فرقے تسلیم کر لئے پھر بھی دونوں کے امتداد والجماعت ہونے کا قول کیوں کیا اور اگر تعدد جائز ہے تو آپ نے جو معنی بیان فرمائے ہیں۔ وہ غلط جتنے ہیں اور نیز حدیث کا مصدق بھی صحیح نہیں رہتا کیونکہ حدیث سے فرق ناجیہ ایک ثابت ہوتا ہے اور آپ تعدد کے قائل ہو گئے

تعمیر دوم۔ دوسری بات قابل گزارش یہ ہے کہ آپ نے جو معنی بیان فرمائے ہیں ان سے تمام صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ناجی ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ بلکہ جس صحابی کے اصول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جلد صحابہ کے متفقہ اصول کے خلاف اصول ہوں گے۔ وہ تو ناجی ہوگا ورنہ عوامہ بغیرہ اس ایک مختلف اور کل صحابہ کا ناری ہونا ناممکن آتا ہے۔ کیونکہ متفقہ اصول نہ اس ایک کے میں نہ ان بقیہ کے تو اب وہی صورتیں ہیں۔ یا تو یہ کہو کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اختلاف اصول نہ تھا تب تو یہ آپ کی متفقہ کی قید لغو اور بے کار ہے بلکہ مفسر ہوگی اور معنی حدیث کے یہ ہے کہ آپ کا ہر صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ناجی ہے۔ وہ اس کا ہر عقیدہ اور اصول دین رسول نبوی اور اصول مسیہ کے ساتھ متحد ہے۔ اور نشان صحابیت اسی کی مقتضی ہے ورنہ..... اگر صحابہ

میں کوئی سزا شدہ تہ فرشتے میں داخل ہو۔ تو ان کی رویت مطلقاً قابل اعتبار نہ رہے گی اور انصافاً
 کہ جس عذر و دل غلط ہو جائے گا اور یہ کہا جائے کہ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں اختلاف
 اصول تو تھا مگر وہ بھی ہونے کو ممانی نہ تھا۔ تو حدیث کے مضمون کے خلاف ہے کہ ناجی فرقہ ایک نہ ہوا۔
 بلکہ متحد ہو گئے یا یہ کہو کہ اختلاف اصولی تھا۔ درجہ تفریق تھے۔ وہ سزا دہ ناجی نہ تھے تو پھر وہی خرابی
 نہ گورہ ناجی ہے کہ روایت حدیث میں مصداق صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اعتبار نہ رہے گا۔ اور
 انصافاً کہ جس عذر و دل غلط ہو جائے گا۔ رضوان اللہ علیہم اجمعین اور بری خرابی یہ نہ ہو گی
 کہ جب اختلاف ہوا تو مختلف اصول اور عقیدہ کسی کا بھی نہ رہا تو معاذ اللہ ایک ممانی بھی ہست و ہست
 میں نہ رہے اور جب وہی ناجی نہ رہے تو پھر تادمت ناجی نہ رہے گی غیر مقصد ہو کے بھی سیدھے پیہم ہی
 میں بنائیں گے کیونکہ نجات تو اس پر موقوف تھی کہ صحابہ کے متفقہ اصول پر ہوتے اور صحابہ کا متفقہ
 اصول کوئی بھی نہیں اذافات المشروطات امشروہ و کیا ممانی بیان فرستے قربان جائے اس
 مسئلے کے ایسے معنی تو دل غیر متقدمین کو بھی نہ سوجھے ہوں گے کسی نے کیا خوب کہا ہے
 اندھے کو اندھیوں میں بڑی روڑ کی سوجھی

ایسا اجتہاد ائمہ مجتہدین کب کر سکتے تھے۔

نمبر سوم تیسری بات قابل غور ہے کہ اس مسئلے کی بنا پر تو اس مسئلے والہ امت کا وجود ہی
 محال ہو جائے گا کیونکہ اس کا تو ماحول یہ ہوا کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جس کے عقاید و اصول تمام صحابہ رضوان
 اللہ علیہم اجمعین کے متفقہ طور پر اجماعی اصول کے موافق ہوں اور اجماع کے اور تو غیر تقاضا ہیں کہ اس
 کی بنا پر امکان میں کلام ہے پھر وقوع میں۔ پھر ثبوت میں۔ پھر حقیقت میں۔ یہی ممدون موقوف مقبرہ
 مسافر۔ چھ متفقہ کی قید بڑھائی کہ تمام گمراہی گریں۔ سو کن کے شے ناکہ ناسی کو کہتے ہیں کہ
 ہم نہ پہنچے اپنے مطلب کو نہ پہنچے پر خدا یہ نہ سوسے کہ مصعب غیر کا لہو اہوا
 دنیا جہنم میں جائے۔ درجہ سے پہلے غیر متقدمین مگر تقاضا نہ ثابت ہو سہ
 ہم تو ڈوبے ہیں مگر نہ کو بھی سہ دو ہیں گے

نمبر چہارم۔ چوتھی بات قابل غور ہے کہ اس مسئلے سے مراد تو کلمہ گویا ہوئے ہیں تو کلمہ
 لا الہ الا اللہ کا زبان سے اقرار کر کے چاہے تمام غزوات و دین ناز روزہ۔ حج زکوٰۃ وغیرہ
 کا اقرار بھی نہ کرے اور کلمہ کا فری سہ یا اقرار کر کے پھر تادمت یا مشرک وغیرہ ہو جائے لیکر امت
 بجا بت ہے مگر باوجود ان تمام کفریات کے کلمہ پڑھتا ہے۔ اور اسلام کا دعویٰ کرتے ہے۔ تو باوجود

کفر و تداو کے مجتہد پنجاب کے یہاں تو وہ امام بھی بن سکتا ہے قادیانی، بابائی، برہمنی وغیرہ کو سنائی
 تعلیمات قرآنیہ کا انکار کریں۔ مگر چونکہ مدعی اسلام ہیں اس لئے ان کے امام ہو سکتے ہیں۔ لیکن نہ
 معلوم ہے نصیب مقتدین بھی غیر مقلدین کے امام ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ غرض جب امت اجابت اس
 قدر وسیع ہوئی کہ کافر و مشرکین و مرتدین کو بھی شامل ہے تو اب بہتر فرقوں میں مسلمانوں کی
 تخصیص نہ رہی۔ بلکہ کفر بھی شامل ہیں۔ تو اب مجتہد پنجاب اگر کسی کو امت اجابت یا بہتر فرقوں
 میں شمار فرمائیں تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ اس کے نزدیک مسلمان بھی ہے تو اب بہتر فرقوں
 کی درمیان میں ایک مسلمان اور ایک کافر کا فرقہ تو اصل سنت و جماعت سے تمیز ہو گئے کہ وہ
 ابدانہ و ذہنی جہنم میں جائیں گے اب سوچئے کہ کون سنت و الجماعت کو جنت میں دخول دے دی ہوگا
 یہ بھی جہنم میں جائیں گے اگر یہ بھی جہنم میں جائیں گے۔ اور اگر مکار ابدانہ یا دے گئے جنت میں داخل
 ہوں گے تو دوسرے فرق اسلامیکہ کا بھی یہی حال ہوگا۔ پھر ان میں اور دوسرے فرقوں میں کیا فرق
 ہوگا۔ غیر مقلد ہونے میں کیا نفع ہوگا۔ اجمال مقلدین ہوں گے۔ وہیں یہ بھی ہوں گے۔ اگر یہ کب
 جائے کہ مقلدین چونکہ جوہر تقلید ائمہ کے مشرک و کافر ہو گئے ہیں تو یہ ابدانہ یا دے گئے جہنم میں
 جائیں گے۔ اور یہ مقلدین چند روز میر کر کے واپس آجائیں گے۔ تو یہ جواب ہو سکتا ہے مگر جب کہ یہ
 بھی تسلیم کریں جلتے کہ مقلدین باوجود مشرک و کافر ہونے کے غیر مقلدین کی طرح جنت و جماعت
 بھی ہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شخص کافر و مشرک بھی ہو، اور اسنت و الجماعت بھی۔ اگر یہ
 جہر و جہر ہے تو اسنت و الجماعت بھانے جی بھانے کے، ہری جھنپی بھی ہو سکتا ہے پھر اس کو ناجی
 کیسے کہہ سکتے ہیں مگر اصل سنت و الجماعت کو سنت میں دخول دے دی ہوگا تو اس کی سند حدیث
 یا قرآن نام از کم پنجاب کے جہد دہی سے جونی پڑے۔ کہ غیر مقلدین فدائی مانند ہیں ان کو نصیب
 ہے کہ جو چاہیں سو کریں جنت ان کی میرٹ ہے ان کے مقلدین ہی جہنم میں جائیں گے باوجودیکہ
 ہیں دونوں اسنت و الجماعت لیکن اس پر تو شاید یہ کیا یقین آپ رہی نہ ہوں گے کہ مقلدین کو
 بھی اس کی جہاد دی جائے کہ جو چاہو کرو۔ مگر جنت میں دخول دے دی ہوگا۔ پھر یہ بھی فرمائیے کہ
 اس تہ پر پر بہتر کی تخصیص کے کیا معنی ہوگا۔ کہ ہر مسلمان کل بہتری فرماتے ہیں۔

غیر بھیچہ چھوڑ کر یہ بھی دریافت کر سکتے ہوں۔ کہ جب خدام و ناکہ نزدیک امت اجابت سے مراد
 مصطفیٰ محمد و علیہ السلام ہیں چاہے وہ کافر کے کافر میں یا اسلام کے بعد از قیام تو پھر
 اگر زمانہ علیہ و علیہ سے وہ مراد ہے جہاں کہ جو مسلمان ہوں۔ ربط یہ ہو کہ جس قدر

کا فرجوں سے وہ ابد آقا: دے کے ناری اور جو مسلمان ہیں وہ بد آقا: دے کے نئے بنتی۔ تو تعاقب اس معنی میں
 اچھا ہوگا۔ یا جو جناب نے لئے۔ اس معنی کا تو یہ حاصل ہوگا۔ کہ امت اجابت کے بہتر فرتے کفار کے بعد گئے اور
 ایک فرقہ بل سنت و اجماع معنی یعنی مسلمانوں کا۔ پہلے ابد آقا: دے کے ناری اور یہ ابد آقا: دے کے نئے بنتی۔
 اس معنی میں تعاقب تو بالکل صحیح ہو جائے گا۔ مگر مقلدین اور غیر مقلدین اب ماننا علیہ و اصحابی کے فرد ہو کر
 جنتی ہو جائیں گے۔ غیر مشرکوں کو مقتدون پر فتوح کوئی نہ رہت گا۔ مگر جب آپ بھی دونوں کو بہشت
 و ابھاعت کہہ چکے ہیں تو اس میں ہرج کیا ہے اور جو معنی مجتہدین نے بین فرمائے ہیں ان میں تعاقب
 نہیں بتا۔ کیونکہ بہتر فرقوں میں بعض یعنی کفار تو ابدی ناری ہوں گے اور بعض مبعوضی مثل اہل سنت
 و ابھاعت کے مگر بہتر اور بہتر جنہیں پھر بھی غلط ہے گی گو تعاقب صحیح معانی کا خرابی امت اجابت
 کے معنی غلط لینے کی وجہ سے ہوئی۔

نمبر ششم۔ اب میں یہ بھی پوچھتا ہوں۔ کہ امت اجابت کے یہ معنی کسی پہلے حدیث نے بھی لئے ہیں یا نادر
 تازہ۔ جہاں ہے۔ اور بنی اسرائیل میں جو بہتر فرتے تھے تھے۔ وہ بھی اسی ہی امت اجابت کے ہوئے تھے
 یا وہ فرقہ سب مسلمان ہی تھے بات تو شان اجتہاد کے لائق تھی مگر آپ کی عنایت نے جری کر دیا ہے یہ
 حوصلے بڑھ گئے جب یاد کو تنہا دیکھا۔

نمبر ہفتم۔ ہاں یہ بھی مجھے عرض کر رہے۔ کہ امت اجابت سے مراد مسلمان ہی مراد لے سکتے ہیں یہ نہیں
 اور یہ بہتر کے بہتر فرقے مسلمانوں ہی کے ہوں۔ اور سب کے سب مسلمان ابدی ناجی اور پھر بھی ایک
 فرقہ تابعی ہے اور باقی سب نادی خوف ہے کہ زیادہ مسلمانوں سے کہیں غصہ ہو کر جس دوستی کے دلی
 میں اس کو بھی نہ توڑیں اس وجہ سے معافی چاہتا ہوں یہ

نے تار و عنق ٹکڑے تار دوستی فریادیں و درختہ کہ بسیار زار است
 صافی تو نے بھی بوری چہ میری گل را بہار کن کہ لب یار زار است

مگر چونکہ آپ نے اب تو کریمیک ہے اسی وجہ سے دل چاہتا ہے کہ کچھ اور بھی عرض کر دوں۔ اگر غصہ
 ہو کر جواب بھی نہ دیں گے تو شاید مسلمانوں ہی کے لئے کچھ مفید ہو جائے

نمبر ہشتم۔ آٹھویں گزارش یہ ہے کہ سابق حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے جو امت اجابت سے
 مراد مرث کلمہ گویا ہے جو کفار مرتدین اور مشرکین کو بھی شامل ہے نقص غلط ہے کیونکہ حدیث حسیبہ
 القرآن قرنی ثم الذین یلوہم ثم الذین یلوہم انہم ان کے منافی ہے۔ یہ میں نے
 آپ کے امت اجابت کے غیریت مطلقہ کے ہیں۔ کہ ان میں جو بھی گواہی نہایت عدم امت تذکرہ

پور نہ کرنا جھوٹ ہونا ہی شمع اور نہ ہمارا در بکثرت ہو گا۔ اگر یہ امور ہوں گے بھی تو بہ ندرت اشفاق کا متعدد دم کے حکم میں ہوں گے حالانکہ جو معنی است اجابت کے آپ نے بیان فرماتے ہیں ان سے تالین تو تالین زمانہ صحابہ میں بندہ خود سرور عالم صلا علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی خیریت مطلقہ ثابت نہیں ہوتی کیونکہ من فوق بکثرت موجود تھے۔

اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں اس قدر لوگ مرتد ہوئے ماروان سے لڑائیاں ہوئیں اور اصول کی قیہ سے تو مصیبتیں سے بھی کسی ایک کا بھی اہل سنت و الجماعت میں داخل ہونا دشوار کر دیا ہے پھر خیریت قرون ثلاثہ کے کیا معنی۔ فتدبر فیہ بنو جو ب دیا جائے

نمبر خیم۔ یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اسی کا فطری حکم میں خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی یاس معنی استعانت فرماتے جو آپ نے مرث کھڑے کر کے ہے۔ یاس۔ اگر تہ تودہ موقع کیا ہے اور جو قرینہ دہاں موجود ہے۔ یہاں بھی ہے یا نہیں

نمبر دہم۔ فخر و ذوق خدمت میں یہ بات قابل غور ہے کہ حدیث میں جو آیا ہے کہ بعض لوگ عرض بدرد ہوں گے۔ آپ ان کو بڑھتے ہوں گے وہ آپ کو بھروں گے۔ پھر وہ روک لے جائیں گے تو آپ نے سلم انھم معنی اوکھاؤں کو فرمایا گئے تو فرماتے جواب دیں گے کہ انک لا تدی ما احلنوا بعدلک یعنی ہوں نہ جو آپ کے بعد احداث فرماتے ہیں کیا ہے اس کی آپ کو خبر نہیں۔ یہ لوگ اگر کا فر نہیں تھے تو بعد از صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر بھی اعتقاد اسی ثابت ہو گیا تو پھر جو معنی آپ نے بین فرماتے ہیں کہ سب صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اسی پر متفق ہوں اس کا تحقق ممکن ہو گیا۔ تو پھر فرقہ ناجیہ کون ہو گا اور اگر یہ لوگ کا فر تھے تو صحابہ کا اعتبار بالکل ہی نہ رہا۔ درد دوسرے مرتبہ تیرائی غیر قلعہ یعنی روانہ نہیں ہوئیں گے اس کا جواب یہ ہو گا۔ بنا ہر یک کا فرقہ تھے یوں کہ اگر ان میں آثار و صفات و علامات اندازہ نہ ہوئیں۔ تو آپ ان کی طرف توجہ بھی نہ فرماتے اور انھم اسی ہی

کہتے صلا علیہ وسلم

نمبر یازدہم۔ یہاں بھی بہت توجہ بنی غیب کی ہے کہ حضرت سوان اس میں رحبت شہید رحمت اللہ علیہ اس حدیث کے یہ سنی فرماتے ہیں۔ اور دلیل بر این صحت کہ مراد از ذکر قادر حدیث نہ آنا علیہ و تھا خلاق ویرمیں ہوگا۔ انچو از این عباس روایت کردہ۔ فرماتے آپ تو صرف اصل مراد بتاتے تھے جن سے فرقہ میں تعدد ثابت اور میں آپ کے مسدود آپ کے خلاف فرماتے میں فرماتے آپ جلتے ہیں کہ ان میں شہید کو ہیں کہ معتدل غیر معتدل کے دشمن ہیں۔ فرماتے اب بھی دشمنوں فیصلہ کن ہو آجائے

علمائے احناف کو ملت و الجماعت میں داخل کرتے ہیں تو ثابت ہو گیا کہ مولوی صاحب کے نزدیک تقلید توحفی کو واجب اور فرض کہنا بھی منجوان، صورت و عقیدہ کے ہے کہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و جبرئیل علیہ السلام جہن کے معتقد اصول میں سے ہیں ورنہ پھر مقلدین، اہل سنت و الجماعت سے کیسے ہو سکتے ہیں۔ برابر یہ سوال کہ مولوی صاحب نے یہ کہاں فرمایا ہے، اس کا جواب یہ ہے کہ اگر مولوی صاحب اس کا انکار فرمائیں گے، تو حوالہ بندہ کے لئے ہے۔ ورنہ فتنوں کا ذکر کرنے کی کیا حاجت ہے۔ مولوی صاحب کا کہنا کہ یہی فرق ہے۔ فرمائیے، اب بھی مقلدین بغضت علی فیضیہ کن بلکہ فیضیہ کن سے زیادہ ثابت ہو یا نہیں۔ ہم تو یہ کہیں گے کہ ہوا اور بغضت تعالیٰ ضرور ہوا ورنہ مولوی صاحب جواب مرحمت فرمائیں

آپ ہی نے فرمایا تھا: العدل اثنان کے معبر ہوا، اسی قدر کے پھیلنے کا تہیہ کر چکے ہو۔ اسی ہتیر سے طردمان قرآن اور حدیث پر فتویٰ ڈال گئے:

آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ کہ العدل کے عرفان قرآن و حدیث میں یا غیر مقلدین، اور فتح مسئلہ کی ہوئی، اور بغضت تین ہوئی۔ یہ ہے یہ گنبد کی حد، بیسی کے ویسی ہے۔

اس کے بعد جنس دیر بلکہ یہ جنس ہم تہیہ کہہ بی معصیت سمجھتے ہیں کہ: بچہ خندان، ذکر فرما کر عزت میں۔ سو یہ اصول اعتقاد نہیں لہذا اہل حدیث و فرقے نہیں:

کیا اچھا ہو گا جب کہ خود تقریروں میں اور دوسرے غیر مقلدین، بلکہ حدیث و دوسرے چوں کہ یہ شائع کرتے ہیں کہ بغضت فیضیہ، بلکہ حنبلیہ فرقہ یا اس سے کوئی حق پر ہے حق پر تو، ایک ہی ہو گا جتنی تین باطل اور صرف متفق پر نہ ہوں گے۔ آپ اس وقت بھی فرمادیا کریں کہ یہ مولیٰ اعتقاد نہیں بلکہ مقلدین اندر، جو چہ فرقے نہیں بلکہ ایک ہی فرقہ ہے، اور اہل سنت و جماعت سے یہ درجابہی ہے اور صرف متفق پر ہی اور ماکان اعلیٰ و اصفیٰ کا فرق بھی ہے تو قسم ہی تو رہے۔ خدا کہہ گا کہ یہ سب تم پر یہ مقلدین، ابھی یہ مبارک ان نصیب ہو۔

مفسرہ: مفسرہ مفسرہ شمس رہا ہے یا کوئی معبر بلکہ تہیہ ہے، جماعت میں ان میں بھی مسئلہ کیا ہے ناظرین بھی عمران بھل گئے کہ مجھ سے بھی آخر مولوی صاحب تو یہ ہیں، چہرہ مسکرایا ہے، اور تھائی ہتیر سے بچائے، تھی یہ خدا کے دو جملان کے ساتھ ترقی ہے، ناظرین نے بھی مفسرہ کو ملاحظہ فرمایا ہے کہ وہ بھی اس حدیث کے متعلق ہے، آپ فرماتے ہیں: اب سے حدیث و معصوم کے معنی، اس کا ذکر کیا نہیں کہ اس میں اتنی کے لفظ سے استقامت مراد ہے یعنی علم و حجاب حدیث کا یہ ہے کہ جو لوگ

موافق اس اصول کے جو میں نے سکھایا اور صحابہ نے باتفاق اس کو مضبوطی سے پکڑے رکھا کوئی
یہ اصول دین مقرر کریں گے وہ غفل کی وجہ سے سرریا ہوں گے

اور اس سے پہلے یہ فرمایا تھا کہ فرقوں میں تعدد ہے مولیٰ اختلاف ہے

ان دونوں عبارتوں کا مطلب صاف یہ ہے کہ مآ انا علیہ واصحابی سے مراد اصولی و
اعتقادی اتباع ہے کچن لوگوں کے اعتقادات و اصول دین وہ ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
وصحابہ رضوان علیہم اجمعین کے متفقہ اصول دین تھے وہ فرقہ و توحیدی ہے دینہ ناری۔ اس حدیث کا
مطلب اس صنف کے انکے صنف پر نہیے فرماتے ہیں مآ کا مدنیس محنی حدیث کے یہ ہونے کے بغیر
مواخذہ کے نبی وہ فرقہ ہوگا جس کا کلمہ نظریہ غیر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی منت ثابتہ اور صحابہ کرام
کے زمانہ کی رسم جاریہ ہو جس کی مثال منشا چاہیں۔ تو میرے مسلک کے موافق جمعہ کی پہلی اذان ہے
جو حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں سب کے سامنے جاری ہوئی۔

مجتہد خجائب کے کلام میں غیر تغیر تعارض | پیسے ہی حدیث کا مطلب عقیدہ و من متفقہ صحابہ کا معتقد ہونا تھا۔
اعمال خارج تھے کیونکہ فرقوں میں اعمال سے تعدد نہیں آیا بلکہ اصول سے

اور یہاں حدیث کا مطلب اعمال نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام و صحابہ کرام کے زمانہ کی رسم جاریہ
پر عمل کرنے کا نام ہے ناظرین! خطہ فرامیں کہ دونوں معنیوں میں زمین آسمان کا فرق ہے یا نہیں
اس کہنے سے تعارض کو دیکھنا ہے کہ مجتہد صاحب کیسے دفع فرمائیں گے یہ ہے غیر مقلدوں کی
حدیث دانی اس پر لوگوں کو اپنے درس میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے کہ

یا حبیب خود نہ بود در سالم یا مگر کس دریں زمانہ نکو

موسوی صاحب آپ کو غیر مقلد ہونا تو شاید ب غیر مقلدوں کے نزدیک بھی حرام ہو اہل حدیث
نے تو پہلے ہی سے خارج کیا تھا۔ مگر یہ بھی خارج کر دیں تو عجیب نہیں غیر مقلد کے یہ معنی تعجب
ہیں کہ اپنے قول کی بھی تصدیق نہ کرے بھی یہ صحیح ہیں ایک حدیث کے کیا معنی میان قرآن اور وکے میں کیا
تشیبگان خنجر حقیقت را ہر زبان از غیب حق دیگر است

صاف دن میں اگر کرم سے کہم جو میں قول بھی ایک مسئلہ میں نہ ہوئے تو پھر غیر مقلد ہی کیا ہوا
اگر اپنے قول کے بھی پابند نہ ہوئے تو یہ بھی تو تصدیق حرام ہی ہوگی اس کو بھی ترک کر دیا جائے پہلے غمیری
اصولی اختلاف کی مثالیں دی جا رہی تھیں یہاں مثال میں اذان جمعہ کی اتباع کرنی ہے یا ہونے
مآ انا علیہ واصحابی کے معنی تشرائی غیر مقلد و کیا اب بھی مقلد نہ ہو گئے

معنی حدیث کے اگر غلط بیان ہوئے تو یہ تو کوئی نئی بات نہیں، اسی واسطے تو غیر متقدم ہوئے تھے کسی نے کہا بتا کر مانتو جی مانتو جی دعوت لکھا دے گا کہ دعوت نہ کہائیں گے تو وہ فوجی کہنے کے لئے جئے تھے۔ پورے باپ مر گیا۔ تو اس کا کیا غم ہے نہ تو یہ ہے کہ ملک الموت نے گردن لگا کر یہاں غضب تو یہ ہے کہ اس معنی سے تقلید شخصی میں ثابت ہو گئی جو منہ نہ، اس مضمون میں عرض کیا تھا۔ جب ہر صحابی کا قول اور فعل موجب نجات ہیں تو اگر تمام عمر میں ایک ہی صحابی رضی اللہ عنہ کی اتباع اور تقلید شخصی کرے تو بھی مہ انا علیہ واصحابی کا ذکر ہے۔ تو کم تقلیدین تابعی ہوں گے۔ اور مصیبت آئی تو غیر تقلیدین کی کیونکہ وہ کسی صحابی کی بھی پیرو نہیں۔ دیں تو ہر مشد میں۔ پڑھی جہاد ہے حدیث اور قرآن شریف کی آیت ہے۔ تو معنی دے جانیں گے جو اپنی سمجھ میں ہیں شیعہ نظریہ میں سے کسی صاحب کو یہ دعوہ کر ہو کہ تقلید شخصی تو جب ثابت ہوتی کہ جب یہ مراد ہوتی کہ جس صحابی کی بھی کوئی اتباع کرے تو وہ ناجی ہے، اور مجتہد صاحب نے یہ قید پسے لگائی ہے کہ صاحب رضوان اللہ

علیم المجین کے متفقہ اصول ہوں

تو جو باعرض ہے کیا با اتفاق کی قید حضرت مولانا محمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام میں مولوی صاحب کے کلام میں بیان قید نہیں۔ ان میں ملوثان جہاد کی ایسی دی ہے جس میں صاحب صاحب متفق تھے اور پہلے لفظ ضرور فرمایا ہے اور صاحب کرام کی متفقہ سیرت پر چلنا چاہئے کہ اس حد سے جواب کو بغور ملاحظہ فرمایا جائے۔

مجتہد صاحب کے **اعتراف کا جواب** مجتہد صاحب! حضرت شہید مرحوم کے چونکہ متقدم ہیں اس وجہ سے نہیں نے ان کا جو کلام بھی نقل فرمایا ہے وہ مقدمہ رنگ میں نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس کی صحت کے وہ خود دار ہیں ہم تو شہید مرحوم کی ادائیگی کے زمانہ سے شہید ہو چکے ہیں اور اہل بدعت کے مقابلہ میں ان کی طرف سے رکالت نامہ داخل کر چکے ہیں اور تعجب تو اس میں ہے کہ یہ غیر متقدم کے نہ غیر کے ان کو ان کے کلام پیش کرنے کی بجائے خود اس سے پہلے میں جب سرور علیا کر چکا ہوں۔ کہ شہید مقلدہ رنگ میں نہ ہو یہ کسی کا کلام پیش کریں نہ آپ تو پھر برابر بے جا ہے دو مژوں کا کلام کیوں پیش کیا جاتا ہے۔ اس وقت صرف اس وجہ سے شک ہے کہ یہ کلام مجتہد پنجاب کا ہے اور وہ اس کی صحت کے خود دار ہیں۔ ہماری جو کچھ جہاد متقدم ہے۔ وہ اس حیثیت سے ہے اور شہید رحمۃ اللہ علیہ کے کلام پر میں لہا کٹی کر دوں۔ میری کیا مجال ہے مجھے تو اس کے سمجھنے کی بھی قابلیت نہیں۔ ہاں پاکستان راقیماں از خود گیر۔

پس اگر مجتہد صاحب کی مراد یہ ہے کہ جو جمع کسے معذرت عرفی مذات ہو۔ وہ مفید استغفر مجرب ہے
 اور اس جمع کے مجموعہ افراد پر مجموع من حیث المجموع حکم ہوگا تو اس کا یہ کہ یہ کو تسلیم نہیں کرنا بلکہ اگر
 یوں کہوں کہ یہ کلیہ مذمت تو صحیح ہوگا نہ خدہ ہو حدیث اصحابی کا انجم "مجتہد صاحب کے
 معنی کے موافق حاصل یہ ہوگا کہ جس حدیث کو ہم صوبہ رضوان مد تعالیٰ علیہم جمعین بیان فرمائیں
 من خرج کہ ان میں سے ایک فرد بھی باقی نہ رہے تب تو اس مجموعہ میں وزن کی بیان کی ہوئی حدیث
 پر عمل کر۔ درنہ ایک ایک دو دو معانی میں جو نہیں۔ وزن کی رویت قبل عمر ہے عامہ کہ غلط
 ہے اگر یہ کہ جلتے کہ یہ مضمون باہم قدر دینہ ہند دینہ سے ثابت ہو۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ بھی
 صحیح نہیں کیونکہ اتباع کا جواب تو بہتر مجموعہ ہونے کے بقا درجہ میں مجموع من حیث المجموع و درجہ
 اتباع بھی مجموع من حیث المجموع ہی ہونا چاہئے درجہ کا انجم ہونا مجموع من حیث المجموع ہی کے ساتھ
 خاص ہو گیا۔ تو یک صوبہ کو کا انجم بھی نہیں کہہ سکتے کیونکہ تشبیہ مجموع من حیث المجموع کو دی گئی ہے
 اگر کوئی یہ کہے کہ دس پہنوں میں کرشمیوں کا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دس
 پہلوؤں میں سے ہر شخص ایک شیر کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ اور صاحب یہ کہ یہ مضمون بالکل غلط اور صحیح
 کی اس میں کوئی حقیقی منقبت نہیں نکلتی۔ بلکہ نہت ثابت ہوتی ہے۔ ایں ذیل بعد انعم
 دوسری حدیث کا تشبیہ اصحابی اس کا مطلب مجتہد صاحب کے قاعدہ کیونکہ یہ ہوگا کہ
 تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم تہمیں کے مجموع من حیث المجموع کو گالیں مت دو۔ ایک ایک دو
 دو غرض مجموعہ میں سے ایک بھی کم ہو۔ تو گالیں دینی منوں میں علی ہذا قیاس تیسری حدیث اللہ
 اللہ فی صحابی لا تتخذوہم من بعدی عرصۃ کا یہ مطلب ہوگا کہ اللہ سے ڈرو۔ اور میرے
 بعد نہ سب کو فتنہ مت بنو۔ ہاں ایک دو بدکار سے بہت تک یک بھی کہ جو۔ تو گالیں دو خوف
 کی جگہ نہیں اسی طرح جہاں آپ نے فرمایا تھا۔ جینا، حدیث دس میں درست رکعت ہوں کہ پہنے ہوئے ہوں
 کو دیکھوں تو صحابہ رضوان اللہ علیہم تہمیں نے کہا تھا کہ یہ ہم آپ کے بھائی ہیں تو مرد عالم
 سے عمر علیہ وسلم نے فرمایا کہ انتہا اصحابی یہ ہیں بھی وہی جمع کسے معذرت عرفی مذات ہے۔ تو
 معنی یہ ہو کہ جس قدر غلط ہیں یہی تمام صحابہ پر کہ واقعی مجموعہ مذات کا یہ بالکل غلط ہے غرض
 تلاش سے بہت شایں مجتہد صاحب کے اس قاعدہ کو غلط ثابت کریں گی اس کے علاوہ ان تمام امور
 سے قطع نظر کر کے اگر اس کو صحیح بھی تسلیم کیا جائے تو معنی حدیث کے بالکل غلط ہوتے ہیں کیونکہ نتیجہ یہ
 نکلا کہ تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم تہمیں کے مجموع من حیث المجموع کے متفقہ سیر و عادات پر جو کوئی کار

ہوگا۔ وہ ناجی ہوگا۔ تو اس کا تحقق بھی محال ہے۔ کیونکہ تمام ذوقِ سلویہ بلکہ تمام فردِ اسلمیہ میں
 سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں نکال سکتا کہ جس کو یوں کہا جائے کہ اس کے تمام افعال و اقوال متفقہ و عادات
 صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے موافق ہیں۔ غیر اسی میں تو کیا خود صحابہ میں بھی ایسا کوئی صحابی
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہیں نکال سکتا جس کے تتبعِ فعل و اقوال حوالہ صحابہ کے ہمہ افعال و اقوال
 کے مطابق ہوں تو اب اس معنی کو پہچاننا جو یہ صحابہ بھی معذور نہ ہو۔ غیظہ جی ہونے سے نکلے پھر جب وہ
 خود ناجی نہ ہوئے۔ تو ان کا ثابت کیسے ہو سکتا ہے۔ درگزر کوئی صورت نکال بھی جائے۔ تو کوئی
 فرد تو ایسا ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ جس کے حوالہ افعال و اقوال سیر و عادات حوالہ صحابہ کے موافق ہوں۔ رضوان
 تعالیٰ علیہم اجمعین کیونکہ بعض صحابہ شہرہ رافع کرتے تھے۔ در بعض عدم رافع۔ در بعض قوت فاعل غف
 نام در بعض ترک تو ب متفقہ سیر پر وہ عمل کرتے جو ہمیشہ رافع عدم رافع قوت فاعل کو منفی نام
 ترک فاعل ترک جو عقائد میں ہے۔ در گریہ مردیت کہ ان افعال وغیرہ پر بھی یہ متفق نہیں۔ ان کو کسے
 تو وہ ناجی ہے۔ تو ان کو اب ذوق کوئی ہے نہیں۔ دوسرے کوئی درجہ۔ تو ہو۔ خود صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ
 علیہم اجمعین تو ایسے تھے۔ نہ ہو سکتے تھے۔ کیونکہ ان کے اندر بھی ختمات تھیں۔ اس کے علاوہ یہ ہے کہ
 جو بارہ سو سال مذکور ہوئے ہیں۔ بعض وہ عمر نہیں جی۔ وہ ہوتے ہیں جن کا جواب نہ مستحق قطعاً
 بالکل ہے۔ اس وجہ سے یہ معنی حدیث کے جو فقہاء صاحب نہ بیان فرماتے ہیں۔ قطعاً و عقائد میں۔
 اور اکثر فرد کامر ادینیہ اس سے زیادہ نادر ہے۔ کثرت و ادیس جہاں متفرقات ہوتے ہیں۔ اس کے
 معنی نہیں۔ اگر یہ متفق چند فرد سے ہے۔ در اس کو متفرق عنی کہہ دیا۔ استغرق عنی میں بھی
 متغرق ہوتا ہے۔ اگر کسی جنس یا عقل یا مادی یا روحانی صفت کے ذریعہ استغرق و غیری ہے جمع
 الامیر لصد غنائی یا شاہان تمام ذریعہ کہیں کیا تو ہیں۔ اپنے تہذیب پٹے کا کون
 فرد کہ جس کو غرامی ہے کیف و تعلق گرامی ہیں۔ فراموش کریں۔ تو اس کو متغرق عنی نہیں کہہ
 سکتے۔ اگر کیف و تعلق چند فرد صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نہ کوئی جنس کریں۔ تو وہ متغرق
 عنی کی مثال نہیں ہو سکتی۔ یہ مجتہد صاحب نے یہ بھی ہوگا۔ یہ حضرت شبیبہ رحمہ اللہ کی بدست نقل کر کے جان
 پہنک جائے گی۔ درینہ نیز یہ تھی کہ

مفت کی پتہ تھے۔ درینہ پتہ تھے کہ ان رنگتے کی ہادی فاعل ہی یک ان
 یہ خبری تو دنیا میں ہے۔ در آخرت میں جب سورہ ہوگا۔ تو جب تک ذیل نہ تھے۔ کیونکہ فقہ
 حاکم در دوسرے کو نہیں تہذیب۔ تو اس کا جواب در بھی مشتق ہوگا۔

بروز حشر گر پسند امت را چرا گشتی
چو خوابی گفت قربان شوم من نیز مشت قم
اور اگر مراد استغراق سے متفرق، فردی ہے۔ یعنی جمع کے ہر ہر فرد کے لئے وہ حکم ثابت ہو گیا
کہ عباد اللہ میں ہر ہر فرد کو شائبہ تو مسلم ہے مگر مجتہد صاحب، مفید نہیں۔ بندہ کو مفید ہے۔ مطلب
یہ ہو گا کہ ہر ہر صحابی کے قول و فعل و عقائد کی جو کوئی پیروی کرے گا۔ وہ ناجی اور امانا علیہ الامون
میں داخل ہے اور یہی ہادی مراد ہے۔

ہاں اس سے وہ قول و فعل صحابی کا مستثنیٰ یہ توقع نہ ہے جو جس کی غلطی سے ثابت ہو گئی ہو
کیونکہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین معصوم نہ تھے اس کے نہ وہ جس عقیدہ یا قول و فعل میں ہو گا
غیر دفع ہو یا تیسرے ثابت نہ ہو۔ اس کی جو کوئی اتباع کرے گا۔ وہ ناجی ہے اور یہی معنی شان
صحابت کے حق میں درجہ برتری مجتہد صاحب صحابہ کی یہ شان ہو کر رہ گئی حدیث بیان کرنا
تو قبل عمل ہو ورنہ ان کا فعل و قول موجب نجات نہ ہو تو اس بات کا تو ہر تہائی غیر مقابلہ بھی سہی ہے
کہ ہم بھی جو بات تم کو صحیحین سے نقل کر دیں۔ وہ موجب نجات ہے ہر وصف صحابیت کا بحیثیت مقتدا
ہونے کے کیا امتیاز ہوا۔

غرض اگر استغراق سے مراد مجبوری ہے۔ تو کلام کے معنی بن نہ ہو اور اگر استغراق سے فردی مراد
ہے تو بجائے ثمرہ ربی اللہ علیہ السلام کے ہر صحابی رضی اللہ عنہ منہ حقیتہ نفسی ثابت ہوتا ہے۔ اور
چونکہ امور اجتہاد میں شخص سے نہ ہوسکتی ہے اور جہان بن علیہ السلام غلطی و خطا پر لقا
ہی جائز ہے اس وجہ سے کسی جبہ دہی میں غلطی ہو جائے۔ رضی اللہ عنہ بھی قطع ہو جائے۔ تو اس کا
تو ترک لازم ہے اس کے علاوہ حضرت صحابہ کا ہر قول و فعل موجب نجات ہے یہ امر آخر ہے۔ کہ کوئی
مجتہد ان کی رائے کو اپنی رائے پر مقدم نہ کرے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی صحابی کے قبیح کو اس اتباع
کی وجہ سے ناری اور اہل السنۃ و الجماعت سے خارج ہے

یہ امر یہی ہے کہ جہاد مورد تفسیر و مامورات میں ہوتی ہے کسی صحابی اور مجتہد کے مقتدا
بشریت کوئی مرفعات شرع ہو جائے تو اس کا فعل نہ اس فعل کو اپنے لئے محمود سمجھا ہے۔ نہ
دوسرے کے لئے یہ حدیث کے معنی دفع میں کہ سرور علیہ السلام اور صحابہ میں سے ہر صحابی
کا عقیدہ اور قول و فعل موجب نجات ہے یہ فرقہ زہبی ہے اس فرقہ سے عقائد و اعمال کی وجہ سے
مواخذہ نہ ہو گا۔ ہاں اگر اس فرقے سے کوئی مرفعات شرع ہو گا تو اس میں امتیاز ہے۔ کہ چاہے مواخذہ
فرمائیں یا شفاعت سے یا رحمت سے درگزر ہو۔ یا بدلہ کے بعد۔ یا آباد کے لئے دخل جہان ہو۔

ان لوگوں کے عقائد اور اعمال مامورت و منہیات پر کسی میں مواخذہ نہ ہوگا۔ مذہب خدایت میں خلیفہ
ہے کہ اس پر مواخذہ ہو یا نہ ہو اور یہ امور مافاضلیہ و اصلاحیہ میں داخل بھی نہیں۔

خطات دیگر فرقہ اسلامیہ کے ان کے عقائد و اعمال مامورت و منہیات پر تین کو وہ حق نسبت
میں چونکہ وہ خلاف مافاضلیہ و اصلاحیہ کے ہیں قبل مواخذہ و موجب دخول نہیں رہتے بل
بھی معافی بقدرت کو دیا جاسکتی ہے ماری ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ان کو تار میں داخل ہونا ضروری ہے
بلکہ یہ بیان فرد منظور ہے و نہ سزا موجب کہ وہ عقائد و اعمال قبل مواخذہ میں درج نہ ہوں
کے عقائد و اعمال مامورت و منہیات قبل مواخذہ نہیں و یا مذہب میں بھی ہے درہیں مذہب میں
غلطی نہیں ہے وہاں خدایت مذہب بھی ہو سکتا ہے اور یہاں نہیں ہو سکتا یعنی ثبوت میں یہ فرض ہوگا
ہے اور نفی میں متفرق چاہے مذہب یہ ہو کہ نسبت باجماعت ہونے سے تو ایک حد تک کی تباہی
کا فی ہے مگر نسبت و جماعت سے خارج ہونے کے لئے سر کی ضرورت ہے کہ یہ صحیح ہے یہی
متمفق نہ ہو۔ چونکہ مذہب یا ہوگا وہ قبل مواخذہ و نسبت باجماعت میں نہ مذہب حق ہو سکتا
ہے اور یہاں فرد نسبت میں بہت کم ذریعہ میں خدایت ہو۔ و خلاف حق یا نفی ہو سکتا ہے
کہ ایک حق پر ہو و دراصل حق پر نہ ہو۔ مگر قبل مواخذہ و نسبت باجماعت ہونے کے کوئی بھی نہ ہوگا۔
اور ناجی دونوں ہوں گے لیکن جمیع فرد نسبت باجماعت سے جو خارج ہوگا وہ خدایت
بھی قطع ہوگا اور ان مواخذہ کی بہت سادہ ہے کہ نزدیک کر کے عرض صحیح ہو و قبول فرمائیں
و نہ پھر جہاد کا قیضا انھیں و کس دن کے لئے ہے

یہ بھی واضح ہو گیا کہ امت جہاد سے مراد صرف مسلمان میں تضام ہو و نہیں یہ تیر کے تیر
فرقے ملای فتنے میں اور ان کے عقائد میں وہ خدایت ہے جس کو اسلام وراثت کہتے ہیں و
ان فرقوں کی جی تو حرکت بہت بدی ہو گئی جسے کہ نسبت باجماعت و یا اس کی نسبت میں دخول
و لی بین را منظور نہیں بلکہ سختی ظاہر کرنا مقصود ہے کہ یہ فرقہ حق پر ہے اور یہ باطل پر
و اس کے اعمال و اصول قابل مواخذہ ہیں و اس کے نہیں

و جو فرقہ اگرچہ گروہ کے درجہ ضروریات میں سے قابل یا بلاتر دلیل منکر ہے وہ ان تین فرقوں
اور امت جہاد سے قطع خارج و بالذات بدیلتے تھیں یہ اس کی بخشاش کی کوئی صورت نہیں
اور ان فرقوں کے ذریعہ حدیث میں تقویمیں ہے یہ بات بھی بھولنے کے قابل نہیں ہے جیسے مذہب میں
متفرق تھے و درمیان وجود و تعدد کے تفرق تھے مسلمان ہیں اسی طرح سے مولانا نسبت باجماعت

کی حد و دیور رہ کر جو اختلافات و اعمال قابلِ بدعت تھے یا کسی عقیدہ جزئیہ میں اختلاف
اس قدر ہے کہ اصول کے ماتحت رہ سکتا ہے تو یہ اختلاف ہی بنی السنت بجماعت ہونے کے لئے مضر
نہیں جیسا کہ مقلدین ائمہ ربیعہ اور واقعی بلحدیث میں ہے بندہ کی مجھ تک تصدیق حدیث کے معنی بالکل
صاف ہیں والد تعالیٰ علم باصواب اگر صحیح میں تو من لدہ علم میں وہ بندہ و غلطی ہے اگر عقیدہ
کے نزدیک یا معنی غلط ہوں تو وہ اپنے اجتہاد سے ہمیں بھی مشرف و نا مشرف ہو گئے معنی نہ ہوں۔ جیسے
ب بیان فرماتے کہ ایک نمبر میں ایک معنی اور دوسرے نمبر میں دوسرے گزراں نہ فصاحت سے غور کریں
تو انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہو جائے گا۔ کہ جو محنی ناواں قلم نے بین لٹے میں دھماں اور بھیج و ناغہ
حدیث کے مناسب ہیں اور جناب جہد صاحب کا جو کلمہ رہتا ہے وہ حدیث کے موافق نہیں ہے تبید
صاحب آپ مجھے یہ مشورہ دیتے ہیں کہ مدرسہ رحمانیہ یا مدرسہ تہذیب کے کسی طالب علم سے اس حدیث کے معنی
دریافت کریں اور میں آپ کو یہ مشورہ دیتا ہوں کہ آپ اس خیال سے توبہ کریں کہ تیرا بی غیر قلموں
کو علم حدیث و تفسیر سے مل گئی ہے آپ یہ سیدھی خبر سے توبہ کر کے چپ چاپ قلم چھو جائیں۔ آمین
آپ کو اختیار ہے۔ والد تعالیٰ ہوا اللہ کا دی

آپ نے حضرت مولانا محمد شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ کی کفر خیر بھی کیا ہے۔ در یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ
آپ کے نزدیک بھی وہ حق بن عزت نہیں کیا آپ فرم سکتے ہیں کہ اپنے دور دیگر تبرئوں نے حضرت
شہید مرحوم کو غیر قلم نہ لیا لیا دلوانی ہوں اور ایک عزت و بے مروتی احمد رضا خاں صاحب
برغوی نے جو حضرت شہید مرحوم کو کافر کہا ان کے سائل کا رد کیا۔ کہ ان بھی تمام بل بہت سی
رد کو بار بار شیعہ کرتے ہیں۔ در شہید مرحوم کو جو کہا وہ دین جاتی ہے۔ آپ نے ان کے رد اور جواب میں
کچھ سائل تحریر فرمائے ہیں یہ بھیچے پناہ دوست کی کلمہ کی تفسیر میں وقت رفتہ کر کے اس کا جواب
ہونا ثابت کیا۔ بن حدیث ہی میں کوئی مسئلہ خاں صاحب کے رد میں لکھا۔ ہوا۔ بل حضرت
بھی ہوتی اور عزت ہی ہوتی فیذا۔ در اس کے قب میں کسی کی عزت پر ہوتی ہندوں۔ ایسے
ہو سکتا ہے۔ حضرت شہید مرحوم کے سامنے کمالات و ربیعہ منت در موجودت در مرفوضی ایک
حرف مرفوضی یا ایک عقیدہ تھا کہ آپ کی بارگاہ میں غلبہ کی کوئی گارنہ نہ رہے ان کو غیر عقیدہ
دینی جانتا تو شاید اس قدر عزیز ہو سکتا۔ واللہ تعالیٰ علیہ یقیناً جو کہ شہید مرحوم کی
غلطی سے کوئی عبارت پیش نہ کر دیا ورنہ اور نہ امت ہوگی

پھر ایک فقرہ خیر میں یہ تحریر فرمائی ہے۔ در یہ فرقہ منافق ہے جس کے خلاف ہوا۔ تو

صرف ثبوت شی میں ہوتا ہے۔ بعد ثبوت جواز اور عدم جواز میں نہیں

ادل تو یہ فرمائیے کہ جب یہ فرقہ صرف ایک ہے تو پھر تصدیق باوجودیکہ دوسرے فرقے داخل ہیں وہ اجماع میں کیسے داخل ہو گئے

دوسرے میں فرقہ کا مطلب کیا ہے اگر مطلب ہے کہ عقیدہ دل میں نہائے ثبوت نہیں ہے اور ثمر مختلف ہیں تو ہرگز وہ ایک جدید فرقہ ہوگا بخلاف غیر تصدیق کے کہ یہاں ثبوت بحث صرف رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوا حال اختلاف صرف ثبوت و عدم ثبوت میں ہے فقہائے بحث میں نہیں۔

اس وجہ سے غیر تصدیق نبی یوں کے مقیدین نہیں ہو سکتے تو یہ غلط ہے کہ بالکل غلط ہے۔ خوب خور و توجہ سے متوجہ رہنا چاہئے کہ حقیقت میں صرف نہ کابیت بن حکم اللہ جی سوائے خداوند عالم کے کسی کا حکم نہیں مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی دوسرے تبلیغ حکام مدد دہی میں چھوڑ کے

جدا طیعوا اللہ واطیعوا الرسول اقل ان کنتم تحبون اللہ فی تلحقوا فی حبیبہ اللہ وغیرہ آیت سے معلوم ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم جینہ خداوند ہی بت آپ کی سے مدینہ بنام وعت جینہ صحت خداوندی بت مرما اذ یہ وہ صحابی سے

جو صحابہ بنام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع لازمی معلوم ہوتی چاہئے ہر بہ و حدیث کو یا مجموعہ من میں لکھو گے اور استحقاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بصورت غیر تصدیق کے نہ فی یوفی و بالکل طیعوا اللہ واطیعوا رسول اللہ بخلاف جو کہ کثرت فی ثبوت ہونا چاہئے مگر تابع کا حکم یوں ہے۔ تہرانی

تو یہ جواب دیں کہ اگر یہ تمام مسلمانوں کے نفع کے لئے عرض کئے دیتے ہیں

کہ یہ اتباع حقیقت میں جدا گانہ چیز نہیں کیونکہ قرآن و حدیث سے صرف خدا معلوم ہے جس

اور حین مرآتیت و حدیث میں مذکور نہیں دیکھتے کہ اس آیت یا حدیث کا یہ مطلب ہے یہ وہ

ہے جس میں خداوند فرما جاتا ہے اور قرآن و حدیث کا مطلب بھی یہ نہیں ہے بلکہ صحیحین سے

زیادہ کوئی نہیں سمجھ سکتا ایک تو فیضان صحبت جو سب میں برقی پڑتا ہے دوسرے رسول صلی اللہ علیہ

وسلم کے قول اور اثر عمل اور قرآن مجید و تقلید سے بقدر خود تعقیب۔ دوسرے نہیں ہو سکتا

سی و اسطے اپنے ساتھ مدد نامہ میں مدینہ مدینہ کے صحابہ کو بھی بیان فرمایا جس طرح قرآن شریف پڑھیں

و اتباع صحابہ نامکمل ہے تو حقیقت میں یہ یوں مدینہ مدینہ کے قرآن و حدیث و رسول و انبیاء

نہیں بلکہ معانی قرآن و حدیث و صحیحین کے تابع ہیں جس طرح یہ بات حقیقت مذکور ہو کہ رسول میں ہے

بکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آیت یہ طریقہ نہایت شریف و عظیم ہے۔ تہرانی

بکہ حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آیت یہ طریقہ نہایت شریف و عظیم ہے۔ تہرانی

رنے سے نہ کا مذہب معلوم نہ مقصود نہیں بلکہ یہاں ہی قرآن وحدیث ہی مراد کو تمہیں کرنا ہے
حضرت بوکر و عمر و دیگر صحابہ رضوان اللہ علیہم تعین کے مذہب سے یہ غرض نہیں کہ ان کا حکم کیا ہے
بلکہ مطلب یہ ہے کہ وہ سرمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اس مسئلہ میں کیا حکم سمجھے بیطرف کسی مسلمان کی یہ
غرض نہیں ہوتی کہ مذہب تمہارے دور کے حکم و معلوم برکت کے غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ اس مسئلہ میں حکم
نبوی کو کیا سمجھتے تو یہ کہنا کہ مفسرین کے یہاں فتائے بحث نامت بالکل غلطی ہے فتائے بحث میں بھی
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے مگر چونکہ ہم اس حکم کو ذہن نہیں سمجھ سکتے جیسا کہ وہ اس وجہ سے دینا
کرتے ہیں کہ ان کا مذہب کیا ہے یعنی مراد نبوی وہ کیا سمجھتے کہ وہ اس مسئلہ میں کیا حکم دیتے ہیں
مجتہد پنجاب کا یہ سمجھنا کہ مفسرین کے یہاں فتائے بحث واقعیں امام کا حکم ہے تحقیق سے
ناواقفیت ہے اگر خدا کو منظور ہے اس کی تفصیل کا موقع پھر ملے گا۔ سوقت تو کسی پر پس رہا ہوں کہ
مجتہد صاحب کا یہ کہنا کہ فرقہ جہدیکہ سے اور مفسرین ائمہ جہدیکہ نہیں کیا جارہیں تو وہ جہدیکہ
نہیں ہو سکتے یہ ان کی نا سمجھی پر مبنی ہے یا دیدہ و انتہا غلطی ہے کہ مذہب و تقنیست
برگشتہ کرتا ہے۔ بلکہ خود اپنے کلام کے بھی تضاد ہے۔

ہم بھی بدلائل یہ دیکھ کر چپکے نہیں رہا ان علیہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ خطبہ متفقہ مولیٰ یا
متفقہ سیر و مادات صحابہ رضوان اللہ علیہم تعین قابل تین میں نہ مفردا جو مجتہد پنجاب نے بیان کیا ہے
غلط ہے جن درمل سے ہم نے اس خطبہ کی تفسیر کی ہے سو تو دیکھئے کہ مجتہد صاحب سمجھتے بھی ہیں۔
یا نہیں مگر حدیث: صحابی کے آئینہ صواب تھا قدیم حدیث میں جس کا صرف مطلب یہ ہے
کہ نبی کی اتباع و اقتداء موجب ہدایت ہے بلکہ مجتہد صاحب نے بھی اپنے غلط مطلب کی طرف سمجھ۔ تو
اس وجہ سے اس کا جواب تحریر فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ حدیث روایت کو قبول نہ کرتے ہیں۔ مگر میں
اس کی معنی کے خلاف سمجھتا ہوں۔ جواب یہ ہے کہ یہ ہے بھی نہ مجھ سے نور حاصل کیا ہے۔ جو یہ
گوں کو میرے لئے ہے پھر میں درگاہ میں نور نہیں۔ راہ پا جائیں گے اگر اس سے کچھ ثابت ہوا
تو یہ کہ جواب صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی روایت بیان کرے اس روایت کو قبول کرنا اور
اس پر عمل کرنا راہ ہدایت ہے۔

مجتہد صاحب غیر مستند ہے یا کیا بلکہ ہے اگر کتاب بھی ہوتی ہے کہ اور بھی کچھ در آخر
اس بات کا اعتبار کیا جائے اور اس کو صحابہ رضوان اللہ علیہم تعین کے متفقہ مولیٰ یا اتباع موجب ہدایت تھی
تھوڑی سی دیر میں بجائے مولیٰ کے متفقہ سیرت پر عمل موجب نجات تھا۔ اب یہ سب کچھ

بالائے طاق مرت جو روایت صحابہ سے روایتیں۔ وہی موجب نجات ہے۔ اگر کچھ اور
حیات باقی ہے تو معلوم نہیں کیا معنی بیان ہوں گے۔ خبر یہ معنی جہاں میں چھاپے ہیں۔ تہائی
بھی تو انہیں دیکھیں گے اور لوگ کیا نہیں گئے۔

کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اقتدا کے معنی صرف روایت کو قبول کرنے کے ہیں۔ اس کے اقوال و
افعال میں اتباع کے نہیں اگر صحابہ کی صرف روایت ہی معتبر ہے تو جمع کثیر مصنف الیٰ معرفۃ مفیدہ تنفر
ہے یہ سب بحث غلطہ در لغو اور بیکار ہوئے یا نہیں اب تو مراد اتباع سے صرف روایت کا قبول کرنا
ہوا اور یہ بات ہر مجاہد کو حاصل ہے و پھر تنفر عرق لینا غلط اور غویب یہ نہیں وہ متفقہ کا لفظ اتفاق
مضروب آیا نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا بھی یا اس معنی ہی ضروری ہے کہ آپ جس امر کی
روایت من اللہ فرمائیں وہ تو قبل اقتدا اور موجب ہدایت ہے اور آپ کا فعل اور قول بغیر نسبت
الی اللہ واجب الاتباع نہیں کیا عاشق میں اور کیا متبع سنت ہے

هذا العمري في القديس بدرج

جہاں جہاں کہیں اقتدا کا حکم ہے۔ وہاں سب جگہ یہی معنی نشہ ہو کر گئے کہ اللہ تعالیٰ سے سزا
مسئلہ اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کچھ روایت من اللہ فرمائیں وہ تو قبل کرد۔ ورنہ اتباع فعل
واقول میں بنے نسبت الی اللہ ضروری بلکہ جائز ہو کیا دین ہے اصل غیر نسبت یہی ہے ورنہ
گرد و قاعدہ جاری کیا جائے کہ جمع کثیر مصنف الیٰ معرفۃ مفیدہ تنفر کو ہوتا ہے۔ تو لازم آئے گا
کہ کل مجموعہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا کچھ ہو اور تمام صحابہ کی کسی امر کو متفق ہو کر روایت
فرمائیں تو قبل عمل ہو ورنہ ہرگز قبل قبول نہ ہو در پھر یہیم قید نہ کسی طرح بھی صحیح نہ ہو کیونکہ
کو کچھ ہونے کا حکم تو مجموعہ من حیث مجموعہ کے لئے ثابت ہوتا ہے تو یکسب صحابی کا نہ کچھ ہونا
ثابت ہوتا ہے۔ لہذا اس کی روایت کا قبل عمل ہوتا۔

یہ سنت کی عداوت کہوں یا نفس کی شہادت بجاہ سے نفرت ہوں یا عدوت رضوان اللہ تعالیٰ
علیہم اجمعین مصعب تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ جب سائے شمس سے نور نہ رہ چکے۔ ورنہ نور شمس ہو
گئے تو ان میں بظہر نہیں رشد و ہدایت ہی ہریت ہے و چونکہ انہوں نے استفادہ نور شمس نبوت
سے کیا ہے تو ان کا کل نور شمس نبوت ہی کا نور سمجھا جائے نہ غیر کا تو جب میں ہر رضوان اللہ علیہم
منو نور نبوت و شمس ہدایت سے استفادہ نور کرینگے تو ان کے جملہ فعل و اقوال روایت و سنت
کی نور شمس کا نور ہے اس سے بذاتہ اس عاقلان نبوت کو نور حاصل کرنا چاہئے بجز ان امور کے جنہیں

تہ اس نے بشریت تقویٰ اور تقیہ ظنی کا ثبوت ہوتا تو وہ واجب مطلق نہیں اور نہ سب درجوں کا ثبوت
 ثابت تھا۔ یہ بھی بدیت ہی ہوگی یہی مطلب مانا جلیبہ و الصیابی کہ ہے اور یہی صحابی کا جو
 یہ ہے کہ یہ ہے ثوبہ و نہ کسی دلیل کے مجتہد نہ رنگ میں پناہ بیانیہ ہو۔ مطلب
 ثابت کرنا چاہیے۔

جس کو صحابہ کے نزدیک حد نہیں مگر اسے محرم ہونا چاہیے۔ ذرا وار در کشف۔ سر سے
 بھی وہ خود مہبت تہ وں کا وہ نہ مومن کر کے دنیا اس سے بدیت پتی ہے۔ مگر ہر بعض وقت جیسے
 ایک بڑا زور دوسرے چھوٹے سے تے کا ٹھٹھ ہو کر گہن کا باث ہو جاتا ہے۔ سی حرت اگر
 کوئی رویت غیر تہ ویت و س قیاس کی حاضر ہو تو قرآن شریف یا دوسرے حدیث صحیحہ
 سے ثابت ہو چکا ہے۔ درود تحقیق قیاس نہیں بلکہ اس حدیث مدنیہ سے وہ حدیث اور قرآن شریف
 کی آیت معترض ہے جس سے وہ قیاس متفاد ہے۔ اسی صورت میں بغایت اس درود تحقیق اس آیت
 درود مدنی حدیث کی بدست جو در تحقیق بڑی تاریکی کا نہ میں۔ اس حدیث میں تاویل وغیرہ
 کو جاتی ہے یہ ورت جب بڑا مدلل سے سنیہ سے نہیں بلکہ حضرت ہر وہ فی حدیث کو
 کر جیسا تھا کہ جو بھی تو کوین شخص سے روایت اور سات و شہادت دیتا ہو اس کو ثابت و ثابت
 دینا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ کیا کیا دیکھ بڑا چھوٹے تے کو یوں چھپاتا ہے
 اور مجتہدین صحابہ دوسرے صحابہ کے ساتھ کبھی ایسا عمل بھی فرماتے ہیں۔ بلکہ دقت کا جہاد دی کو
 یونی رسو کیا کرتے ہیں۔ سنن شمس نہ دلبر خفا یا حاتم۔

نور و نور مذکور کتاب حنفیہ سمجھنے کے لئے دماغ چاہیے مقصدین کو اللہ تعالیٰ نے اضافہ کے ساتھ معافی
 تو ان کے بعد سے بھی مؤلف فرمایا ہے کسی صحابی رضی اللہ عنہ کو یہ کہ وہ مجتہد نہ تھے۔ یہ تو کوئی بدین
 میں بت قرآن میں تو ثابت ہوا فضیلت بعضہ علی بعض فرمایا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ
 فرق و تہ ورت ہی ہے جب ہی حضرت عبد بن عباس نے حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے جب کہ حدیث لو حوض ما مست الذکر بیان فرماتے ہیں تو مضافہ مقابین سے کیا تھا۔
 فرماتے حضرت عبد بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ ہو گئے۔ ناں حضرت عبد بن عباس رضی اللہ عنہ
 مدعو و منہا کی شان میں جو تہائی غیر تہ ورت کی جہاں کر کے اپنے غامبی دین کو بھی
 بڑا کرتے ہیں۔ یہ ہے کہ قابل تہ ورت ہے نور و نور نے سے کیا ہوتا ہے جب سب ہی نہ سمجھنا
 بدو مت جانیر کیر رنگا تو کیا ہوا جب کفر دل کو مانیں مگر پھر کیا ہوا

کتابوں کے لادینے سے کہیں نام نہ ملے ہی ہوتا ہے۔ اب اس کو دیکھو جو قرأت و تہجد میں غفلت و غلامی کو ملتا ہے جس کو خدا نے ہم جملہ منجہ آمین و من معہ جملہ نور فاما نور

مخبر جو کہ اس کے بلوغت میں جو تفسیر کا مذہب ہے اس کے جواب میں یہ سطور ذیل میں
لہذا تعالیٰ مدد فرماتے درقون فرما کہ مسلمانوں کیلئے مفید بنائیں۔ آمین

پہلے صاحب کیمت میں معذرت پہلے صاحب کیمت نے یہ ناظرین بلوغت میں غفلت و غلامی کی

سخت کلامی سے ہم پر سخت مذمت کی ہے جس میں ان کو میرزا صاحب کے سخت مضامین کا درجہ ہونا ان کے نزدیک جرم و عیبتہ مثلہ کے ماتحت جائز ہے لیکن بلوغت کی روشنی میں یہ بات

ناظرین میری سخت کلامی سے گہرا کر سخت مضامین بھیجے ہیں جن کو چھاپنا آپ بلوغت کی روش کے

غلاف سمجھ کر نہیں چھپتے تو آپ نے کہیں اس پر بھی غور فرمایا کہ ناظرین غور آپ کی سخت کلامی پر

یوں نہیں غصہ ہوتا ہے کہ آپ کو کوئی معصوم جواب نہیں دیتا تو سوجھ سے ان کو غصہ

تحقیق آپ پر آمات گرام یہ کہتے ہیں کہ آپ قلمبہ کو کون سا سخت کلامی کے ذریعہ کہ مکتب تحریر

فرماتے لیکن آپ کو ساری معلومش درجہ پہنچی ہوئی ہے۔ آپ صحیح فرماتے ہیں یا نہیں کہ بھولے ہوتے

ہیں غلطیوں خدا کے فضل و کرم سے خوش ہیں کہ ان کے غم و غصہ میں نہایت بگڑا ہو گیا ہو غصہ میں نہ

ہی غصہ کلامی کر رہا ہے۔ مگر کچھ بزر وراہوں کا یہ قصہ سن ہوتا ثابت ہو گیا

دوسرے بندہ ہاگاہ جب وہ میں چھوٹے صاحب کتاب رہتے تھے اس سخت کلامی پر غصہ فرمایا جاتا

جو خدا و ملائکہ شان کثیف بت خود چاہتے وہ لفظ چھوڑ دیا کہ ہاگاہ کے ناظرین بلوغت

ہیں میرزا صاحب کا باعث تو نہیں صبر فرمنا چاہتے ہیں تو جنوں سے کہ میں درجہ پہنچ گیا جس کو جو

مردم و غم و غصہ میں چھوٹے صاحب یوں بت رہی یہ بات کہ غم و غصہ کا جواب نہ دینا سن ہوتا ثابت

ہو گیا۔ میں یہ غصہ آپ کا غصہ نہیں بلکہ غم و غصہ ہی یہ بات چھوڑ دینا چاہیے بلوغت کی

وہ چھوڑ دیتی ہوئی وہ کی طرف سے ہوا یہ غصہ نہایت سبب سے تو رہتی ہے۔

میرزا میں یہ بات دیکھتے کہ اس کا جواب نہیں چکا ہے جس میں دونوں حدیث کے

معنی بتائے ہیں ناظرین تکلیف کر کے اس غم و غصہ فرمائیں

بہت سے تو میں غم و غصہ ایک مرتبہ میں میں غصہ ہے وہ سب مند ہے جس کی غلطی سے غم و غصہ

تھالی بھی غم و غصہ کرتے ہیں ناظرین اس کو بھی غم و غصہ کی تکلیف و فرمایا کہ میں غم و غصہ

بہت سے غم و غصہ میں کیونکہ غم و غصہ میں دوسری حدیث کا ذکر آیا ہے۔ جو اس میں مجتہد صاحب کا قصہ

چہ بنے تھیں انوسر سے یہی کہنا پڑا کہ بہت شرمست تھے بیویں دیکھ جو پیر تو انکے قصہ خون دیکھ
 بقیہ زکین اور چھیک پکین ان معین اجتہد سے وہ بھی فیصلہ تعالیٰ مقصدین حدیث
 و مطلب اپنی سبقت میں مبتدیعہ عرض کرنا مبالغہ ہوگا کہ متقدمین کی سمجھت میں

اس بعد فرماتے ہیں ہاں اس نمبر کے متعلق ایک دو باتیں خاص قابل ذکر ہیں
 ۱۔ مولانا آپ تو سابقہ نمبر میں سائل تھے چنانچہ سابقہ تقریر آپ کے سولات ہی کی صورت
 میں جواب طلب ہیں گریہ بیک یہ ہیں نمبر میں آپ مدعی تقریرتے ہیں کیونکہ سب سے پہلے آپ کے
 انہری میں استفہانہ ہو یہ کوئی فقہ نہیں مولانا یہ نقیب بہت سیوں ہوا

مجتہدین کے اعتراض کی پہلی جواب اب میں اس کے متعلق کچھ عرض کروں گا وہ آپ
 کے ناظرین کو بتاؤں گا وہ غصہ شے کا قدرہ عرض کر دوں۔ وجوہات خدمہ والہ کے خاص جواب
 قبل سے وہ بے جواب رہ چکی۔ اس وجہ سے مجبور ہوں اور جواب عرض کرتا ہوں

بندہ نمبر سے ہر ایک خاص حدیث کے معنی کے متعلق سو رہا ہے اور احتمالات عرض کر کے
 دریافت کر رہا ہے کہ گریہ معنی میں۔ تو اس سے یہ لازم آئے گا۔ درمطلب ہے۔ تو اس کا حاصل
 ہوگا پھر ان خبریہ جملوں سے میں سائل ہونے سے کیسے نکل گیا جب کہ اصل عرض دیکھ بولیں یہ
 سولات عرض کرتے ہوں۔ تو اگر متفہام نہ ہوتے بھی مراد یہی ہوگا کہ کوئی شخص کہے کہ میں آپ
 سے چند باتیں دریافت کرتا ہوں۔ اس کا جواب دیجئے۔ زید یا یہ دہ آپ کے یہاں ٹھہراتے
 آپ نے اس سے بہت کہ تصدیق حرام ہے آپ نے اس سے کہنا ہے تعلیم چھوڑ دو۔ ورنہ ہنہ میں
 جاؤ گے۔ وغیرہ وغیرہ خبریہ ہی بولے تو آپ فرمائیں گے کہ تو سائل تھا۔ چنانچہ بیویں بولتے ہیں
 استفہانہ تو میرے کلام میں ہیں بھی نہیں تو شخص سائل اور مدعی میں فرق نہ کر کے کیا وہ بھی مجتہد
 ہو سکتا ہے فرماتے ہیں کہ یہ بھی کہا اگر اس پر کسی غیر مقلد و غصہ شے تو میرا کیا قصور اپنے
 مجتہد سے اڑیے کہ یہ کلام کیوں کرتے ہو۔

دوسرے اس نمبر میں یہ عبارت موجود ہے کہ کلام اسطر۔ اور حضرت غیر متقدمین کے
 نزدیک یہ تمام قوی نہیں تو جو تمام صحیح ہو اس کا بیان فرمائیں۔ فرمائیے یہ جملہ تشریح ہے یا استفہانہ
 کہ کلام اسطر نہیں دیکھا ہے کہ آپ تقلید کو تو فرمائیں گے یا جواب میں مجتہدانہ طرز خبیث
 دے۔ فرمائیے یہ جملہ بھی تشریح ہے یا اس میں سوال ہے پھر فرمیں ہے۔ اور اگر یہ جواب پسند
 نہ آئے ہو۔ تو اس سے بخیر کوئی عہدہ جواب حضرت مجتہدین زائد عنایت فرمائیں معین میں یہ غلط

فرمائیے اب بھی معلوم ہو کہ یہ رسول ہے یا دعویٰ یہ ہے غیر تقدیر کا غصہ بالکل حق بجانب ہے۔
اس میں یہ کہیں اور وہ کیا کہیں کا اندھا بالکل ہی آپ نے دل دیا ہے۔
تیسرا غضب یہ ہے کہ اگر میں سائل تھا اور پھر مدعو ہو گیا۔ نیز اس میں تقدیر کا غصہ ہے
لہذا آیا۔ آئی جب سائل ہوتا ہے۔ اس کی ذرا ہمت ہوتی ہے۔ اور جب مدعو ہوتا ہے تو در
اس بنا پر تو نہ معلوم آپ کی کتنی دفعہ ہامیت ہوئی ہوگی۔

چوتھے اگر کوئی مدعی بھی ہو اور سائل بھی ہو تو اس میں تقدیر کا غصہ کیا ہے۔ درحقیقت تو اس کے ایک
شخص ایک ہی مسئلہ میں ہی ہو اور سائل بھی ہو تو اس حدیث اور کس آیت قرآنی کے تحت ہے۔
کوئی شخص مدعی ہو اور یہ کہے کہ اس حدیث کے یہ نہ ہیں۔ غلط ہے۔ اس سے اندر اگر آپ کے
نزدیک یہ وجود غلط میں تو پھر آپ ہی بتائیں کہ حدیث کے کچھ نسخہ یہ ہیں تو آپ ان باتوں
اس سے زلزلہ اور متقین کو غصہ کیوں آتا ہے۔ یہ بات کہ آپ کو جواب نہیں دینا۔ یہ کوئی
نئی بات تو رہی ہے۔

پانچویں بات اور عرض کرتا ہوں۔ اگر ناظرین، محدثین، محققین، اصحاب پر غصہ نہ فرمائیں۔ ملاحظہ
تو اللہ پر یہ شک ہے کہ اگر غیر ہر شخص نہ جانتا ہو کہ یہ سائل ہیں یا مدعی ہیں۔ اور اگر کسی
امر کا دعویٰ ہے تو اس کا باثبوت بندہ کے ذمہ ہوگا۔ یا ایک بندہ کہے کہ یہ کوئی حق ہے کہ میں کسی امر
کا مدعی نہ ہوں گا۔ میں نے صاف عرض کر دیا تھا کہ اگر مدعی ہوں گا تو باثبوت میرے ذمہ ہوگا اور
اگر میں اس کلام میں آپ کے نزدیک مدعی ہوں تو آپ کہ یہ مطالبہ فرمایا جائے کہ یہ میرا دعویٰ ہے
اس کی دیں کہ یہ بس اب میرے پچھلے عرض کرتا ہوں خود آپ سے ثابت ہے
فرمائیے آپ مجھے بتاتے ہیں کہ برائے نام کہہ کر طویل کر رہا ہوں۔ آپ کی ایک
بات کے پچھلے جواب دئے کوئی جواب غیر محقق یا ایسا ہے کہ جس کا جواب آپ دے سکیں۔ پھر
یہ غلط ہوا یا مکمل جواب۔ اگر غلطی معاف کرے کہ آپ کے پاس کوئی جواب ہو۔ تو آپ اس سے مراد وہ
تحریر فرماتے۔ مگر یہ بھی اخبار کی ایڈیٹری تقدیر ہی ہے۔ یہ تو مشعرہ سے دارالعلوم کے خلاف
سنی سنائی باتوں کی بنیاد نہیں لیکن اس سے مراد عقلمند کے طالب علم سے نہیں بلکہ
آپ کو قلعہ تو اسی کا ہے کہ بندہ کا مقصود ہر ایک کی طرف سے نہیں بلکہ اس بات پر غصہ نہیں
کے لئے دیوبند بھی کے تشریف سے آتے کہ آپ قادریت سے بھی قیام نہ خواہ ہو رہا ہے۔
دوسرے مرقوں ذکر یہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ جلد یہ تو بتائیے کہ جب ساری امت قبول آپ کے

کوئٹہ کا موقع ملا ہے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

۱۔ تو میری یہ بات سن کر کہ
 میری ساری دولتیں میری طرف
 سے تیری طرف ہیں

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

بلجائے تفسیر کی وجہ سے تفرقہ بستہ در نہ تھا۔ فہمہ عقیدین یا اہل شیعہ و شکر ہیں یا ایک دوسرے
 سے نکاح بیاہ شادی کرتے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی طاعت کیا
 پرناؤر عفت رعایا بن کر بستے ہیں۔ اور اس اختلاف کو بربادی کے تحت میں جیسے کشمیر اور
 دیگر جہاں صوان، سندھ، سیہم جہین میں اختلاف تھا۔ نہ وہاں عفت تفرقہ محبت تھا۔ نہ یہ تھا
 یہ اختلاف وقت بت بت ہوا چاہے تھا۔ ہاں تفرقہ در مست ہر طرح کے تفرقہ میں
 ہی نظر کرتے ہیں۔ ہر پشائی و باوقائیس تفرقہ در وقت کے نزدیک معاذ سے رویت
 صرف یہ چار پانچ دی تھی بڑی حیرت میں کوئی پھر نہ گئے۔ در بقی جہاں میں جھڑنا نہ تھا۔
 ہم جو عقیدین خدا کے فضل و کرم سے تین طرح تھے۔ در ہندوستان سے سیدنا کلم در ہندوستان
 تعلق علیہما جہین کے عقیدہ میں سنی طرح حکم کو عقیدہ تھے۔ ہندوستان میں جہین نے ہر پانچ
 و نو عبت میں فرق بت۔ پھر ترکہ عقیدہ کیوں کہتے تھے۔ اس کو کہہ عسرت یہ ہے کہ جب عقیدہ
 اللہ تعالیٰ علیہم جہین میں بھی مسائل، جہاد و کائنات ہو۔ تو جیسے عقیدہ اخلاقیات سے
 عادت مدون ہیں۔ در عادت کی سخت اور عادت میں اختلاف ہو۔ سنی طرح مذہب ہی کے
 علم اور فیتا در جمہ میں اختلاف ہونا لازمی تھا۔ جیسے خانہ بدیش کو۔ مہم جوئی و تحقیق سے
 خیر کیا۔ سنی طرح معنی و ادب کو اثر مہم جوئی کی طرح سے غارت و بربادی میں غارت
 پر اتفاق ہو گیا ہو سکتا تھا۔ مگر جو دعویٰ خداوند قرآن میں معنی عقیدین کو کہتے تھے نہ عادت

ہیں۔ اس وجہ سے اختلاف لازمی تھا۔ ہو اور ہوتا پڑے تھا۔

حنفی مائے شافعی حنبلی

سب ایک فرقہ ہے

خداوند عالم کی مشیت یونہی جتنی کہ چاہی نہ ہو یہ وہی ہے۔ اور ہر ایک
 کے ایسے اور نہ ہوں ہوئے۔ اس فیاض و رحمت کا شوق
 کی ذہنی نام ہوئے در نہ عقیدت جیسے وہاں ہیں یہ سب یکساں تھے۔ اور ہر ایک
 میں سلا میں سب شریک ہیں۔ یہی اصل سنت۔ ہم امت جو دنیا میں سب شریک ہیں جیسے
 جو بیت اپنا۔ صرف مہمان نہیں کہتے۔ بلکہ در جہاد و عقیدہ ہر دوسرا ہر دوسرے کے
 ہیں۔ سنی طرح جو عقیدین ہر دوسرے کے فداوند عالم۔ میں در وقت سر دینے کے عقیدہ ہیں۔ مگر
 چونکہ تقلید میں ملان سب شریک ہیں۔ ہاں۔ سنی تین کے شہ اپنا کہ عقیدہ ہر ایک
 ہاں تین کے سے حنفی شافعی حنبلی مائے ہیں۔ اس سے امت میں تفرقہ جیسے نہ تھا۔ یہ کہ
 یہ آپ سے دریافت نہیں کرتے۔ کہ آپ نے کہا کہ ہر ایک کیوں کہ تھا کہ ہر ایک کیوں کہ

بالخصوص احناف کو سنان نہیں سمجھتے۔ جب ہی تو آپ ان سے یہ اعلان کر دیا مصباحت کر سکتے ہیں
 ششما کوئی شخص کہے کہ ہماری غیر تقلیدین سے جب مصباحت ہو سکتی ہے جب کہ وہ اپنے سنان سونے
 کا سنان کریں تو اس کے معنی سنان ہیں۔

جہتہ پنجاب کا اتفاق پھر میر تعجب یہ کہ اس عقائد کے ساتھ آپ نے احناف کو ششما
 بن کر بیٹ کے فرقہ میں سنان دیکھا۔ اس میں کیوں شکر کیا ہے۔ گزشتہ تحریر میں اتفاق نہیں ہے تو
 اس کے معنی سمجھئے ہم قاضی ہیں

خدام اول پر درضروب ہے۔ مگر معتدین تو آمد ہیں۔ جمیع احمدی ہم و عی برہنوں سے
 قدر علیہم جمیع کو ہی مقتدا صرف اس وجہ سے منت میں کہ آپ ان کی اتباع کے سہرا ہیں
 سے سہرا کی اتباع ناممکن ہے۔ چنانچہ پہلے اس کو عرض کیا گیا ہے کہ ہمیں آپ سخت کلام ہے
 میں مگر آپ ہمیں درپردہ کا فرشتے میں مگر آپ پھر بھی نرم کلام ہیں۔

شیخ چپ ہول تو توکل ٹھہرے ہم جو چپ ہول تو سڑی بدیش
 انصاف۔ انصاف۔ انصاف۔

ہم آہنی کرتے ہیں تو چوب ہے غوغا وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چوب نہیں تو
جہتہ پنجاب کا مختصر پھر آپ فرماتے ہیں احمدی اپنی کیمبر و کہو کوئی ہم نے ناجائز
 شریعت پیش کی ہے اور کوئی شریعت مذکور ہے۔

آپ خفیوں سے سلام کا مناب رکھے اس کے شر کوئی کرتے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں کہ ہم نے
 کوئی ناجائز شریعت یا ائیس تقدیر پیش کیا ہے۔ سی کا نام عمل بالحدیث ہے اس کا جواب تو بہت
 سہل تھا۔ مگر آپ رنجیدہ ہو کر ہمیں تنقید لکھنا نہ چھوڑ دیں۔ موجب سے نہیں عرض کیا۔

تمبر ۱۵ میں پھر دی بیس جہتی سی درجہ کے غیر مقلد مرزا صاحب کی برہین احمدی کا ذکر
 کرتے ہیں۔ اگر کوئی خود انفسور بت عرض کرے تو اس پر آپ بے شک فرما سکتے ہیں مگر جس
 بات کا جواب نہ دے اسے دیے ہی بل دینا اس سے معتقدین بھی شاید خوش ہوں مسلم ثبوت
 اور اہم رازی کی عبارت آپ کو مفید نہیں۔ آپ جو کچھ فرماتے ہیں۔ وہ خود فرمائیے۔

نمبر ۱۵ میں تو آپ نے غلبہ ہی کر دیا۔ میں مقدمے شک ہوں مگر کس کا۔ آپ وہ نہیں
 میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ متصدین نامہ حمہ سداہان خدا کے فضل سے بہتدین غیر تقلیدین سے
 زیادہ مجتہد ہیں۔ پھر آپ کے سامنے قدامت کی کیا حرج ہے۔ ہاں یہ بات کہ میر قیاس غلط ہے

اس کو ثابت فرمائیے۔

آپ فرماتے ہیں جس کا حاصل یہ ہے کہ ہر لوگ قومی رویت کو بنا پر خدا و رسول پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ بات تو تر پر عقد در کہتے ہیں۔ در قرآن وحدیث کے عقائد کی تائید میں یہ نہیں ہے۔ تقلید کوئی نہ کرے یہ ایک خاص کی تقلید سے مانتے ہیں۔ ہر تواتر قومی اور کہاں تقلید تقبیہ

بہتہ پنجاب کا حکم
بے پٹ سر راگ

یہ پانچوں کتاب بعدیت کی یہاں کہاں سے نکلتی ہے۔ ہر جو کہ تواتر قومی رویت قومی ہی کوئی حجت ہے۔ تو یہ ہر رویت قومی رویت عام تو تقلید میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہی بنا پر ہر مقصد ہی ہوتے ہیں۔ ہر گز ان کا ایمان معتبر ہے۔ تو تقلید ہی معتبر ہونی چاہئے۔ نہ فرماتے آپ نے مولیٰ فرمایا یہی حجت تقلید ثابت ہوئی یا رد۔ راقرآن وحدیث کی موفقت یا عدم موفقت یہ تو نفس دہریہ ہے۔ یہ ان کے دلت کو اس کی خبر ہی نہیں کہ قرآن شریف، حدیث میں کیا مان بولتے۔ وہ تو بے دلیل بیان کرتے ہیں۔ وہ آپ کا یہ فرمایا ہے کہ یہ تو کتاب روایت قومی وغیرہ کی بنا پر مسلمان ہوتے ہیں۔ وہ روایت وغیرہ کو بھی نہیں جانتے۔ تو صرف اس اندر جانتے ہیں کہ ماں باپ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔ وہ بھی مسلمان ہو گئے اگر مولا آمد۔ ہر باپ مرنے کو چاہیں۔ تو کہہ کر وہ بھی یہ تقلید ہی ساتھ مرنے کو کہتے ہیں۔ نہ وہ تو کہہ جاتے ہیں کہ قومی روایت کو۔ نہ وہ امام صاحب کو جہاں میں نہ ان کے مانتے ہیں۔ ہاں باپ کو حجت کہتے ہیں۔ وہ جو حجت کہتے ہیں۔ ان کی حالت تو یہ ہے کہ نہ یقینیت، نہ کی دہ میری۔ نہ کہ ہے۔ فرماتے ہیں کہ یہ سچ ہو یا نہیں۔ جب ان کو یہ کہہ بن تعلیق و محبت ہو تو پس بہاوت ہے۔ تو بے قرآن میں تعلیق و محبت درجہ ہر نہ ہوں۔

آپ فرماتے ہیں ماں تواتر قومی یا تقلید تحفی جس قوم سے یہ ان کو ثابت۔ سی سے تقلید تحفی کو بھی سنا ہے۔ پھر ایک تواتر قومی جو در دوسرا نہ ہو۔ یہ بھی ہے

قربان آں نہ سنا یک دم در دیوات

یہ فرماتے ہیں کہ جو تقلید تحفی کی سی مسئلہ دیں گی۔ نہ کوئی غیر تقلید نہ ہی

نہ بلا کے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ تقلید کی چار قسموں سے قرآن نہ فی صحت یہ ہے کہ ہر

کی تقلید کا وجہ ہمیشہ کے لئے اپنے پرینا اس کا ثبوت شرع میں نہیں آیا

اب بھی نہیں پہلے نہ تھا نہ ہو گیا تو می روایات عامہ و اتریاں نہیں ہے چرب و خوب
 و در فضیلت میں کیا کلام ہے۔ اب تو اتر سے ثابت ہو گیا۔ بشرق و غرب بعد ہمارے تقلید
 اتر تقلید شخصی کو واجب فرض کہہ رہے ہیں جو آپ کے نزدیک بڑی ہیں بے پھر بھی باقی ہے
 مجتہد صاحب کا نیا کلام [مجتہد صاحب سر قدیر لسانی در کتبہ کتب کیسے ہے
 کو تقلید شخصی کا شرعی ثبوت معلوم نہیں۔ علم عامہ اور حاکم تقلید شخصی سے جہالت ہے تقلید شخصی
 شرک و بدعت و حرام تو نہیں جس حال۔ اسے مدتی قدرت کے قہر میں جاتے۔ ماری عمر
 تقلید کو شرک و کفر و حرام کہہ کر راجح یوں فرماتے ہیں کہ مجھے اس کے حکم کا علم نہیں ہے یہ
 تو سکوت فرمانا چاہیے تھا۔ اس کا اعلان فرما دیجئے۔ کسی کے لئے یہ بھی علم کی بات ہے۔ کہ جو نہ
 معلوم ہوا اسے بہ دے کہ مجھے علم نہیں۔

در سطر پہ محدث کو دفع فرماتے پھر آپ کو نہ تو در روایت قوم کا اہل نہ گا۔
 ب تو تقلید شخصی واجب فرض ہوئی ہے

مجھ سے حدیث سے کیا میں نے شکوہ کیا۔ لنگا میں تصدیق میں ہے یہ پوچھ جو ب

مجتہد صاحب کے ایک سوال
 مجتہد صاحب روایت کو صحیح چون اور یہ حکم ہمیشہ کے لئے یہ مکرر اس کے
 نے حدیث قرآنیہ یا احادیث میں۔ اگر میں تو فرمائیے در نہ چھڑے

اگر میں بھی نامزدیت در تو اتر توں ہے۔ تو تقلید شخصی کے لئے بھی موجود ہے تقلید شخصی
 ہے۔ یہ ہے جو حدیث کے معنی معلوم کرنے میں تو اپنا علم معتبر ہے۔ نہ کہ کف
 اللہ نفس کے لئے معذرت کو مگر حدیث کے صحیح و ضعیف ہونے میں جو نہ کہ ہے۔ اس میں
 تقلید شخصی جائز نہیں۔ جب فرض ہے کہ جس حدیث کو اس میں ہی حدیث میں اس میں
 فرمیں۔ اس حدیث کو صحیح و درو جب ہے تو جس حدیث کو اس میں حدیث میں اس میں
 اس میں تو اس حدیث کو صحیح و درو جب ہے کہ جس حدیث کو اس میں حدیث میں اس میں
 بھی تو ہے۔ اگرچہ ان میں جملہ نہیں۔ تو اس حقیقت پر تو ہے۔ در نہ تقلید شخصی کے
 وجہ پر روایا ہیں۔ اگر فرض ہی ہو۔ تو حدیث کو موجود ہے قدر بن فیہ و تو تعجل
 تقلید شخصی کو واجب ہے۔ حضرت مجتہد صاحب بندہ کی عرض سے تو غیر تسلیم ہو فقط
 یہ بات۔ مگر عرض کے بات بھی نہیں ہوتی۔ یہ ہے تقلید

کی فرضیت اور وجوب کی دلیل شرع میں معلوم نہیں ہوئی۔ اور تو جس معنی سے آپ تفسیر فرمایا ہے
 ہیں۔ وہ اب دین میں کیسے بے جی نہیں۔ اگر ہوگی تو چلے ہوگی۔ اب تو براہِ امام کے مذہب کی کتابیں
 مع ہر شے کی دلیل کے موجود اور ہر مذہب کے عام کو آپ سے زیادہ نہیں تو کم ہی دلیل معلوم
 نہیں پھر بھی وہ تمام عام و خاص اپنے کو خاص ہی امام کا مقتضی کہتے ہیں۔ اور باوجودیکہ ہر فقہ
 کے مسئلہ کو ہزار ہا محدثین و مفسرین و فقہاء ائمائے جاہل کر اپنا مختار قرار دیا۔ مگر پھر بھی اس کا
 نام تفسیر تحفی ہی رہتا ہے۔ جو آپ کی مصدح میں پورا اجتہاد اور کامل غیر مقصدیت ہے۔ جیسے
 ہم آپ کو حقیقت میں کامل مقلد جانتے ہیں تو اب نزاع صرف نام میں ہی رہا۔ اور امام رکھنے میں
 آپ کے یہاں بھی توسیع و اجازت ہے۔ کوئی یاہ مصنفی کا نام جو یوسف و یونس کے نام پر بنا
 رکھے تو جائز ہے۔ پس اگر آپ کو نہایت منظور ہوئی۔ اور امت میں تفرق نہ پڑی نہ تفرق ہوئی۔ تو تفسیر
 شخصی اور عدم تفسیر کا ذکر ہی نہ ہوتا۔ ورنہ ہر شخص کی تفسیر و تفسیل غیر مقصدین نہ کرتے نہ فرماتے یہ تفسیر
 شخصی بھی حرم بہت شرک ہے یا فرض نہ جب اس کا کلمہ ہی معلوم نہیں تو اب معلوم کر کے کہیں
 دوسرے یہ فرض ہے کہ جو قرآن شریف موجود و تمام مرتبہ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسی قرآن
 کی تفسیر ہی عمل کرنا یعنی تفسیر میں پڑھنا صرف اس کو مامور بنانا۔ یہ بھی فرض و جب آپ
 کے نزدیک ہے۔ نہیں۔ اگر ہے تو اس کا وجوب درحقیقت کس قرآن شریف کی تفسیر یا حدیث سے
 ثابت ہے۔ یا اس کو نہایت دروجوب ہی نہیں وجوب تفسیر شخصی کے فرض ہے۔ تو اسی طرح تفسیر
 شخصی کے وجوب شرعی کو بھی سمجھ لیجئے۔ جدی نہ فرمائیے۔ بخور سے سمجھ کر جواب دیجئے۔ جیسے پہلے
 تفسیر نہ بنے۔ کہ تفسیر و تفسیل پانچ قرآن شریف کی حیثیت کو نہیں دیتا۔ اب پھر آپ کو یہ سمجھے
 نہ کہہ دیں۔ در نہ آخر وہ دم مونا پڑے گا۔ اور آپ کے متفقین بدو غیب رضی اللہ عنہما ہوں گے۔
 مگر خداوند قادر و منظور ہے۔ اور اس مضمون پر ہو گیا۔ تو وہ اب اس کا تفسیر و تفسیل
 غرض کر رہا گا۔ اگر میرے اس مادہ کو اپنے جواب نہ کہنے کا حیلہ مت بناؤ۔ آپ کو جو جواب
 دینا ہو۔ وہ دیجئے لیکن بتائیے کہ آپ کی وجہ سے نہ کہہ سکیں۔ دیا مفسر عرض ہو جائے ہر اہل حق
 مجتہد پنجاب سے ایک استفتا رائے ہاتھوں ایک در مسئلہ درینت کر لیں۔ ایک عام لے
 ایک جماعت میں تبلیغ اسلام کی۔ وراثت سے وہ سب کے سب سناں ہو گئے۔ اور اس اور کوئی
 مسلمان نہیں۔ تو ان نو مسلموں پر اس نام کی تفسیر فرض اور وجوب سے یا نہیں۔ اور کسی کو سنا
 میں امام بنانا واجب اور فرض ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس خاص شخص میں کی اس خاص شخصوں کو

تقصید شخصی یا اہمیت شخصی کی نسبت کوئی آیت صحت میں نہیں۔ اگر نہیں تو پھر یہ فرضیت اور وجہ
عارضی شرعی ہوگا یا نہیں

گرجو یہ ہو کہ جب تک ان لوگوں میں علم نہ ہو اس وقت تک ان پر تقصید شخصی نہ ملے
شخصی فرضیت۔ گو یہ وجہ ذاتی و حقیقی نہیں مگر باوجود عارضی فرضیت اور وجہ کے یہ
بھی وجہ شرعی ہے تو پھر نہ بن کر راز میں فرمادیا جائے کہ جب تک امت میں کوئی فرد
یہ امید نہ کرے جس کا مذہب اسی طرح مدون نہ ہو جیسے شرع کا اس وقت تک جیسے تقصید
تمام لوگ کر رہے ہیں جن کو جہاد کا رتبہ حاصل نہیں۔ اور نہ وہ اس قدر حقیق ہیں کہ مذہب راجع
میں سے کسی خاص ذہن کو ترجیح دے سکیں۔ وہ خود اپنے علم پر اس قدر وثوق نہیں رکھتے تو ان پر
تقصید شخصی فرض اور وجہ ہے۔ گو یہ فرضیت بھی عارضی ہی ہے۔ مگر یہ شرعی۔ تو چاہے آپ غیر
ہیں مگر صحیح ہو جائے گی۔ راجحی صلیح منقولہ ہے تو اس مسئلہ کا فتویٰ نافع فرمادیتے۔ اگر در
غیر مقلد در بقول کی صرح آپ کی اس بات کو بھی تسلیم نہ کریں گے تو نہ ہی گرتے تو یہ ہمیں گے ورنہ
مخبرین میں اوصاف قناد۔ چاہے آپ کی یہ بھی ہر دے سے

دے اس میں تو تیار کرکے کھڑو نامہ سند خندہ کرکے

ورنہ پھر یہ فرمایا جائے کہ وہ اس پر تو یقین آپ کے بقول میں کی تقصید فرضیت ہے۔ دیکھ اپنے
علم پر اپنے نفس کے لئے بھی اس قدر وثوق نہیں رکھتے خود جہاد کریں۔ یہ دہل میں ترجیح دینے
اور جو کچھ بھی ان کو اپنے علم سے ثابت ہو ہے وہ یہ ہے کہ ہم کو درنوعوم کو بجااست موجودہ ہم
راجع ہیں کے بطور مذکور تقصید شخصی فرض اور وجہ ہے۔ تو ان علم پر ہر جہاد بھی رہے در جہاد
کے درنوعوم پر وجود ان کے فتویٰ کے تقصید شخصی فرض اور وجہ ہوگا یا نہیں گرت۔ تقصید
شخصی کی فرضیت اور وجہ شرعی ثابت ہو گیا اور نہیں تو فرمایا جائے کہ یہ بھی ہے غرض
یہ کہ جہاد و ترجیح کے راز میں نہیں جو خود فرمادیتے تھے دو دو کی مگر غیر میں کی فرضیت
تقصید کو دیکھو بہت اہمیت ہے۔ کوئی آیت یہ صریح ایسی پیش فرمائیے جو یہ بھی کسی
مسئلہ سے نہ لڑے نہ ثابت۔ یہ وہ غیر مقلد ہوں گے نہ آپ کی طرف جو عاری سے ہوں
بہرہ و نہ متروک و نہ ثابت۔ غیر مقلد اس کے آپ سے بھی علم سمجھتے ہیں۔ در بہت سے یہ
اثریت ہیں۔ کہ جہادین زمانہ کے اساتذہ ان کے مختصر ہیں۔ یا اس کے بڑے زیادہ۔ اور جو دیکھتے
ملکہ اللہ علیہ وسلم کے ن کو آپ کا فتویٰ بھی غالب اپنی تقصید اور اپنے الٰہی جہاد ہے

فتویٰ پر عمل کرنے کا نہ ہوگا کیونکہ آپ کے نزدیک یہ مجتہد میں درج کا جہاد دینی ہے۔ آپ
 ناحق پر ہیں۔ آپ کو اس قدر علم ہے کہ آپ کو تقیہ یا آپ سے فتویٰ یا جہاد کے لوگوں کو وہ اپنے
 اس جہاد میں غلطی پر ہیں۔ اگر آپ کو تقیہ شخصی لازم اور واجب ہوگی۔ درجہ میں ان کو
 جہاد کا نہیں۔ درجہ یا اگر جہاد میں مجتہد کو دوسرے کو تقیہ بھی جائز نہ ہو۔ اور جب
 جہاد ہی فرضیت تقیہ کا ہے۔ تو اس کے خلاف آپ کو عمل بھی حرم ہوگا عجیب مثلاً ہے
 کہ تقیہ مجتہد کو ناجائز مگر جب جہاد ہی فرضیت تقیہ کا ہو۔ تقیہ فرض ہے یہ شخص ہے کہ
 اس تقیہ حرم چونکہ مجتہد ہے۔ درجہ تقیہ شخصی بھی حرم چونکہ آپ کا فتویٰ ہے اور تقیہ
 شخصی فرض چونکہ اس کا جہاد دینی ہے۔

مجتہد صاحب آپ نے درجہ میں منفق بھی تو پڑھتی تھی۔ درجہ کی سمجھ میں آئے یہ نہ
 توے گزشتہ آپ تو سمجھ ہی گئے۔ فرمایا ہے تقیہ شخصی فرضیت واجب ثابت ہو یا نہیں ہوا
 و اقراء فرمائیے۔ درجہ کے سامنے آپ نے درجہ قرار اذنتہ بالحبس نہ ہی ہوگا۔ فرمائیے۔
 برادین مرزا میں یہ متفرقات تشریح یہ معروضات ملاحظہ فرمائیے

مخبر شامیہ و لبر خطا ایجاب است

کاش کہ آپ سمجھتے تو قدر کرتے مگر بجز غصہ ہونے کے آپ سے درجہ تو فتح کر دیں مگر
 ہم اس کو جی نہیں سمجھتے پھر مستند۔ آپ میں نے خط لکھا تھا کہ آپ کو
 کیا ہوں؟ عمرت دراز ہو کر میں ہم قیمت ست۔ خدا آپ کو جانی پر رحم فرمائے
 اب بھی تقیہ شخصی کو توفیق دے میں غصہ ہونے کی بات نہیں ہے جو دن بہتر معبود ہوئی
 وہی آپ لکھتے یہ دعا دیجئے کہ ہمدی و مجھ واقع میں وہ عمل صحیح تر ان غایت فرشتہ کہ جس
 سے میں مجتہد ہو جاؤں عیض معوضہ گوئند را۔ مری دست تو بہت عیض ہے

بھی نصحت میں سن لینا بڑی بات تشریحی

مگر گنہگار متعلق کچھ عرض کر کے میں کہہ کر ختم کرتا ہوں۔ میں سے آپ میں ہوں گے
 چونکہ مضمون خبر میں جاتا ہے۔ اس وجہ سے اس قدر کوشش کرتا ہوں کہ سب کو سمجھ میں
 دے دے آپ سے تو یہ میری نہیں کہ آپ میں گے درمیں گے بھی تب بھی یہی فرمائیے گے۔ کہ جو
 بات مرتضیٰ کہتا ہے وہ سمجھ میں نہیں آتی۔

مخبر ۵ میں جو دفعہ فرمایا ہے۔ وہ بہت ہی مؤثر ہے۔ مگر آپ کو خیر نہیں رہے۔ یہاں غلط

نہیں ہے۔ یہ منافقہ کی جگہ ہے۔

مجھ سے تباہ مونسوع فہمہ صاحب کیا آپ کو جو تک یہ ہی معلوم نہیں کہ آپ کو فرزند ہی کو قبول کئے۔ یہ ناری یہ آیت ہے محل سے پڑدی۔ اگر آپ سے تو پھر گول کو، حق غیر مقدس کی دعوت دی جا رہی ہے، پھر گے فراتے میں آپ کو کونسے ایسے غیر مقصد دل سے معذرت پر آپ جن سے آپ سے نیکہ ہیں۔

یہ تو آپ نے دل سے پڑدی، جی حضور اگر ہو سکے تو آپ ہی مندرش فرما دیجئے۔ آپ کو معلوم ہے ایک ایسے نام سے معذرت پر آپ سے جو پیر میں کرتے تھے، در زیادہ

غضب یہ ہے کہ حق کے زحمت سے عدل و بیعت یا حبیب میں تو نہیں وہی ہم سے نیکہ خاطر ہو کر غیر متاثر ہیں جانتے ہیں۔ اسے رفیق کر کے پھر ہمیں پہنچ دو۔ تو پھر میں یہ شعر پڑھوں گا وہ آئیں گھر یہ ہمارے خدا کی قدرت

افسوس ہے کہ وہ ہم سے نیکہ دیں۔ غیر متاثر ہیں قبول بھی نہیں کرتے، مگر وہ ان پر جان دیتے ہیں۔ در جون پر مرتے ہیں۔ وہ ان کی پردہ نہیں کرتے اور ہم سے جان چرتے ہیں سے

اگر ان میں وفا ہوتی تو وہ ابن الوفا ہوتے

آپ تجویز میں بھی ہمارے نیکے اندر کو ماضی فراتے ہوں گے یہ نہ تو یہ انداز اختیار کرنا ستم کو ہم کو بھیجیں جفا کو ہم کو بھیجیں جو اس پر بھی وہ نہ سمجھے اس بات کو نہ سمجھے مگر مقصد مندر کر کے آئیں۔

دوسرا فقرہ بے جوڑ در تحریک فرما دیا۔ پہلا یہ بھی کوئی شخص کی بات ہے کہ چند حدیث یہ دکر میں اس پر کون غصہ ہو ہے کہ غصہ کیا ہے کیا فرماتے ہو

نہیں سوچ میں ہو سیم جو انہیں تو دل کہاں ہے

ان در باری کی بات میں سر مغی کو روکنا چاہتے ہو۔ بے محل بات کرنا، بل غمہ کے لئے عاکی بات ہے۔ سننے بندہ نے یہ عرض کیا تھا، علاوہ جالوں کے کٹر غیر مقلد عبدی بجز پسند مسائل کے دلائل نہیں جانتے تو پھر وہ تقیہ ہی رہی۔ در مقلدوں کی بقول غیر مقصد کے جو بل منت و بجماعت میں دخل نہیں نجات نہ ہوں تو دوزخ جنت کے لئے صرف زبان سے غیر مقصد

کہہ دینا تو کافی نہیں تو پھر نجات کیسے ہوگی۔ یا نجات کے لئے بھی کافی ہے کہ آدمی اپنے غیر مقصد کہہ دے۔ اور رفیقانِ آئین بالجہر دیکھ کر چند حدیثیں یاد کر لے۔ اور بتی نہ دے نہ سمجھو

اصول و فروع کے درمیں سے بے خبر ہو کر مقصد ہو۔ ورنہ بات پامال ہے۔ اس سبب غرض کو جس کا جواب خدا چاہے ہی ہے۔ محایا جائے۔

مجتہد صاحب نے اصلی اعتراض کو بارگاہِ جہاد نے ذکر کرنا نہیں فرمایا۔ غرض کہ شروع ذکر تک نہیں فرمایا جو کہ جواب تھا۔

حقیقت کی بات نہیں حضور یہ باتیں سننے والے ہیں جس نے یہ کیا ہو اس سے ذرا غور فرمائیے۔ بندہ تو یہ عرض کرتا ہے کہ اکثر غیر متقدمین کا مقصد ہو کہ قتل غیر مقلدین جنہی ہونا زہر آتا ہے۔ اس کا کوئی جواب ہو تو رحمت فرمائیے۔ ورنہ دوسرے دھوکے باتوں میں آپ بات کو رلا لیں۔ دوسرا کب دلنے دیتا ہے۔

آپ نے یہ بھی فرمایا ہے جو کچھ آپ نے فرمایا۔ بعد ازین تک پہنچ چکے ہیں۔ درجہ فرمائیں گے وہ بھی پہنچا دیں گے۔

بندہ آپ کی اس نوازش و کرم کا شکر گزار ہے۔ در اس سے زیادہ اس کا شکر گزار ہے کہ آپ نے اس علوم سے پہنچا دیں جس سے میرے عقائد کا بطلان تو ہی ممکن ہو نہ بھی ثابت فرمادیں۔ سدا تعالیٰ آپ کو حقیقت بنا دے۔ آمین۔ در ہمیں در آپ کو حق کی تہلک و توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

محمدیٹ بھریہ۔ محرم الحرام ۱۲۸۵ھ میں تفتیشِ عقائد نمبر پر جو خامہ رسائی محترم مجتہد یعنی مدیر محمدیٹ نے فرمائی ہے۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل عرض ہیں۔ سدا تعالیٰ مدد فرمائے در تقویٰ فرمائیے۔ ان کو نفع پہنچائے۔ آمین۔

در توحید و عدل و موقر صاحب نے بندہ کی شکایت فرمائی ہے۔ کہ عدل کے اصول مضبوط میں عدم تعلق در ہدایت پر مبنی تعلق ہے۔ در توحید و عدل کے اصول میں غرض کہ دیالیت تعلق بہا سے جماد ہر تہری غیر مقصد ہے۔ با اگر ہدایت کے یہی معنی ہیں تو اس کا یہ عقد ہے۔ اپنی اپنی اخصاص ہے دوسرے نہیں مضموم کردہ معنی و تعلق تہ چند صورت کئے گئے ہیں تاکہ تہری بقصدین کو کافر مشرک و فسق کہتے ہیں۔ اس کی حقیقت مضموم ہو جائے اس کا نام کر تعلق و تعلق ہے تو اس کا یہی مطلب ہو کہ غیر مقصدوں کو گناہیں سن جی جائیں اور یہ بھی نہ کہیں کہ ہم ایسے نہیں ہیں۔

بندہ نے یہ عرض کیا تھا کہ محض تفتیشِ عقائد کے بدولت اطلاع علی دلیل جو لوگ ایمان

نہیں۔ اگر یہ ایمان معتبر ہے۔ توجب اصل عبادت میں تقلید جائز ہے تو فرض و جہانیت
میں کب نہ جائز و کفر و شرک حرام ہوتا ہے۔ مگر مودی صاحب نے اس کا کوئی جواب
نہیں دیا۔ اس مسئلہ کے بعد تو تہذیبوں کے تقاضے میں تمام جو تقلید نہ وغیرہ کفر کرتے
ہیں۔ درمیان صاحب کے نزدیک جب تقلید غلط ہو تو جب در تقلید تخصیص میں ہے تو پھر
تو نفسانی تہذیبوں کے نزدیک مودی صاحب بھی کافر و مشرک یا بدعتی ہو سکتا ہے۔ انہیں
نہ کو بہرہ جواب بھی نہ دینا چاہیے تھا۔ مگر معلوم کیا کہ مودی صاحب ہمیں کبھی شام
ہوتے جاتے ہیں۔ در تہذیبوں کے نام ہونے کا بے بنیاد کو فرض حاصل ہے۔ در حدیث میں بھی
خود بخود دخل و معقوریت دیتے ہیں مجتہد صاحب کیا ہونے کے بعد نہ صرف خود بخود
بحث سے بالکل عرض فرما کر حدیث کا مذہب غلط فرماتے ہیں۔ چاہے وہ اتنا تہذیبوں کا
مذہب نقل فرما کر نہ کہ مذہب کا موافق جو بمرحمت فرماتے۔

معلوم ہو گیا کہ جو تقلید نہ کو کفر و شرک و بدعت و حرمت دیتے ہیں۔ وہ اس کا جواب
عترش کا جو ب نہیں دے سکتے یہی بہارت بھی غرض تھی جو غنیمت تھی پوری ہو گئی۔
واللہ تعالیٰ اعلم بحکمہ و علی سر سید صاحب و ولید و لہ و
صاحبہ اجمعین۔

مذہب کا بیجا تمسخر
اس کے بعد بندہ کا تمسخر و زاریہ بھی کہ مضمون نقل کر کے خیر میں
فرماتے ہیں۔ ہاں وجوب تقلید شخصی کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے جس
سے آپ ملکہ دشمن نہیں ہونے کی خدمت والا یہ فرما سکتے ہیں۔ کہ بندہ نے تقلید شخصی کی طرف ایک
اس کے وجوب کا دعویٰ کیا ہے تاکہ اس کا بر ثبوت بندہ کے ذمہ ہو۔ بندہ تو بھی تہذیبوں سے
سورس کر رہا ہے۔ تقلید کی طرف کیا ہے۔ اس کے قائل ہیں۔ اس کا حکایت کر کے
دلیس کیا ہے۔ خداوندی سے حق تقلید یا تقلید شخصی کا ثبوت ہوتا ہے یا نہیں۔ انہیں تو ان
حدیث و آیات کے معنی کیا ہیں۔

ایک منصف منظر سے جبکہ وہ اپنے کو بخیریت ہی کہے۔ نہایت متبعہ ہے کہ جو مودود
ہیئت کی غرض سے ایک غلط بات کا ذمہ دار بنا دے جب بندہ اس کا معنی ہو گا۔ تو دلیس بھی
عرض کر دے گا کہ میں نہیں ضلما کوئی بات تقلید شخصی کے تحقق آگئی ہے۔ خدا کے غنیمت و کرم سے
وہ بھی ایسی ہے کہ مجتہد صاحب سے توہید نہیں ہے۔ کہ جو ب کی تکلیف وار فرمائیں گے۔

مجتہد صاحب سے تفسیر تفسیری کی اباحت کی دلیل کا مقابلہ

بندہ وقتیکہ تفسیری کے وجوب کا جب دعویٰ کرے گا۔
اس وقت خدا چاہے مطالبہ سے پہلے دیں عرض کرے گا
مگر جناب نے جو تفسیر تفسیری کو مباح کہا ہے، اس کی بھی تو کوئی دلیل بیان نہیں فرمائی۔ چاہت
کے تو آپ بھی ہو چکے ہیں۔ کوئی خدا نہ فرمے حدیث کو اس پر تو غصہ کا نہیں ہے آیا حقیقت
آپ نے ان کو برصہ نہ پہنچایا ہے۔ اس پر وہ جس قدر بھی ترکایت فرمائیں جو بت جس کو خدا چاہے
بندہ عرض کرے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں۔ "جناب میں یہ سنت سورت کے جواب دینے کو۔" گئے بغیر خدا تعالیٰ
کوگ موجود ہیں۔ شاید کہیں ہوں گے مگر ذکر حدیث میں تو نہیں

سہ وہ بھی ہو گا کوئی امید برتی جس کا پناہ طلب تو نہ اس پر ہے نہ

نافرین نے خود فیصلہ فرمایا ہو گا۔ بندہ نے برائیوں کے معاملہ میں چند آیات پیش کیں
حقیر کے تفسیر تفسیری مذکور نہیں بلکہ بیش جگہ محبوب اور ممتوب ہے۔ اس کے جواب میں
آپ فرماتے ہیں کہ تبع تابع آپ کا حکم نہیں بنیں نہ ترک نہ تہجد نہ تہجد متبع تہجد متبع
نافرین ممتہ فرمائیں کہ میرا جواب ہو یا سید جب تبع متبع تہجد متبع ثابت ہو گیا۔
بعض جگہ تبع تابع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
کا حکم کہیں ہی نہیں نہ تبع تابع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
اور یہ اتباع محمود نہیں

آپ نے مسئلہ پر فرمایا ہے۔ اے جناب عالم غیب خدا نے امت کا غفر رکھا ہے جس کے
یعنی دین کے یوں پس امت تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
پھر تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
ہو کہ پتہ بارگاہ کے دین درست ہے۔ کاتھارت ہونا محمود ہے

آپ کے اس قول کو سامنے رکھ کر پھر جس قدر نبیاء علیہم السلام ہندے میں ہونے
وگوں کو متبع آپ کی تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
مطلق دین کے ہیں تو پھر آپ کے فرماتے کے مطابق تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
خود سے جواب مرحمت فرمائیے۔ تبع متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع
فرمائیے آیات کے مطلب کی آپ پر ادا نہیں فرمائیے یا ہم آپ کی تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع تہجد متبع

نہ پائے ماذن نہ جائے رفتن سے

نہ ہر جائے مرکب توں منتن کہ جاہا سپر باید انداختن

تجدید کی تعریف
تقلید پر نقشہ زنی

میں نے جو تقلید کی تعریف پر منع پیش کیا تھا کہ مجھے یہ تسلیم نہیں کہ

تقلید کے معنی صرف یہ ہیں کہ جس قول کے تسلیم کرنے کی دین نہ ہو

سے قبول کیا ہو۔ بلکہ تقلید کے معنی یہ بھی ہیں کہ غیر کا قول تسلیم کرنے میں دین کا محتاج

نہ ہو۔ اور اس بحث کا اہل کے مذکورہ نمبروں میں خوب مدلل بیان کیا ہے۔ تاہم قرینہ مدخل

فرزید ہو گا۔ در پھر مدخلہ فرمائیں۔ مگر مودی صاحب اس پر بھی یہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی

بات ثابت کرنے کے لئے دوسرے معنی ایجاد کئے ہیں

مجتہد صاحب کی ولداری چاہئے تو یہ تھا کہ اس وقت میں مجتہد صاحب کو ہفتی طرح

سے بر وقت تقلید کا قہر مرتب ہوتا ہے۔ یہ غیر تقلید کی خانہ دیرانی ہے

اسے چشم شبکہ زور دیکھ تو سہی یہ گھر جو بہ ربانے کیس تیرا گھر نہ ہو

تقلید کے معنی قہر کی مرتب ہے۔ یہ غیر تقلید کی جھوٹریں بہری ہیں۔ مگر چونکہ مجتہد

صاحب اس وقت بہت ہی مستی میں ہیں۔ گو مجتہد صاحب سے امید نہیں رہنے لگا تھا کہ

تو یہ کھلم کھلا کرتے ہیں۔ اگر یہ بوجہ تو ہمیں پھر مودی صاحب سے صاحب کیس نہیں ملے گا

سے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ بندہ نے یہ معنی لئے ہیں انہیں کہتے ہیں کہ میرے اس مضمون میں

موجود ہیں صرف حدیث کا معنی مستند کا معنی عبارت پر انکشاف کرتا ہوں۔ تاہم قرینہ مدخل

فرمائیں کہ مودی صاحب جیتے رہیں۔ اگر وہ نہ ہوتے تو پھر اپنی مدخلہ دشوار ہو گا بلکہ

دشوار تو ہی ہے کہ دشوار رہتی نہیں

غیر غلط تقلید میں جو تسلیم کرنے سے بل دین ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ مطلب ہے

جو توں نفس پر میں با دین در غائب ہے۔ اس کے تسلیم کرنے کو تقلید کہتے ہیں۔ تب تو تو

تسلیم کی جس قدر قدرت کی ہے بخود ہی ہے اور یہ مراد ہے کہ ایک قول کو جو دروغ و

نفس و مرتب حدیث و سنت ہے۔ چاہے اس کو دین قطعی و یقینی یا ظنی و مرئی ضرور ہے۔

یہ توں توں کے قہر ہے۔ یہی توں دین کی بنا پر جو اس وقت اس کلام میں مذکور ہو

تسلیم یا تقلید ہے۔ تو پھر اس کی قدرت کی کیا دین ہے۔ کیا کسی صحیح بات کو بھی بلا ذکر دین

تسلیم یا تقلید کرنا حرام نہ دیتے۔ بخاری شریف کی حدیث کہ یہ مذہب ان کے ہوتے توں نفس

تسلیم کرے تو یہ بھی تسلیم لقوں بلا دلیل مگر تقلید سید کی یا نہیں اگر ہوگی تو یہ تقلید مذکور ہے
یا بہتر بخور بیان فرمایا جائے۔ اور اگر نہیں تو کیوں؟

انفوس میرے کلام پر مجتہد صاحب نے اس قدر بھی غور نہیں کیا جس قدر فقہ فقہیہ پڑھنے
والا غور کرتا ہے۔ فریٹ یہ معنی بندہ نے ہے۔ بجاوے میں یا میلے سے ڈکٹے میں یہ کچھ آپ تسلیم
مجتہد صاحب کا | پھر اپنے منقول کی بھی ٹانگ توڑی ہے۔ کہ آپ کے فرق پر تنقید مشروطہ
خس و معقولہ | نام ہے اور بندہ کے عرض کرنے پر ممکنہ عامہ بارگاہ اجتہاد دیگر اس قدر

کی تکلیف گوارا نہ کرتے درجائے۔ اس کے عکس نقض جو دیں میں بیان فرمایا تھا اس کے
معنی ارشاد ہو جاتے۔ تو شاید ایسا عجوبی درگیری پڑھے وہ بہت دے دیتے خدامہ دار
نظری نہیں فرماتے یہ بت مہذوب و مہذب نہ کرتے ہیں۔ مگر تربیت کی نعمت کچھ سمجھ میں ہی نہیں آتا۔
آپ مشروطہ عامہ کو ترجیح دے رہے ہیں۔ درمحققین بڑے خوش ہوں گے کہ حضرت بھی مشروطہ عامہ
اور ممکنہ عامہ کو بھی جانتے ہیں۔ اور یہ خبر نہیں کہ مرتضیٰ نے بلفصلہ قاضی اس کو مشروطہ عامہ مان
کر بھی جواب دے دیا ہے مگر

انھیں مہذب ہو کر ہیں تو بھڑکتی رہتے۔ اس میں قصہ کیا ہے بھلا آفتاب کا
یہ ترک تقلید تصور ہی ہے۔ کہ تصدیق کی کتاب میں ایک مروجان میں لکھا ہے کہ دین اور
مجتہدین کو فرما دیا کہ فرق شریف میں یوں آیا ہے۔ در حدیث میں یوں جو شخص مرتضیٰ کے
کلام کا منافیہ و کلمات میں باوجود منافیہ و متضاد و متناقض نہ ہو تو خود در
مرد کے مطلب نہ سمجھ دے فرق و حدیث کو جیسا سمجھ معلوم ہے۔ مآخذ و مسائل
حق قدرہ ملاحظہ ہو حدیث۔ چون سنہ ۱۱۸۰ م کا مہندہ اور آپ کے بیان و تفسیر
تسلیم کریں جائے تب ہی لازم نہیں آتا کہ تقلید کی صورت میں خود تقلید شرعیہ کا پڑھنا
حرام ہے۔ کیونکہ جس مسئلہ کی دیں پڑھتے ہو گئے۔ اس مسئلہ میں جائے مسئلہ کے مجتہد یا غیر
ہو جائے گا۔ مقتد جب تک مقتد رہے گا۔ اسے دیں کا علم نہ ہوگا۔ درجیب غیر مقتد
مجتہد ہوگا۔ تو دیں کا علم ہو جائے گا۔ زائد علم عدم علم تک نہیں ہوگا۔ دو ہیں۔ فریٹ
آپ کی عبارت المقلد غیر عالم بالذلیل مآذامہ مقلد۔ اس کا ترجمہ
یہی ہے یا نہیں کہ مقتد جب تک مقتد رہے گا۔ اسے دیں کا علم نہ ہوگا فرمائیے آپ کا منہ
عامہ تو آچکا۔ مگر پھر اس معنی کو جو دہمیاں لڑائی ہیں۔ ان کا کچھ جواب آپ نے دیا یا دے

سے ہیں۔ دیکھو یہ آپ کو مشورہ عامہ ہے۔ حاصل انہوں پر حضرت مقتدر علی دہلوی کی روایت
یہ ایک بزرگ مقتدر دانش یوں ہے۔ یہ مقرر ہے کہ ہر شخص کے لیے یہ مقرر ہو کہ
۱۔ سب سے پہلے اس کو دیکھنا چاہیے

آپ نے جو نصیحت میں فرمائی ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
بنا ہے آپ کے لیے تو یہ نصیحت ہی یہ ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
روایت کرتا ہے۔ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
قرعہ و مصدقہ بھی لکھنا چاہیے۔ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
دو تو یہ کہ جو نصیحت میں فرمائی ہے ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

بہتر صاحب کی نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
پہلے نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

مرست کے کہہ سچنے کے لیے نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
تعمیل میں بھی نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
برکات تو برکتیں ہی ہیں کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
دیکھنا چاہیے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

بہتر نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

الہ تعالیٰ بجا ہے غیر تائید سے!

یہ کہ نصیحت کے ساتھ ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
مقتدر علی دہلوی کی نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

تعمیل میں بھی نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
برکات تو برکتیں ہی ہیں کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
دیکھنا چاہیے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں
نصیحت ہے کہ ہر شخص کو دیکھنا چاہیے کہ وہ کس کی طرف سے ہے تو کہیں

کہ جو کچھ تصدیق سے غیر مفید ہوئے ہیں۔ اس وجہ سے کوئی کتاب دروئی عبارت
 نہیں ہو سکتی۔ بخور مخلص فرمایا ہے۔ کہ بندہ نے جو تصدیق کے معنی بیان کئے ہیں وہ
 مسہر شہوت درمید رقی میں معاشی زائد موجود ہیں یا نہیں اگر ہیں تو پھر یہ فرمانا کہ بت بنائے
 اور تصدیق کے معنی درمست کے لئے معنی بجا رکھے ہیں۔ کہاں تک صحیح ہیں

تبرئین۔ اپنے مجتہد صاحب سے دریافت فرمادو کہ جس مسہر شہوت کی عبارت تقریباً
 وہیں یہ معنی جو بندہ نے عرض کئے ہیں نہ کوئی یا نہیں۔ مذکور ہیں مگر چہرگی سے نقش زیا
 درہ فرمایا کہ تصدیق کا تصور مت کرنے کے لئے دوسرے معنی بجا رکھے التقلید العمل
 بقول لغیر من غیر مجتہد کا خذ المعنی والمجتہد من مشد
 فالرجوع الی لنبی علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ والحدیث علیہ السلام
 وكذلك المعنی والمعنی والقاضی والعدول الی محاب للنصر
 ذلک نکتہ العرف علی ان العاکی مقننہ لاجتہاد قال الامام
 وعلیہ معظمہ الاصولیین مسہر شہوت فرمادو

مکن سے پہلی عبارت تو مجتہد صاحب نے نفس فرمادی اور مکن کے بعد جس کا منصب
 یہ ہے کہ عرف سے پر ہے۔ کہ کوئی مجتہد کا منصب یہ ہو سکتا ہے کہ قوں قبول کرنے کا
 موجود ہے۔ اور کوئی مجتہد کے قوں کو قبول نہ تسمیہ قبول ہوا میں کہ فرمایا ہے کہ عرف
 ہوئی ہے کہ اس کو تو تصدیق ہی کہتے ہیں اور تقلید عرفی کے مفہوم میں یہ دخل نہیں کہ ایسے
 شخص کے قوں کو قبول نہ کہ جس کے قوں کے قبول کرنے کو دلیل نہ ہو اور امام سہروردی نے
 یہ بات کہ کسی شخص پر جو میں ہیں کہ عارفی مجتہد کا مقلد ہے۔ فتدبر فیہ مدحہ مسہر کے
 کہ میں نے غیر جزیہ جس سے ہے۔ قوں سے نہیں جس کا وہ اصل یہ ہو کہ تقلید نہ ہو
 میں تسلیم بہ محبت بدلت قوں کو محبت پر ہے مذکور ہو۔ یہ نہ ہو۔ وہ معنی ہی عدم میں کے معنی
 نہیں۔ شہادتیں فرمادہ ذوق دقیق فرماتے ہیں جس معنی کو بجا دیندہ فرمادہ
 مقارنہ تو وہ معنی میں جس پر مذکور ہو مولین کا ہے۔

دوسرا منصب یہ کہ مجتہد صاحب کے مسہر شہوت کی عبارت اگر صحیح میں نہ دے تو کیا بعد
 موافق مذکورین نہ ہیں عبارت مسہر شہوت ایک اتحاد دو مقام ہے۔ اور اس کی
 کو بھی نہ سمجھا یا حق پوچھی یا کہ عبارت ہی مذکور ہے۔ مگر غرض یہ ہے کہ جس میں رقی

کا بار بار جو نہ دینا تھا تب سے جو گویا پانچویں یا ساتویں کتاب کے تمام مقامات پر بخاری شریف سے بھی
زیادہ جس کو کڑا لگاتا ہے اس کی عبارت بھی سمجھ میں نہ آتی یا بالیقین قرآن مدخلہ ہو چکا ہو
اور فاضل قندبار مفتخر الاصول میں فرماتے ہیں

التقليد العمل بقول من ليس قوله من الحجج لشرعية بل
بجته فالرجوع الى النبي عليه الصلوة والسلام واداء ما ليس منه
هكذا رجوع لمفتي والقاضي الى العدول نحو حجية بالنص بل
رجوع السجدة والعامي الى مثله لكن لعرفه عن ان ما هو مقلد
لمجتهد قال ما لم يحرم فعله معصية لاحد من و قال الغزالي
والامدي وابن ابي الحجاج بن سفي لرجوع الى رسول الله
والاجماع والى المفتي والاشهد تقليد اخلا مشاحة اهـ

پس ثابت ہوا کہ آنحضرت سے مدخلہ سم کی پر فرقی کو اور مجتہدین کے تین تہ قسید کہنا بھیجے
فریٹ جو منہ تنقید کے بنو نے عرض کے لئے وہ بندہ کے یہ وہاں پایہ سے وہ
معنی متواتر ہیں۔ تہائی غیر مقلدین کو عام یا عریض کہہ جائے۔ یا اہل حدیث نفس تہائی متواتر
سے فرما، ایسا متدین یا ایسا عالم تہائی اور مقتدا یا نہ کے قابل ہے، انی مودنا شہادہ
مدام کہ علم و نفس من طرفہ و تہائی کہ شوق تہائی تنقید کو نہ کہ خود نام پڑیا جاتے
پس یہ آپ نے مودوی صاحب کا مدخلہ فضل مدخلہ فرمایا۔

یہی وہ مودوی شمار مداح میں جنور نے دو ذوق کچھ ششہ کے اجماع کے کام
نہیں میں یہ فرمایا ہے۔ بندہ نے عرض کیا ہے۔

نویں اور سے آخر کتاب دین یا مذہب تنقید ہی تنقید کا بار ہے

اس پر آپ نے فرماتے ہیں

آپ کا سر سے جی خوش ہو سکتا ہے۔ تو ہمارا کیا سر جیت۔ ورنہ خدا انمول اور آپ
خود فرما چکے ہیں کہ تنقید کے معنی ہیں بے ذوق بات ماننا خدا اور رسول کی بات ماننا ہے یہ بات
پھر حید مقرر کے بعد کہ مدخلہ پر فرماتے ہیں اگر آپ تہائی رسول اور تنقید ائمہ میں فرقی
نہیں کرتے۔ اور سہی پر غصہ کرتے ہیں۔ تو آپ کا اختیار ہے۔ مگر مجھے نظر سے کوئی کسری
تہائی مزاج غیر مقتدا آپ کو یہ نہ کہ۔ چندین مدت خدا کی کردی ہونے کا ذکر نہ تھا حتیٰ

فرمائیے وہ تیز فرج غیر مقلد آپ کے موانا تیر حسین صاحب کو بھی یہی فقرہ کہنے کو یا نہیں
وہ بھی تو یہی فرمے میں پس ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کو اور مجتہدین کو
تباع کو تقلید کہنا مجوز ہے۔ ہاں غیر مقلدیت ہائے تبرأت تیرا نہیں ہو تو ہر کی نہ فقیر کی
استاد کی نہ شاگرد کی جن موانا تیر حسین صاحب کو کیسے کیسے نقاب دے جاتے ہیں معلوم
آج ان کو کیا کہنا جائے گا۔ انہوں نے بھی اتباع رسول اور تقلید ائمہ میں فرق معلوم
نہوا وہ بھی ایک نادان غیر مقلد کی حرث دونوں کو تقلید کہنا جاتا سمجھتے ہیں اور وہی یہ
بلکہ غزالی در آمدی در بن حاجب بھی۔

یہ بھی فرما دیجئے کہ جب جناب کے نزدیک خدا و رسول کی بات تقصیر اس وجہ سے نہ تھی
کہ وہاں بات بے دلیل نہ تھی۔ بلکہ با دلیل تھی۔ اور تقصید میں بات کو بے دلیل ماننا چاہتے تھا
مگر باوجود دلیل ہونے کے جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو تسلیم نہ کیا تو تقصید ہو
گیا۔ پھر خداوند عالم جل و علا شانہ کے قول کو بھی تسلیم نہ کیا تو تقصید ہو گیا۔ تیسرا جو فرمودہ
ہوا۔ تو شہادت پسند نہ ملے۔ یا نہیں ہو۔ ضرور ہو۔ تقصید کی تعریف کسی کے قول کا تسلیم
کرنے سے نہیں ہو۔ چاہے وہ دلیل ہی نہ ہو۔ دوسرے کا ذکر یہ ہے کہ غرضیہ کو بات
مفہوم غائی میں نہ پہنچائی ہوئی یا نہیں ہوئی۔ در ضرور ہوئی۔

یہ بھی تو بندہ نے یہی دیکھیں کہ تھے۔ آپ کا یہ فرمانا کہ تقصید کا قصد امت کرنے کے
لیے ایجاد کئے ہیں۔ غلط ہو یا نہیں غلط ہو اور ضرور ہو۔

یہ بھی بتا دیجئے کہ مقصود بھی تقصید نہ ہو یا نہیں ہو۔ اور خدا کے نفس در سے ضرور
ہو۔ آپ نے تقصید پر کیا مفسر لکھا ہے کہ جس کی ایک مقدمہ مندرج
در آیت ہے۔ وہ دوسرا مندرجہ ہے۔ فی آخر خداوند تعالیٰ نے جو فی یا نہیں ہوئی۔ و
ضرور ہوئی۔ یہ سب باتیں ہیں کہ جو میں سے کہ خود آپ کے موانا تیر حسین صاحب
نے بھی فرمایا۔ ان دونوں مقدمہ مندرجہ کی گرتے ہیں۔ وہ بھی یوں ثابت ہو رہے۔ خدا کا
نفس سے کہتے ہیں۔ جلدی کو سمجھتے ہیں۔ جو خوب خوب کو ختم فرما دیا۔ در ضرور جانے کا
ہوتا۔ یہ بھی خدا چاہے۔ یہ سب باتیں ہیں کہ جو میں سے کہ خود آپ کے موانا تیر حسین صاحب
نے بھی فرمایا۔ ان دونوں مقدمہ مندرجہ کی گرتے ہیں۔ وہ بھی یوں ثابت ہو رہے۔ خدا کا
نفس سے کہتے ہیں۔ جلدی کو سمجھتے ہیں۔ جو خوب خوب کو ختم فرما دیا۔ در ضرور جانے کا
ہوتا۔ یہ بھی خدا چاہے۔ یہ سب باتیں ہیں کہ جو میں سے کہ خود آپ کے موانا تیر حسین صاحب

لکھے۔ حقور ایک عبارت اور بھی لکھیں۔ سے نفس دروں

و فی فتاویٰ الصوفیہ فی الشرح لمذکران لتقصید بھی

اربعۃ انواع تقلید الامۃ صاحب الوحی و تقلید العالم صاحب
 الری والنظر فی فقهہ سابقہ علی قرآنہ من الفقہاء و تقلید
 العوم و علماء عصرہم فی ہذا الوجہ الثلاثۃ صحیحۃ
 و باطل ہو الوجہ الرابع و هو تقلید الابناء و الاولاد صاحب
 الکا کا بن۔ اس عبارت سے بھی صاف ثابت ہو گیا کہ امت نبی کو تقلید کرتی ہے اور جیسا کہ
 نبی کا مقتدی ہے۔ تو خداوند نام کا بدرجہ اولیٰ ہو گا۔ فی فہم و تفسیر اور علماء اپنے سے بڑے صاحب
 المذہب و الفقہ کی بھی تقلید کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے مہجروں میں سابق ہے۔ اور عوم بھی علماء
 عصر کو تقلید کرتے ہیں۔ و تقلید کی یہ تینوں صحیح ہیں۔ اس لیے کہ وہ و اولاد کی
 اور چھوٹے بڑوں کی تقلید کریں۔ مید ہے کہ ناظرین کو اس میں کوئی تردد نہ رہا ہو گا۔ کہ
 یزدہ نے جو عرض کیا تھا وہ بالکل صحیح ہے یعنی دین و دین سے حرکت تقلید ہی تقلید ہے۔ ہر
 شخص پر خداوند خدا جس و علی شانہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تقلید و جب علماء
 اور مجتہدین پر اپنے سے بڑے علماء فقہار و مجتہدین سابقین فی علم و اجتہاد کے منشا
 میں تقلید و جب ہے تن کو وہ نہ جانتے ہیں۔ اور عوم پر علماء عصر کی تقلید واجب
 ہے۔ اب یہ عرض کرنا بالکل بجا ہو گا کہ مجتہدین کی تقلید و تفریب
تفریب کی تقلید و تفریب کو قصد نہیں سمجھا۔ اور جب انیس کا یہ ہے جن کی تمام عمر
 منشا غریب رہی ہے۔ ان کے نزدیک تقلید کا مشاء مجتہدین کا ہے۔ تو در صاحبوں کا جو حق ہو گا
 عد مدبر۔ انہوں نے مجتہد صاحب نے غیر مقتدی کی آخر حرکت خود کو بھی سمجھ نہ فرمایا
 کیا تیز ماں دھڑکیگا اسے شتر جنوں دت سے ایک رخ ہو گا۔ یہی چل نہیں
 خیال یہ تھا کہ رموزی صاحب جو بے یوب و تحریر نہ لکھ سکے۔ تو اس میں یہ صاحب
 کو اگر پور ہو گیا تو جوں مدد قوتہ عرض کر دیں گے۔ مگر
 دل ہی نہ رہا امید کیسی جگر کا کئی غل زندہ کی
 اب کی امید ہے۔ اس وجہ سے ایک کہہ سکتے ہیں کہ فتنہ کے فتنے کے عرض کرنا
 جانتا ہوں شاید اللہ تعالیٰ کسی غیر مقتدی کو بھی نفع پہنچائے۔ کہ لفظ ہر یہ ہیں کیونکہ ہر مذہب
 دین کی تبرا بازی سے دل میں ہدایت کے قبول کرنے کی صلاحیت ہوتی نہیں رہتی۔ نہایت
 یا اللہ العظیم من سوء الخائفۃ۔

ایک شبہ اور اس کا جواب

ممكن ہے کہ کسی صاحب کو یہ شبہ ہو کہ جب تقلید کے معنی یہ

بھی ہوئے کہ کسی کے قول کا تسلیم کرنا دیں یہ موقوف نہ ہو۔ پہلے دیکھ لیں کہ وہ دوسرے یا نہ درویش
کا ذکر کرنا یا تقلید کے بعد دیں کا معلوم ہوتا ہے تقلید کے معنی میں نہیں۔ باوجود اہل مال کی نفسی
مفسر ہونے کے بھی عالم تقلید ہو سکتا ہے یہ کہنا کہ تقلید جہاں ہی ہوتی ہے۔ یہ اس شخص کا کلام
ہو سکتا ہے۔ جو صحت جہاں ہی ہو جس کو علم اور فہم سے مس بھی نہ ہو۔ جس نے تقلید کی
تعریف کو بھی تقلید ہی یاد کر لیا ہو۔

اور تقلید خداوند عالم و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یقیناً وقتاً فرض قطعی ہے
علیٰ بن اقیاس عالم مجتہد جس مسئلہ کا اسے علم نہیں وہ دوسرے عالم مجتہد کی تقلید
یہ عوام علماء عصر کی تقلید کریں۔ تقلید بھی فرض ہے۔ فامسئلوا اهل الذکر
ان کنتم لا تعلمون پس اگر تم کو علم نہ ہو تو ان سے سوال کرو۔ اور جس شخص کو
علم نہ ہو۔ اس کی شفا اس میں ہے کہ سوال کرے اس کے علاوہ شریعت پر عمل کرنا فرض
اور خود عالم نہیں۔ تو پھر اگر دوسرے سے دریافت کر کے اس پر عمل فرض نہ ہو گا تو اس کی شرف
واریطقی لازم آئے گی۔ یا انسان شریعت پر عمل کرنے کا جب تک مستحق نہ ہو گا کہ جب تک
خود مجتہد اور عالم نہ ہو۔ در یہ بدلتا اور عقیدہ نقد باطل ہے۔ تو بوجہ شبہ بھی خداوند
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجتہدین یا علماء کے قول کو تسلیم کرے گا۔ تو جبکہ تسلیم بقول
مع دلیل ہی ہوگی۔ بد ذیل تو نہیں جی تسلیم بقول نہ ہوگی تو پھر یہ کہ ایک صحیح ہو سکتا ہے
کہ تقلید مثلاً فی دلیل نہیں چاہیے دیں ہو یا نہ ہو۔ اب تو ہر مقلد کا وہ دماغ میں ہونا لازم
ہوگا کہ جو کچھ اس قول کو بھی وہ تسلیم کرتا ہے تو وہ تسلیم باہر سے ہے۔ بلا دلیل نہیں جی نہیں
بجہت صاحب تو کسی کو رو رہے تھے کہ دیں کہ غیر منافی تقلید ہے یقیناً تعریف میں
جہاں جس سے۔ یہ خبر تھی کہ تقلید عرفی میں ہمیشہ تسلیم بقول باہر سے ہوئی ہے۔ اور
کئی بھی مقلد عرفی یا نہ کہے گا جو باہر سے نہیں ہو۔

نہ شبہ کا یہ جواب تو یہ ہے کہ نفس الامر اور واقعہ میں خداوند عالم جس مجتہد اور
رسول صلی اللہ علیہ وسلم تسلیم اور مجتہدین اور علماء کے قول کو تسلیم کرنے کی مثال واقعہ موجود
ہیں۔ میری ضرورت نہیں کہ ان دھمال کا علم مقلدیت کو بھی تفصیل ہو۔ گواہی ہو کہ ان کے قول
نہ تسلیم کرنا چاہئے۔ مگر ان کی غاصیل کا علم ہونا ضرور نہیں۔ در نہ یہ ضرور ہے یقیناً

جب کوئی امر تسلیم کر یا جائے۔ تو اپنے قول کے واجب تسلیم ہونے کی دلیل بھی بیان کی جائے
یاں رکھ کر دیں بیان بھی کر دے۔ ورنہ یہ بعد تسلیم اس کے وجہ تسلیم ہونے کی دلیل
معلوم ہو جائے۔ تو یہ بھی منافی نہیں تو یہ ہو سکتا ہے۔ کہ تقیید میں تسلیم القول بالمدلیل ہو
مگر مقصد کو دینے کا علم نہ ہو۔ کیونکہ نفس الامر در واقع میں اس کا تسلیم کرنا دراصل سے ثابت ہے
مگر مقصد اس قول کے قبول کرنے کو دینے پر متوقف نہیں سمجھتا۔ تو حاصل یہ ہوا کہ تسلیم قول در واقع
میں تو مدلل ہے مگر تسلیم مقصد دینے پر متوقف نہیں سمجھتا پس اب یہ ہو سکتا ہے کہ نفس الامر
میں دیں بھی ہو۔ اور مقصد کو اس کا علم ہو۔ یا نہ ہو نفس الامر میں لسی قول کے تسلیم کا مدلل ہونا
اور ہے اور اس دینے کا علم ہونا اولیٰ ہے

اور اسی کی طرف بندہ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ نمبر ہفتم تقلید میں جو تسلیم لقول
بلا دیں ہے اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ مطلب ہے۔ کہ جو قول نفس الامر میں بلا دلیل اور عمدہ
ہے اس کے تسلیم کرنے کی تقیید کہتے ہیں۔ تب تو واقعی تقلید کی جس قدر مذمت کی جاتی ہے
مشہور ہے۔ اور اگر یہ مراد ہے۔ کہ ایک قول کو جو واقعہ اور نفس الامر میں مدلل و محقق ہے
چنانچہ اس کی دلیل قطعی و یقینی ہو یا نہ ہو مگر دینے ضروری ہے۔ ایسے قول کو قائل کے علم
پر یا کسی شخص کی دلیل کی بنا پر جو اس وقت اس کلام میں مذکور ہو۔ تسلیم کرنا تقیید ہے
تو پھر اس کی مذمت کی دلیل کیا ہے۔ البتہ (۱) داخل ۱۹۲۴ء (۲) ص ۹

اور دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ اس صورت میں بد دلیل کا تعلق قول سے ہے تو حاصل
ہے۔ کہ جو تقلید مذکور و مذکور ہے۔ وہاں تسلیم کی کوئی دلیل شرعی موجود نہیں اور تقیید
شرعی میں تسلیم لقول کی دلیل تو شرعی و عقلی ضرور موجود ہے۔ اور اس بنا پر مقصد کو تسلیم
لقول کی دلیل کا علم نہ ہو۔ نفس و دین سے ثابت ہے ہو۔ ضروری نہیں مقلد کو کسی قول
کی دلیل کا علم ہو گا۔ اور کہیں نہ ہو گا۔ و ثابت ہو گیا کہ منکر کی دلیل کا علم ہونا تقیید
کے منافی نہیں۔ مقصد علم ہی نہیں بلکہ مجتہد صرف مجتہد ہی نہیں بلکہ رسول بھی صرف رسول
ہی نہیں یہ ناہیب رسول بھی۔ بلکہ خاتم الانبیاء و علیہ غیبہ سلام بھی ہو سکتے ہیں۔ ہو سکتا
کیا معنی بلکہ خداوند علم جل مجدہ کا مقصد ہونا ضروری ہے

مقلد کو حامل کہنا
مفسر جہل کا کہہ

تو جب تقیید عرفی میں علماء و مجتہدین وفقہاء
در انبیاء علیہم السلام بھی بلکہ خود سرور نبی و علیہم السلام بھی داخل ہو

سکتے ہیں تو یہ بہت کہ یہ مقدمہ جو چاہے اور مقدمہ نہ ہو بھی نہیں سکتا۔ اس جہاں پر قول
ہو سکتا ہے۔ جو علم سے بے غیب ہو نہ اس کو خود علم ہو نہ کسی عام کی تقلید کرے نہ خود تقلید
کی تعریف کو سمجھے نہ دوسرے علم دانے جو یہ فرما ہے کہ مقدمہ نہ نہیں ہو سکتا۔ اس کا مطلب
سمجھنا کہ یہ حکم اس تقلید کا ہے۔ علم بے تقلید نہیں آتا۔ میں تو یہ عرض کرتا ہوں کہ عام مقدمہ
سب سے مقدمہ ہوتا ہے۔ مگر اس کا تہہ یہ سمجھنے کی بات ہے۔ جس کو غیر مقدمہ سمجھ ہی نہیں سکتے
گزصل مضمون پر۔ ہر تو ممکن ہے کہ اس کی چوری تقلیدیں دیں جائے اور نہ ضرورت نہیں
خونہ ہے کہ سو ہی سبب کہ پھر ہیں خوب میں برہین حمدیہ نظر نہ آنے لگے

و فریب کہ تقلید کی تعریف تسلیم قول بد دلیل میں تین لفظ ہیں رہا تسلیم رہا بقول
۱۴۔ بد دلیل۔ حرمیہ کا تعلق اول سے ہو یا ثانیہ سے یا دونوں سے پھر دیں میں بھی تین جمل
میں نفس اور میں یا کلام میں یا دونوں میں پھر یہ دیں قطعی ہو یا ظنی ہو یا محافت۔
ن۔ اور کے لحاظ سے بقیہ امرا۔ حتمات تفصیل ذیل ہیں

۱۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام میں بھی مذکور ہو۔ اور قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام
میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ جائز

۲۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام میں بھی مذکور ہو۔ در قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام
میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ جائز

۳۔ تسلیم قول کی دلیل قطعی ہو۔ در کلام میں بھی مذکور ہو۔ در قول کی دیں قطعی ہو اور
کلام میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ جائز

۴۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام میں بھی مذکور ہو۔ اور قول کی دیں قطعی ہو اور
کلام میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ جائز

۵۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ اور کلام میں بھی مذکور ہو اور قول کے بعد ان کی دیں قطعی
ہو۔ اور کلام میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ ناجائز

۶۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ اور کلام میں بھی مذکور ہو۔ در قول کے بعد ان کی دیں قطعی
ہو۔ در کلام میں مذکور ہو۔ حکم تقلید۔ ناجائز

۷۔ تسلیم قول کی دیں قطعی ہو۔ در کلام میں بھی مذکور ہو۔ در قول کے بعد ان کی دیں قطعی
ہو اور کلام میں مذکور ہو۔ تقلید ناجائز

۸۔ تسمیہ بچوں کی دینے سے پہلے یہ دور کلام میں بھی مذکور ہو۔ اور قول کے بعد ان کی دینے سے پہلے اور کلام میں مذکور نہ ہو۔ تعلیم ناسخ نہ ہو۔

۹۔ تسمیہ توں کی ویسے قطعی ہو اور کلام میں بھی مذکور ہو۔ اور قول کے بقدر وسعت کو دیں
کا علم ہو۔ حکم تقلید جائز۔

۱۰. انقسام قوی دنیا ظنی ہو۔ اور کلمہ میں مذکور ہو۔ اور قوی کی دس میں بھی ۹ قہال جو بھی
مذکور ہوئے ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ صورتیں جائز باقی تاجائز

۲۔ تبصرہ فوں کی دیسی قطعہ ہو۔ اور کھم میں نہ کور نہ ہو۔ ورقوں کی دیسی میں بھی ہوتا ہے جو بھی نہ کور ہوئے۔ او ۲ و ۳ و ۴ و ۵ حائز فی نہ ہوتا ہے

۳۲۔ تقسیم قوں کی دین میں جو اور کھڑے میں مذکور ہو۔ اور قوں کے دین میں یہی ۹ حصے
جو بھی مذکور ہوئے۔ ۲۲ و ۳ و ۴ میں تقسیم جہ مذکور باقی میں تقلید ناجائز

دوم تسلیم قول کے بطلان کی دلیل قطعی ہو۔ اور کہ م میں مذکور ہو۔ اور قول کی دلیلیں میں
یہی ۹ جمل جو بھی مذکور ہوئے۔ ہر صورت تسلیم نہ جاتا ہے۔

۱۵) تیلے قول کے جہان کی دیس فنعی جو۔ در کیمہ میں مذکور نہ ہو۔ در قول کی دیس میں
ایں ۹ جہان جو بھی مذکور ہوئے۔ بہر صورت تخلیقہ جہان

۲۴۔ تسمیہ نون کے بعد ن کی تیسری تہی ہو رہی ہے مگر یہی مذکور ہو۔ ورتوں کی دلیل یہ ہے کہ ۹ اجزاء جو بھی مذکور ہوتے ہیں صورت تسمیہ ناجائز

۷۷) تسمیہ قوں کے اہلکد کی دسیں غنی ہو۔ ورنہ کم میں مذکور نہ ہو۔ درقوں کی دسیں
میں جو جس جو آتی مذکور ہو سکے۔ بہر صورت تصدیق جائز

۱۰۔ تفسیر قرآن کے بعد میں نے محنت کا جس محصور نہ ہو۔ ورنہ اس کی دیر میں یہی ہر حتم
۱۱۔ جو جلی مذکور ہوئے۔ یہ صورت تفسیر نہ ہو۔

یہ قدرت میں بنایا ہے کہ اس قلعہ پر فوجی دیکھ میں نہ ہو پانہ جو دروازے
میں کا کھلی نظر کیا جائے کہ قلعہ کی جس قسم کی تہذیب و ادب تعلیم اس کا علم ہو یا نہیں

درجہ وقت دلیل کلام میں مذکور ہے۔ اس وقت مقصد نے مجھ پر یا نہیں درجہ وقت
مطلب صحیح مجھ پر یا غلط ہے۔ حواشی درجہ وہ جو جائیں گے۔ پوری تفصیل مجتہد و معلوم

ان میں سے کون کون اہل و قبیلہ در کون کون عسکری اور پھر ہر ایک صورت کا حکم قرآن و حدیث سے مجتہد صاحب بیان فرمائیں۔ یہ کہ کہیں کہ یہ کہ چوں چوں کہ مرتبے قرآن و حدیث میں کیاں سے پہلے اس کو نو کسی اصول کے دکان میں تلاش کرنا چاہیے

اس کے بعد یہ بات بھی قابل غور ہے کہ تسلیم قوں کی ہیں کیا ہے۔ اور نصحت تان کی دلیل کیا۔ خداوند ہمام میں وعدہ نشانہ و جناب سرور عام صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم در جہدیت اور علماء امت کے قوں کو قبول کرنے کے درمیان عقیدہ و نظریہ فقہیہ موجود ہیں بشمول دندہ م ذوق مالک غیمہ و حکیم ہے۔ در رسول صلے اللہ علیہ وسلم اس کے رسول متعارف ہیں اور جو ایسے بول ان کی اطاعت عقلاً و نقلاً فرض ہے

علماء مجتہدین کے لئے فاسئلہ و اہل الذلکین تقویٰ در عتقی یہ ہے کہ شریعت پر عمل بر مسلمان کے لئے ضروری ہے پس لغات بہت کہ جس شخص کو کسی چیز کا علم نہ ہو۔ اس پر اگرچہ نئے قوں سے دریافت کر کے عمل کرنا فرض نہ ہو۔ تو تکلیف مادی بقدر لازم آئے گی جو عقلاً و نقلاً محال ہے۔

قوں کی دلیل کیا ہے۔ سو واضح ہے کہ قوں دینی وجہ تسلیم ہو سکتا ہے جو حکم لہ مفیم و حکم رسول کریم علیہ السلام تسلیم ہو تو لہ قوں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تسلیم ہو تو لہ قوں ہے کہ ان کا فرمانی اس کی دلیل ہے کہ یہ حکم اللہ تعالیٰ و حکم رسول اللہ علیہ السلام تسلیم ہے وہاں کسی اور حکم کی ضرورت نہیں حکم جیسے حکم کو بتا تا ہے۔ حکم کو بھی بتا تا ہے ہر علماء و مجتہدین کے قوں کے یہ سب کی ضرورت ہے کہ یہ ثابت ہو جائے کہ یہ قوں حکم اللہ و حکم رسول اللہ علیہ السلام ہے بھی تو یہ قوں تسلیم ہو سکتا ہے۔ اس وجہ سے اس کی ضرورت ہے کہ وہ حکم قرآن شریف و حدیث سے نہ جتنا یا بشرقیہ قیاس یا جماع سے ثابت ہو

یہ اور اربعہ نہایت یہ بتاتے ہیں کہ یہ حکم من اللہ تعالیٰ و من الرسول علیہ السلام و لہم میں اور یہ پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ حکم اللہ و رسول جیسے نفس حکم و محکوم بہ کو بتاتے ہیں حاکم کو بھی بتاتے ہیں۔ تو قرآن شریف و حدیث شریف و غیرہ باوجود حکم ہونے کے بھی اس کی دلیل ہو گئے کہ ان کا حکم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں ائمہ رسول حمیمہ و قوں نے جو قرآن و حدیث شریف و قیاس و جماع کو حجت و دلیل حکم فرمایا ہے۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ احکام کے من اللہ تعالیٰ ہونے کے دلیل ہیں۔ تو اب آیات قرآنیہ اور حدیث نبویہ و

قیاس و جماع اس کے داخل ہونے کے یہ حکام من الدتعالیٰ میں وہ واجب اہل کون ہیں
اس فی دلیل یہ ہے کہ وہ احکام من الدتعالیٰ میں اور احکام من اللہ تعالیٰ ہوتے ہیں۔ وہ
واجب اہل ہوتے ہیں۔

اقصوا الصلوة واتوا الزکوة تکم بین اور چونکہ آیت اخیر میں ہے

من الدتعالیٰ میں اور جو من الدتعالیٰ حکم ہو۔ وہ واجب اہل ہوتا ہے لہذا یہ آیت اس
طرح کے احکام جن کا من اللہ ہونا ثابت ہو جائے وہ واجب اہل ہوتے ہیں بقدر واجب
بعد از احادیث تو کیا مائیں گے لیکن اگر غور فرمائیں گے۔ تو انیس یہ معلوم ہو جائے گا کہ اہل
شول اور مخیرین نے جو قرآن و حدیث کو دیکھا ہے اس کے یہ معنی ہیں۔

بہاؤد اعتراف تھا جس کا جواب مجتہد صاحب بہت غور و فکر کے بعد بھی نہ دے سکے
خدا کو دے کہ اب بھی سمجھ جائیں۔ اور خدام نہ کہ یہ ہی معلوم ہو گیا کہ کیا تفسیر معانی ان میں
مقاید کے جاہل کہنا یہ مختصر ہذا کا کام ہے جن کو تقلید کی تعریف بھی نہیں آتی۔ وہ تفسیر یہ
تو نہیں ہی دور کرنے کے شے ہوتی ہے۔ جب کوئی شخص نہ سمجھتا کہ کیا ہے تو اس کا
مسئلہ کرنا ہے۔ جواب سننے پر اس کا جملہ جاتا رہتا ہے۔ ورنہ اگر بعد جواب معلوم ہوئے کے
بھی جاہل ہو جائیں ہی رہا۔ تو سوال اور جواب معلوم کرنے کا حاصل کیا ہوا یہ اثر خیر کے کبھی
جواب کے راقہ دلیل کا نہ کرنے ہو۔ تو دلیل کا غمزدہ ہوا۔ نوکساں دلیل کے عدم ہونے سے غلام
الغیوب ہو جائے گا۔ پسے مثلاً حکم در دین دونوں کا حال تھا۔ اگر باہر میں دین معلوم
ہوتی تو نصف علم تو حاصل ہو ہی گیا۔ اور اگر دین بھی معلوم ہوئی۔ تو حکم و دلیل دونوں کا
عالم ہو گیا تفسیر و جہل کہنا اس پر بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلیل تفسیر و جہل نہیں۔ اس
بعض اکابر کے کلام میں جو ایسا آیا ہے اس کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ تقلید کے بعض افراد
مثلاً عوام میں دین کا علم میں۔ تو وہ کامل دلیل علم نہیں نہ کہ ہر عمل ہی علم کی نفی مقصود نہ ہو
یا تقلید مذموم مثلاً کفار جو اپنے بڑوں کی تقلید کرتے تھے وہ مستلزم جہل کو ہے اگر وہ دیاں
سو داخل بھی راقہ ہوں۔ دیاں مطلقاً جہل سے نہ حکم صحیح نہ دلیل ملے کہ جہل کر کے تقلید نہ
مجتہدین کو جہل سے کیا تعلق ہمارے نزدیک جو کچھ صحیح تھا۔ وہ غرض کر دیا۔ اب ہماری کہنا
ہے کہ مجتہدین دین کیا اتہاد کیا داد دیتے ہیں۔ اور تسلیم فرماتے ہیں۔ یہ تو
کرتے ہیں:-

قول کی دلیل کے معنی ایک تو یہ ہیں۔ جو ذکر کرتے گئے، در کبھی دلیل بمعنی مسحت و حکمت و عدت حکم بھی آتی ہے۔ مثلاً نازکی شکل و صورت ارکان و شرائط و تعداد رکعت وغیرہ کی حکمتیں کوئی بیان کرنے لگے تو قول بنا دلیل کے ایک یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ اس قول اور حکم کی حکمت اور مصدر اور علت کا ذکر نہ ہو۔ تو یہ ہو سکتا ہے کہ کسی قول میں اس کے مصدر یا حکم و علت تو مذکور ہوں۔ مگر یہ مذکور نہ ہو۔ کہ یہ کھم کس آیت یا حدیث میں ہے یا اس کا کس کو تو یہ وجود دلیل نہ کور ہونے کے بھیر بھی ایک معنی کے خلاف سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ قول بنا دلیل ہے۔ اور اس کو تسلیم کرنا تقصید ہے۔ مگر یہاں حکم کے ساتھ ایک دلیل بھی ہے تو کیا یہ بھی اس شخص کو یہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ اس کو ایک دلیل معلوم نہیں تو جاہل ہے۔ میں بنا پر تو کام دنیا جاہل ہی ہو جائے گی۔ عالم کوئی بھی نہ رہے گا۔ **معاد اللہ العلیم من الجمل**۔
 و انجھ لاء پھر آپ اظہار تعجب کے عنوان کے تحت میں بندہ کے اس پتے پر کہ بڑے بڑے
 علماء محدث و مفسر و مقلد تھے۔ انہما تعجب فرما کر چیخ دیتے ہیں کہ کسی ایک محدث و مفسر کا عقیدہ
 ہونا ثابت کرنا تو بہت کھنت کی راہ دیں

آپ میری محنت کی دو توجہ دیں گے۔ دیں گے۔ مگر میں تو آپ کی تہت کی راہ بھی
 دیتا ہوں۔ و تھی جب تک مقدربہ انسانی انسان میں نہ ہوئے تو اس کو تہزی غیر مقدربہ
 بھی منزاوار نہیں۔

فرمائیے کیسے محدث و مفسر چاہتے ہو۔ اگر میں چاہتا ہوں۔ جیسے مولوی قاری صاحب پیر
 توفیق کے فضل و کرم سے جس قدر علم کے مقصد میں موجود ہیں۔ صاحب آپ سے بہت زیادہ محدث
 و مفسر ہیں۔ فرمائیے ان کی طرف سے اور اگر میں چاہتا ہوں۔ جیسے آپ کے ساتھ ذیل تہت و حضرت
 شاہ عبدالغنی صاحب دہلوی رحمہ اللہ کو کہو یہ محدث و مفسر و ایک
 حنفی تہت ہے۔ جو آپ کے تہت بھی ہیں۔ در ساتھ ذیل تہت بھی ہیں۔ در ساتھ ذیل تہت بھی ہیں۔
 چاہتے ہو۔ تو حضرت مولانا رشید احمد صاحب دہلوی حضرت مولانا محمد قاسم صاحب ناٹوئی مولانا
 محمد حسن صاحب ناٹوئی مولانا احمد علی صاحب محدث سہارنپوری مولانا محمد حبیب صاحب
 ناٹوئی اور ساتھ ذیل تہت مولانا عبدالحی صاحب کہنوی مولانا ظہیر حسن صاحب شوق
 نیموی وغیرہم رحمہم اللہ ان کے کچھ پہلے مقدر سے تو حضرت شاہ عبدالحی صاحب سمرت
 شاہ عبدالغنی صاحب حضرت شاہ دہلوی صاحب محدث دہلوی حضرت شاہ عبدالحی صاحب

مجتہد پنا مولوی شمس الدین صاحب کا تعلیم کے متعلق آخری فیصلہ

حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب قید کامفون مندرجہ اوراق سابق جب العدل میں حضور پائیے کیس کو پہنچ گئے۔ تو اسلامی ہندوستان میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ اور علامہ ہندوستان پائیے بن گئے۔ دیکھئے اب اہلحدیث جماعت کے پیشوا اب عدم تفسیر کے لئے علمی معنائین کے کہنے انمول موتی بکھیرتے ہیں۔ ان نہ ختم ہونے والی امتحان کی گھڑیوں میں آخر مجتہد پنجاب یعنی اجار اہلحدیث کے سید مرتضیٰ شمس الدین صاحب نے سکوت کی دہر کو توڑا۔ اور اہل تفسیر کے ایک پرچہ میں مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب کو مخاطب فرما کر ایک مہمل تہدید کے بعد یہ گہرا نشانہ فرمائی کہ حضرت مولانا قید کے معنائین میں کوئی کام کی بات ہی نہیں جس کا جواب دیا جائے اس پر حضرت مولانا اخیر محمد صاحب فاضل جامعہ سندھری نے نہایت تحقیق سے مفنون تنقیح استفسار مطالبات کی ایک فہرست مرتب فرمائی جس میں ۱۶ مطالبات کا اعلان تھا کہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب قید کے لئے ہر مسئلہ کا مفنون میں ۱۶ مطالبات لکھے ہیں لیکن مدیر اہلحدیث نے آج تک ایک مطالبہ کا جواب بھی نہیں دیا۔ ان مطالبات کی فہرست اجار العدل مورخہ ۲۵ جولائی ۱۳۲۵ء سے قلمباز شدہ ہو کر شریعت ہوئی۔ درمیان میں مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب قید کے لئے ۲۹ مطالبات کی فہرست مرتب فرمائی۔ وہ فہرست مطالبات جب پہلے پہل العدل میں شائع ہوئی تو بطور تہدید حضرت قید مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب مونیوس نے چند سطور مدیر اہلحدیث کو بھیج کر کہنے لگے کہ جو کہ تشریف استفسار کے ساتھ ان مفنون کی اشاعت سے مفنون سابق کو زیادہ الجھپ نہات والی سے اسلئے ان کو اجار العدل کے ۲۹ جولائی ۱۳۲۵ء کے ۲۳ سے یہاں نشر کیا جاتا ہے۔ دہو ہذا

نوٹ۔ اگر صاحب نے اس کتاب کے مطالعہ کے بعد فہرست مطالبات کے مطالعہ سے چھپوانے کی ضرورت نہ ہو تو بطور تہدید وہ فہرست جو پہلے ہی شائع ہو گئی۔ نیز (مدیر العدل)

آخری ۳۷ ذیقعدہ ۱۳۲۵ء کے عدالت نامہ ۲ پر محترم موصوف نے ناچیز کو طویل

خبر دینی کے لیے یاد فرما کر معزز فرمایا ہے۔

ہم اس کو بھی ہزار سمجھتے ہیں مفتہم آتے ہیں ان کے خطبہ جو شکایت بھر رہے
میری حقیر تحریر کو مجتہد العصر نے جو عزت بخشی کہ اس کا فیصلہ کن اور لاجواب جوابات
فرمایا اس کا تو مفتی یہی تھا کہ میں شکر میں محض سکوت اختیار کرتا۔ مگر احباب کے
تقاضوں اور مزید شکریہ نے چند سطور پر مجبور کیا۔ سنا ہے والدہ تعالیٰ اعلم بالصواب
کسی متنبی کو دربار شاہی میں گفتگو کرنے کے لئے طلب کیا گیا۔ تو چونکہ بعض مجتہدوں
کی طرح وہ بھی بے بنائے خود بخود نبی بن گئے تھے۔ عربی عبارات بہت غلط ہوئی۔
لوگوں نے کہا جھوٹے نبوت کا دعوت کرتا ہے۔ اور صحیح کلام کرنے پر بھی قادر نہیں۔ تو
فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں عربی زبان نے دربار خداوندی میں ایک قصور کیا تھا اس
کی وجہ سے اس کو صرف دُجو کے قواعد میں مقید کر دیا گیا تھا۔ میری مناشیں سے وہ اس
قید سے رہا ہو گئی اختیار ہے جو چاہے لفظ بولو۔ اور جو چاہے حرکات دو۔

اے مجتہد خجاب ابتداءً دنیا سے گفتگو اور بحث و مباحثہ جو مناظرہ کے قواعد میں
مقید تھا اس کو آپ کے غیر مقیدانہ اجتہاد نے تمام قواعد عقلیہ و نقلیہ سے رہائی اور
آزادی فرا کر اس شعر کا مصداق بنا دیا ہے

ہم ہر وی قیس نہ فرما د کریں گے اک طرز جنوں اور بی ایجا د کریں گے

و ما ہی با قولہ بکتکم یا الی الی الفیہ آپ نے اجتہاد کو علم اور
کورس سے آزاد کیا ہر کافر و مرتد جو فرضیت نماز کا قائل ہو وہ آپ کا امام ہو سکتا
ہے۔ ہندوستانی آج سوراج کے لئے بے چین ہیں تعجب ہے کہ وہ اس موجد حریت
کی خدمت میں ایسے لانیل مسائل کو پیش کیوں نہیں کرتے۔ غرض آپ نے بہت سی
قیدوں سے لوگوں کو آزاد کیا ہے۔ آج مناظرہ اور بحث کی گردن بھی آپ کے رہبر
شرمندہ حریت ہے

میری عرض سے تو آپ کو الجھن ہوئی ہو گی اور ایسی کہ جس سے نکلتا حال ہے
مگر اس قدر عرض کرنے کی تو ضرور اجازت دیجئے۔ کہ یہ مناظرہ کا کوئی طریقہ ہے کہ اتنے
مطالبات میں سے ایک بات کا بھی جواب نہ دینا اور یہ کہہ کر ٹال دینا کہ جب کوئی مطلب
کی بات کہیں گے تو جواب دیا جائے گا حاصل یہ ہوا۔ کہ جس بات کا آپ جواب نہ
دے سکیں وہ آپ کے مطلب کی بات نہ ہوئی۔ اور جس کا آپ غلط سلط جواب

دینے کی بہت فرمائیں۔ وہ کام کی بات ہوئی۔ آپ نے ان دونوں صفوں میں کوئی جدید امر قابل جواب نہیں لکھا۔ بندہ کی تحریر میں خدا کے فضل سے آپ کی ہر بات کا جواب موجود ہے۔ اعادہ کی حاجت نہیں۔ اس وجہ سے بالفصل کرمی مولوی خیر محمد صاحب جالندہری نے جو تصحیح التفسیر کی سرسری فہرست بنائی ہے وہی خدمت شریف میں پیش کئے دیتا ہوں تاکہ ناظرین کو بھی معلوم ہو جائے کہ تصحیح میں کس قدر ضروری مطالبات آپ سے کئے گئے ہیں اور آپ نے ان سب سے چشم پوشی فرما کر چند سطور لکھ کر سبکدوشی حاصل کرنی چاہی ہے اس انداز سے تو غالباً معتقدین بھی خوش نہ ہوں گے۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے۔ یہی مسئلہ تو آپ کا مایہ اجتہاد تھا۔ اس میں یہ حال ہے۔

کیا تیزیاں دکھائیگا اے نشتر جنوں موت سے ایک زخم جگر ہی چھپا نہیں
اگر آپ کا حکم ہو اور الجھن نہ ہو تو ان چند سطور میں بھی جو غلطیاں ہیں۔ ان کو ظاہر کروں۔ ورنہ اب کچھ حاجت نہیں۔ خداوند عالم العدل کی عمر میں بہر حیثیت ترقی دے آپ کی مشنوں کے لئے وہ کافی سے زیادہ ہے جو واقعی حقیقی ہیں۔ یا نام کے دونوں جماعتوں کو العدل کی ترقی کی فکر کرنی چاہئے۔ اور کسی وقت میں العدل کو فراموش نہ کرنا چاہئے۔ العدل کے ساتھ ان حضرات کا بھی شکریہ گزار ہوں۔ جنہوں نے مضامین سے العدل کی خدمت فرمائی۔ ان میں مولوی عبدالجبار صاحب مولوی عبداللطیف صاحب ڈربوی حضرات خاص ذکر کے قابل ہیں۔ اور حضرت حکیم الامت مولانا مولوی اشرف علی صاحب قبلہ امت برکاتہم نے جو العدل کو ممتاز فرمایا ہے اس پر تو العدل جس قدر بھی ناز کرے تھوڑا ہے اخباروں میں یہ شرف خاص العدل ہی کی قسمت میں تھا۔ یہ حضرات اور وہ حضرات جن کے اسماء گرامی اس وقت یاد نہیں۔ یہ وہ ہیں جنہوں نے العدل کو اپنے مضامین عالیہ سے نوازا۔ اور العدل وہ ہے جس نے مضمون میرا لکھ کر اس نے مجھ کو نوازا

میں اس وقت تمام کلامے احاف اور بالخصوص مولانا مولوی مہدی حسن صاحب شاہجہانپوری نزیل رائد میر کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ کہ آپ حضرات العدل کی خدمت

لئے خدا کا شکر ہے۔ کہ حضرت مولانا کی اپیل کا جواب خاطر خواہ کلامے مہدی نے دیا ہے۔ حضرت مفتی مہدی حسن کے مہدین سالیہ اب العدل میں شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ ان کے علاوہ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب لاٹھی اور مولانا عبداللطیف صاحب نعمانی کے مسرکہ الآراء مضامین اب العدل کے لئے مخصوص ہو چکے ہیں۔

علی دہلی کو اپنا فرض خیال فرمائیں۔ نہ جو انان بالعدل کا ہم سب پر احسان ہے کہ بلا معاوضہ اپنا نقصان مالی بھی برداشت کر کے ان مساجدوں نے یہ کام حبہ لکھ دیا جو حقیقتہً ہم کرنا چاہتے تھا اگر یہ نہ ہوتا تو کم از کم ان کی ہمت افزائی علمی مضامین سے تو اپنا فرض خیال فرمانا چاہیے۔ اور یہ بات کوئی دشوار نہیں ہے

آپ حضرات کے پاس جو مضامین موجود ہیں وہ تو العدل میں بھیجیں۔ اگر اخاف کی بے توجہی کی وجہ سے وہ رسائل کی صورت میں شائع نہ ہو دیں تو ملک تک تو پہنچ جائیں گے کیا میں اس کی امید کروں۔ کہ آپ حضرت میری عرض پر توجہ فرمائیں گے۔ اخیر میں مجتہد العصر کے شکر یہ پر مضمون کو ختم کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی لفظ خلاف شانِ علم سے نکل گیا ہو تو آپ کے کرم سے عفو کا امیدوار ہوں۔ (مبداء ترقی حسن)

تعارف

(۱) (از حکیم الامت مجدد اسلام حضرت علامہ العصر قدس سرہ ناشر علی غفرلہ)

بہ الحمد والصلوة اھقر لوری اشرف علی غفرلہ مدعا ہے کہ میں رسالہ تنقیح العقیدہ مولفہ جامع الکملات الخلیفہ والعمیلہ جناب مولانا سید ترقی حسن صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ دارالعلوم دیوبند ذات برکاتہم کے مطالعہ سے من البدشے عنوان "مجتہد پنجاب کا کلام" ثبات عنوان "مقلد کو جاہل کہنا" مشرف ہوا امید ہے کہ بقیہ رسالہ بھی اسی انداز کا ہے۔ تعلیق تھکی کے ثبات میں ایسا جامع رسالہ کسی نے کم دیکھا ہوگا مختلف عقلی و نقلی پہلوؤں سے مدعا کو ثابت کیا گیا ہے برقم کے ثبات کا جواب دیا گیا ہے البتہ بادی النظر میں دو مقام پر دو سوال پیدا ہو سکتے ہیں ایک مفہوم تعلیق کا اتباع لفظوں کو عام ہونا سو اس کے لئے زیر عنوان "دوسرے غضب یہ کہ" معتقن لا اصول کی عبارت ذیل کافی جواب ہے قال الفضلی طلامدی وابن ابی الحجاج ان سبی الرجوع الی الرسول والی الاجماع والی المفتی والی الشیوخ تعلیل ذلک مشاکتہ دوسرے کہیں میں عنوان کی تیزی چو وہ مخاطب کی تیزی کا جواب ہونے سے مکافات متبادل میں داخل ہے عقیدین خصوص اخاف کو اس کا مطالعہ ان کے معلومات کو زیادہ اور ان کو جواب کے لئے آمادہ کر دے گا۔ البتہ عوام کو تیز عزائمات کے استعمال میں علماء کی نقل کرنا اکثر ان کو صواب سے

خارج کرتا ہے۔ جن کی حفاظت مرت علمادی کر سکتے ہیں پس ان کو صرف مقاصد پر نظر رکھنا چاہیے۔ والسلام خیر تمام مقام تقاضا بھون ۱۲ ج ۱ جمعہ ۱۲۸۵ھ

(۲)

(۱) اثر خاں حضرت جامع العلوم مولانا حافظ محمد اعجاز علی صاحب فیروز العلوم دیوبند

بندوف نے اس رسالہ مصنف قانع اساس المبتدعین قانع بنیان الحیدرین حضرت مولانا الحاج المولوی الہد مرتضیٰ حسن صاحب ناظم شعبہ تعلیم و تبلیغ متعلقہ دارالعلوم دیوبند کو دیکھنے کی عزت حاصل کی۔ مولانا محمود صاحب تصانیف کثیرہ ہیں اور تحقیق یہ ہے کہ آپ کے رسائل نے عالم اسلامی کو جس قدر علمی اور عملی و اعتقادی فوائد پہنچائے ہیں۔ اس کی نظیر موجودہ دور الحاد و ابتداء میں مشکل ملیگی

میں حضرت محمود کے بہت سے رسائل کا مطالعہ کیا ہے۔ مگر قیامت سے چند رسائل ایسے بھی ہیں کہ جن کو میں بالاحتیاج دیکھ کر استغناء نہ کر سکا

میرے اعتبار سے اس رسالہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس نے اس کو مکرر کر بالاحتیاج دیکھا اور بلا بالاحتیاج اس قدر عرض کرنے پر مجبور ہوں کہ ہر مرتبہ معلومات میں جدید اضافہ ہوا۔ عبارت کی روانی مضامین کا تسلسل۔ تو حضرت مولانا کا خاص حصہ ہے لیکن اگر نظر تحقیق دیکھا جاوے۔ تو اس میں کسی دعویٰ کو دلیل بلکہ دلائل سے ثابت کئے بغیر نہیں چھوڑا۔ اور باوجودیکہ ایک علمی اور موجودہ زمانہ کے اعتبار سے موضوع خشک اور دلچسپی سے خالی ہے مگر تقریر کی عمدگی نے اس کو اس قدر دلچسپ بنا دیا ہے کہ اگر خداوند عالم نے ذوق سلیم عطا فرمایا ہو۔ تو اس رسالہ کو ایک مرتبہ اٹھانے کے بعد بغیر ختم کئے چھوڑنے کو دل ہی نہیں چاہتا ہے۔ اہل حدیث حضرات بھی اگر وجدنا علیہ اباؤنا سے قطع کرنے کے بعد اس کا مطالعہ کریں گے۔ تو انشاء اللہ یہ تو ضرور ہی ہوگا۔ کہ مقلدین پر سب دشمن کم کریں گے۔ اور کیا عجیب ہے کہ توفیق خداوندی دیکھ کر اسے اردو تاجدار عن الہود سے باز آجا دیں

وہاں ہے کہ قادر مطلق مصنف رسالہ کو جزائے خیر اور عافیت سلیم کو اس سے استغناء کی توفیق عطا فرماوے آمین

محمد اعجاز علی غفرلہ

مدرس دارالعلوم دیوبند

یوم الخمیس ۱۰ رجبہ ۱۳۰۵ھ اجادی لادنی ۱۳۰۵ھ